1

عبرت و موعظت کے ابواب

صحیح منتخب واقعات

خطبا اور مبلغین کے لیے نادر تحفہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
الشیخ محمد عظیم عاصلپوری حفظہ اللہ

نعمان پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

منتخب صحیح واقعات

- فہرست .....
- عرض ناشر .....
- عرض مؤلف .....

پڑھو بسم اللّٰہ

۱۔ مجھے بسم اللہ پڑھ کر مارو .....

۲۔ بسم اللہ ہر سورت سے پہلے .....

۳۔ بسم اللہ کیا ہے...؟ .....

۴۔ وہ مکھی کی طرح ذلیل ہوتا ہے .....

۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھو .....

۶۔ دربار ہرقل میں خط .....

۷۔ حضرت سلیمان کا خط .....

۸۔ اللہ کے نام سے پڑھیے .....

۹۔ بسم اللہ پڑھ کر سوار ہو جاؤ .....

خلوص نیت

۱۔ عمل بڑے بڑے اچھی نیت نہیں تو کچھ نہیں .....

۲۔ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا .....

۳۔ تمہارا محسن آج دنیا سے اٹھ گیا .....

۴۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز واقعہ .....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جسے ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں.....
۶۔ اپنے دل کو خالص رکھو.....
۷۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے.....
۸۔ اللہ صورت وشکل نہیں دیکھتا.....
۹۔ نیت کا ثواب ضرور ملے گا.....

ریاء کاری

۱۔ ریاکاری کی علامات.....
۲۔ مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف والی چیز.....
۳۔ نیکی کی تعریف کی جائے تو حرج نہیں.....
۴۔ یہ ریاکاری نہیں ہے.....
۵۔ وہ اور ہم.....
۶۔ حکیم لقمان کی بیٹے کو نصیحت.....

توحید وشرک

۱۔ کیا تو مجھے اللہ تعالی کا شریک ٹھہراتا ہے.....
۲۔ مجھے اللہ سے شرم آ رہی ہے!.....
۳۔ اس کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح مشکل کشائی فرمائی.....
۴۔ مکھی کا چڑھاوا.....
۵۔ مشرک نے کہا: میں آپ کی کمان میں لڑ کر مرنا چاہتا ہوں.....
۶۔ قسم صرف اللہ کے نام کی.....
۷۔ فرشتے نے مشرک کے منہ پر کوڑا دے مارا.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بارش ستاروں کی وجہ سے نہیں بلکہ..!.....
۹۔ ہمارے لئے بھی کوئی ایسا درخت مقرر کر دیجئے.....
۱۰۔ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ.....
۱۱۔ عبداللہ بن جدعان.....
۱۲۔ اللہ نے ملعون کہا ہے.....
۱۳۔ تعویذ وغیرہ لٹکانا بھی شرک ہے.....
۱۴۔ وہ ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کر سکتے.....
۱۵۔ اس کائنات کا کوئی تو خالق.....
۱۶۔ قسم صرف اللہ کی.....

مؤمن اور ایمان

۱۔ ایمان کیسے کہتے ہیں..؟.....
۲۔ پس حنظلہ تو منافق ہو گیا.....
۳۔ اس کے قتل کے بعد ہی میں اتروں گا.....
۴۔ مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے..!.....
۵۔ میں اس لیے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا.....
۶۔ ایمان تو ادھر ہے.....
۷۔ کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے.....
۸۔ اب تمہارا ایمان مکمل ہو گیا.....
۹۔ شرابی اور چور کا ایمان اٹھ جاتا ہے.....
۱۰۔ مومن کو منافق نہ کہو.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔اسامہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ گو کو قتل کر ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوئے.....

توکل

۱۔تجھے مجھ سے کون بچائے گا....؟.....

۲۔تم کس چیز میں بحث کر رہے تھے..؟.....

۳۔ہم تو اللہ پر توکل کرتے ہیں.....

استقامت فی الدین

۱۔آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے..؟.....

۲۔ماں میں محمد کا دین نہیں چھوڑ سکتا.....

۳۔کاش! یہ میت میری ہوتی.....

۴۔حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ایمان.....

۵۔اک مومن کا ایمان.....

۶۔کاش میری قوم میری مغفرت کو جان لیتی.....

۷۔استقامت کے پہاڑ.....

۸۔عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چومو!.....

۹۔اے خبیب! تجھ پر سلام.....

۱۰۔حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر ظلم وستم.....

۱۱۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور استقامت.....

۱۲۔کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے..؟.....

فرشتے

۱۔آسمان کے فرشتے تسبیح کرنے لگتے ہیں.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔فرشتے تمہارے بستروں میں تم سے مصافحہ کرتے.....
۳۔رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں .....
۴۔فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں.....
۵۔آسمان پہ فرشتے رکوع وسجود میں مصروف ہیں.....
۶۔فرشتے تیرے لیے دعا کرتے ہیں.....
۷۔میں نے تمیں سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا.....
۸۔فرشتے ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں.....
۹۔تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے.....

شیطان کا تعارف

۱۔ابلیس کون ہے..؟.....
۲۔بت پرستی کا آغاز اسی نے کروایا تھا.....
۳۔ابلیس اپنا تخت پانی پر سجاتا ہے.....

علم اور علماء

۱۔عالم کے لیے فرشتوں کی دعائیں.....
۲۔قاری اور عالم مگر....!.....
۳۔عالم کی عابد پر فضلیت.....
۴۔علم صدقہ جاریہ.....
۵۔طلب علم میں سفر.....
۶۔بادشاہ کے بیٹے عالم کے جوتے سیدھے کرتے ہیں.....
۷۔اللہ کی قسم یہ بادشاہ ہے.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بادشاہ نے عالم کی خدمت کو فخر سمجھا.....
۹۔ عالمِ دین کی فضیلت.....
۱۰۔ وقت کی قدر جنہیں تھی.....
۱۱۔ دعائے رسول کے مستحق.....
۱۲۔ میں تو سوا حادیث سنوں گا.....
۱۳۔ علم بغیر محنت اور مشقت حاصل نہیں کیا جا سکتا.....
۱۴۔ علم کسی کی جاگیر نہیں وہ عربی یا عجمی.....
۱۵۔ علم کی ایک بات فائدہ دے گئی.....
۱۶۔ طالب علم اور مولانا آزاد.....
۱۷۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں.....
۱۸۔ جایئے! میرا وقت ضائع مت کریں.....
۱۹۔ علم کی توہین نہیں کر سکتا.....

احترام حدیث

۱۔ لیٹ کر حدیث کو بیان کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا.....
۲۔ وہ احادیث باوضو ہی پڑھاتے تھے.....
۳۔ پانی نہ ہوتا تو تیمّم کرتے.....
۴۔ بے وضوء احادیث بیان مت کرو.....
۵۔ وہ وضوء کر کے حدیث لکھا کرتے تھے.....
۶۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ غسل کر کے حدیث لکھتے تھے.....
۷۔ میں بے ادب سے حدیث بیان نہیں کروں گا.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۔ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دیا.....
۱۰۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے ثبوت مانگ لیا.....
۱۱۔کنکریاں پھینکنے والے صحابی سے بائیکاٹ.....

سنت وبدعت

۱۔اے اللہ! کیا یہ میرا امتی نہیں ہے.؟.....
۲۔تم اپنے گناہ شمار کرو نیکیوں کے ہم ضامن ہیں.....
۳۔سنت سے محبت کی ایک مثال .....
۴۔دین میں رائے کا کوئی عمل دخل نہیں.....
۵۔اس رسی کو کھول دو!.....
۶۔اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں.....
۷۔ہر بدعت گمراہی ہے.....
۸۔بدعتی پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت.....
۹۔مدینہ میں بدعت کبیرہ گناہ ہے.....
۱۰۔سنت اور بدعت جاری کرنے والے کا ثواب.....
۱۱۔جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے.....

شب برأت کی حقیقت

۱۔مغفرت کا دن.....
۲۔شب برأت، حلوہ اور چراغاں.....
۳۔عجیب کہانی، ایک راز.....
۴۔شب برأت اور آتش بازی، میرا مذہب نہیں.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔روحوں کی آمد.....

طھارت

۱۔طہارت میں سستی اوراس کا انجام.....
۲۔آپ ﷺ نے نماز میں جوتے اتار دیئے.....
۳۔طہارت حاصل کرنے والوں کی شان.....
۴۔ابراہیم علیہ السلام اور طہارت.....
۵۔طہارت ایمان میں سے ہے.....
۶۔دلوں کی طہارت ضروری ہے.....
۷۔کیا تیرے گھر میں کوئی پاک جگہ ہے..؟.....
۸۔اعضائے وضوء روز قیامت چمک رہے ہوں گے.....
۹۔بلال کیا کرتے ہو کہ..!.....
۱۰۔وضو کر کے سونے کی فضیلت.....
۱۱۔جمعہ کے دن غسل کرنے والے کو ثواب.....
۱۲۔وہ مسجد میں مسواک لے کر جاتے تھے.....
۱۳۔۔پاکیزگی ،نصف ایمان ہے.....
۱۴۔پانی نہیں تو تیمّم کرلو.....
۱۵۔اے اللہ کے رسول مجھے پاک کیجئے..!.....

خوشبو

۱۔پسند اپنی اپنی.....
۲۔خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرنا.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔تین چیزیں واپس نہ کرو.....
۴۔نبی ﷺ کا پسینہ بہترین خوشبو.....
۵۔خوشبو سب سے بڑھ کر.....
۶۔جمعہ کے دن خوشبو لگاؤ.....
۷۔مساجد کو خوشبودار رکھو.....
۸۔شہداء کے زخموں سے خوشبو آئے گی.....
۹۔راہ جہاد کا غبار جنت کی خوشبو.....
۱۰۔خوشبو لگا کر میدان میں کود پڑے.....
۱۱۔قرآن پڑھنے والے کی مثال عمدہ خوشبو جیسی.....
۱۲۔اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے.....
۱۳۔نیک مومن عطر فروش جیسا.....
۱۴۔خوشبو سے محروم.....

مساجد اللّٰہ کا گھر

۱۔ تم اللہ کے گھر بناؤ اور اللہ تمہارے..!.....
۲۔خادمِ مسجد کا احترام.....
۳۔ فرشتے تیرے لیے دعا کرتے ہیں.....
۴۔مسجد سے سب سے زیادہ دور رہنے والے صحابی.....
۵۔مسجد جنت کا باغیچہ.....
۶۔مسجد میں جلدی آؤ.....
۷۔اعتکاف مسجد میں بیٹھو.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔لونڈی اور چیل.....

۹۔وہ مسجد میں ہوں گے.....

۱۰۔مسجد کے دروازے.....

۱۱۔مسجد کا نمازی سایہ عرش میں

نماز کے لیے اذان کہو

۱۔نماز کیلئے گھنٹی نہیں اللہ اکبر کہو.....

۲۔اذان سن کر اس کا جواب بھی دو.....

۳۔دربار قیصر میں اذان کا مقصد.....

۴۔اذان سن لو تو حملہ نہ کرنا.....

۵۔اذان سننے والا تیری گواہی دے گا.....

نماز

۱۔نماز گناہ دھونے والا عمل.....

۲۔میری نماز عشاء کبھی قضاء نہ ہوئی تھی لیکن..!.....

۳۔نماز قضاء ہوئی تو گھوڑے قربان کر دیئے.....

۴۔اے سورج..!رک جا،کہیں میری نماز عصر قضاء نہ ہو جائے.....

۵۔میں موذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں.....

۶۔نماز کی جماعت فوت ہو جاتی تو..!.....

۷۔کاش کہ مجھے قدم قدم پر ثواب مل جائے.....

۸۔نابینا بھی جماعت ترک نہ کرے.....

۹۔نماز کے ذریعہ سکون.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔نماز کا طریقہ.....

۱۱۔دوسری روایت.....

۱۲۔ان کے سوا میرے اوپر اور کوئی نماز.....

۱۳۔پانچ نمازیں اور پچاس کا ثواب.....

۱۴۔وہ نماز تاخیر سے پڑھتی تھی.....

۱۵۔آپ ﷺ کو نماز کی فکر اور غشی کا دورہ.....

نماز میں خشوع وخضوع

۱۔چھت سے سانپ آ گرا مگر...!.....

۲۔میں نماز پڑھتا ہوں تو تم میری ٹانگ کاٹ دینا.....

۳۔وہ نماز میں ادھر ادھر حرکت نہ کرتے.....

۴۔شاید کہ ان کی روح پرواز کر جائے گی.....

۵۔اتنا لمبا سجدہ...!.....

۶۔مجھے آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا.....

۷۔دوران نماز موذی جانور نے کاٹا مگر احساس تک نہ ہوا.....

۸۔قابل رشک خشوع.....

۹۔نماز میں بارش کا پتہ بھی نہ چلا.....

نفلی نماز

۱۔جس نے سنا عمل کیا.....

۲۔اے ربیعہ...! کچھ مانگ لو.....

۳۔اب اٹھ کر قیام کرو.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔اماں آج سے میں بھی اللہ کی عبادت کیا کروں گی.....

۵۔جلدی جلدی نماز مت پڑھو.....

۶۔کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا.....

۷۔وتر رات کے وقت ادا کرو.....

۸۔کہیں وتر تم پر فرض نہ کر دیا جائے.....

۹۔حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی سجدہ کی حالت میں وفات.....

۱۰۔تہجد ضرور پڑھا کرو.....

۱۱۔اللہ ایسے مرد وعورت پر رحم فرمائے.....

۱۲۔تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے..؟.....

ذکروا ذکار

۱۔کیا میں تمہیں اس سے بہتر ذکر نہ بتاؤں..؟.....

۲۔تم اسی طرح مسلسل بیٹھی ہوئی ہو..؟ .....

۳۔حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر یقین.....

۴۔سایہ عرش پانے والے.....

۵۔بہترین کلام.....

۶۔اللہ نے شیروں کو تابع کر دیا.....

۷۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امت محمدیہ کے نام پیغام.....

۸۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت.....

۹۔فرشتے ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں.....

۱۰۔میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آزمائش

۱۔زیادہ آزمائش میں مبتلا کون ہوتا ہے..؟.....
۲۔انبیاء کو آزمائشوں پر اجر.....
۳۔بیماری کیا چیز ہے..؟.....
۴۔کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پر آیا ہے..؟.....
۵۔آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے...؟.....
۶۔آپ کے لئے آزمائش اور اجر دوگنا.....
۷۔بڑائی آزمائش بڑا ثواب.....
۸۔مومن ہمیشہ آزمائشوں میں.....
۹۔ماں میں محمد کا دین نہیں چھوڑ سکتا.....
۱۰۔مومن ہمیشہ آزمائشوں میں رہتا ہے.....
۱۱۔آزمائش سے تو گناہ ختم ہو جاتے ہیں.....
۱۲۔مومن بیمار بھی ہو تو ثواب پاتا ہے.....
۱۳۔اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخت آزمائش.....

فکر آخرت

۱۔اس دن تو ہاتھ بول کر باتیں کریں گے.....
۲۔حبشہ کی سرزمین اور عجیب واقعہ.....
۳۔اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی.....
۴۔سب سے پہلے ران بولے گی.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔کاش میں ایک درخت ہوتا.....
۶۔کاش! میں ایک پھل ہوتا جس کو پرندے کھا لیتے.....
۷۔کاش! میں ایک تنکا ہوتا.....
۸۔کاش! میں گھر کا ایک مینڈھا ہوتا.....
۹۔کاش! میں گھاس ہوتا .....
۱۰۔کاش! میں ایک درخت ہوتی.....
۱۱۔اللہ تعالی کے خوف سے رونے والا.....
۱۲۔فضیل رحمہ اللہ رو رو کر نڈھال ہو گئے.....
۱۳۔عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی نماز کی کیفیت.....
۱۴۔کاش ہم پھر دنیا میں لوٹا دیئے جائیں.....
۱۵۔وہ رات بھر روتے رہے.....
۱۶۔کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا...؟.....

دنیا اک مسافر خانہ

۱۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی.....
۲۔دنیا اللہ کے نزدیک بکری کے مرے بچے کی طرح.....
۳۔دنیا مچھر کے پر کے برابر.....
۴۔دنیا سے بے رغبتی کی مثال.....
۵۔یہ آپ اور کھجور کی چٹائی.....
۶۔کہیں دنیا تمہیں جنت سے دور نہ کر دے.....
۷۔ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کو بھول گئے.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔یہ دنیا اور یہ عمارات کیا ہیں..؟.....

۹۔اک دنیادار کی کہانی.....

موت

۱۔موت بہت جلد آنے والی ہے.....

۲۔اے موسیٰ! آخر موت تو آنی ہے.....

۳۔قابل رشک موت.....

۴۔بندہ مؤمن اپنی موت.....

۵۔مومن اور کافر کی موت.....

۶۔علیین میں یا سجین میں.....

عیادت اور جنازہ

۱۔کیا آپ ﷺ منافقوں پر نماز پڑھیں گے...؟.....

۲۔اس بدکارہ پر آپ نماز جنازہ پڑھیں گے..؟.....

۳۔کرنے اور نہ کرنے کے سات کام.....

۴۔جنازہ حق مسلم.....

۵۔بیمار کی عیادت کیا کرو.....

۶۔مقروض کا نماز جنازہ.....

۷۔کاش! یہ جنازہ میرا ہوتا..!.....

۸۔میت کے لیے دعا.....

۹۔میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی.....

قبر وعذاب قبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔لوگوں کوان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے.....
۲۔قبروں پرممنوع امور.....
۳۔ہمیشہ عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو.....
۴۔ایک عبرت ناک واقعہ.....
۵۔نبی ﷺ کا قبروں کی زیارت کرنا.....
۶۔قبر میں مومن اور کافر کی حالت.....

عیدین اور قربانی

۱۔آج ہم لوگوں کی عید ہے.....
۲۔عید کو اچھا لباس پہننا سنت ہے.....
۳۔عید کے خطبہ میں صدقہ وخیرات کی تلقین.....
۴۔عیدگاہ کی طرف خواتین کو بھی لاؤ.....
۵۔پہلے نماز پھر قربانی.....
۶۔چھری اچھی طرح تیز کر کے لاؤ.....
۷۔قربانی کرنے والا دس دن بال اور ناخن نہ کاٹے.....
۸۔غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا حرام ہے.....
۹۔قربانی کا جانور کیسا ہو..؟ .....
۱۰۔اُحکام عیدالأضحیٰ وعیدالفطر.....
۱۱۔عید کے دن کھیل.....
۱۲۔خطبہ عیدالأضحیٰ.....

فضائل قرآن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔قرآن کے عالم کومقدم رکھو.....
۲۔قرآن پڑھنے والےاورنہ پڑھنے والے کی مثال.....
۳۔انوکھاحق مہر.....
۴۔حافظ قرآن کامقام.....
۵۔ہاں اللہ نےتمہارانام لیاہے.....
۶۔جنوں نے بھی قرآن سن لیا.....
۷۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حافظ قران کونصیحت.....
۸۔قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے کی مثال.....
۹۔اپنے امام کاسترتوڈھانپ لو.....
۱۰۔اللہ کی طرف سے دونور.....
۱۱۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاتحہ سے دم کیا.....
۱۲۔کیاسریلی آوازاللہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کودی تھی.....
۱۳۔سورہ بقرہ اورسورہ آل عمران مثل سائبان.....
۱۴۔تحفہ معراج.....
۱۵۔قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت.....
۱۶۔دنیاومافیہاسے زیادہ پسندیدہ سورت.....
۱۷۔معوذتین اوردم.....
۱۷۔دوآمیوں پررشک جائزہے.....
۱۸۔قرآن کا قاری گورنر بن گیا.....
۱۹۔قاری کی عزت.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حفاظت قرآن

۱۔قرآن جمع وتدوین.....

۲۔قرآن مصحف واحد میں جمع کرنے والے.....

۳۔قرآن کا محافظ خود اللہ.....

وہ قرآن سن کے روئے

۱۔نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے.....

۲۔رسول اللہ ﷺ ساری رات روتے رہے.....

۳۔تمہیں کس چیز نے رلایا.....

۴۔جناب عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے سنی.....

۵۔سورۃ طور کی تلاوت نے رولا دیا.....

۶۔روتے روتے انہیں ہچکیاں آنے لگی.....

۷۔آپ کیوں اتنا روتے ہیں..؟.....

۸۔تو وہ رو دیتے..!.....

۹۔مجھے پل صراط نے رولا دیا.....

۱۰۔ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے.....

دعا

۱۔ان کی دعا رد نہیں ہوتی.....

۲۔دعا کی قبولیت کا ایک کمال واقعہ.....

۳۔درندے آئے اور دونوں کو چیر پھاڑ کر چلے گئے.....

۴۔عکرمہ بن ابی جہل کو مشکل کشا کی سمجھ.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔غیبی مدد کا عجیب واقعہ.....

۶۔حضرت سارہ کا دکھ اور نماز میں دعا.....

۷۔میدانِ اُحد میں ربّ کے حضور دُعا .....

دکھوں کا علاج

۱۔زخم وغیرہ کا دم.....

۲۔جبریل علیہ السلام کا دم.....

۳۔کھجور زہر کا تریاق.....

۴۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاتحہ سے دم کیا.....

۵۔مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دعا.....

۶۔زہریلی چیز اور پھوڑے وپھنسی کے لیے دم.....

۷۔طبیعت ناساز ہو تو دم.....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھو بسم اللہ

ا۔ مجھے بسم اللہ پڑھ کر مارو

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا سکوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیئے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند ئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے

اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو مبتلا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا۔

بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفاء تو اللہ تعالی دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالی سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفاء دے دے پھر وہ اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالی نے اسے شفاء عطا فرما دی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی اس نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے۔؟

لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالی دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچا لے اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے مجھے ان سے بچا لیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے۔

اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا ہے پھر اس لڑکے نے باشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا:

((بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے''

پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔

بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے۔

صحیح مسلم، الزهد والرقاق، باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام(٧٥١١)والترمذی(٣٣٤٠)

۲۔ بسم اللہ ہر سورت سے پہلے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غفلت سی طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بات سے ہنسی آ رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی پھر

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ الکوثر (۱/۳)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے''

پڑھا پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ ایک نہر ہے مجھ سے میرے رب نے اس کا وعدہ کیا ہے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کے لیے آئیں گے اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد کے برابر ہے ایک شخص کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا یا اللہ یہ میرا امتی ہے تو اللہ تعالی فرمائیں گے کیا آپ ﷺ جانتے ہو کہ اس نے آپ ﷺ کے بعد نئی باتیں گھڑی تھیں۔

صحیح مسلم، الصلاۃ، باب حجۃ من قال ،البسملۃ آیۃ من اول کل سورۃ سوی براۃ...(۸۹۴)وابو داؤد (۷۸۴)والنسائی(۹۰۳)

۳۔بسم اللہ کیا ہے...؟

ابن مردویہ رحمہ اللہ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے معلم کے پاس بٹھایا تو اس نے کہا لکھئے بسم اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا ہے؟ استاد نے جواب دیا میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا "ب" سے مراد اللہ تعالی کا "بہا "یعنی بلندی ہے اور "س " سے مراد اس کی سنا یعنی نور اور روشنی ہے اور "م " سے مراد اس کی مملکت یعنی بادشاہی ہے اور "اللہ " کہتے ہیں معبودوں کے معبود اور اور "رحمٰن " کہتے ہیں دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے کو "رحیم " کہتے ہیں۔ آخرت میں کرم ورحم کرنے والے کو۔

تفسیر ابن کثیر (۴۷/۱)والطبری(۱۴۰/۱)وابن عدی(۳۰۳/۱) یہ روایت ضعیف ہے تاہم امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کسی صحابی وغیرہ سے مروی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتوں میں سے ہو۔ مرفوع جو یہ شاذ ہو واللہ اعلم

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔ وہ مکھی کی طرح ذلیل ہوتا ہے

مسند احمد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک صحابی سواری پر سوار تھے ان کا بیان ہے کہ سواری پھسلی تو میں نے کہا شیطان کا ستیاناس ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو اس سے شیطان پھولتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ گویا اس نے اپنی قوت سے گرایا۔ ہاں بسم اللہ کہنے سے وہ مکھی کی طرح ذلیل و پست ہو جاتا ہے۔ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں بھی اسے نقل کیا ہے اور صحابی کا نام اسامہ بن عمیر بتایا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ بسم اللہ کہہ کر بسم اللہ کی برکت سے شیطان ذلیل ہوگا۔ اسی لئے ہر کام اور ہر بات کے شروع میں بسم اللہ کہہ لینا مستحب ہے۔

ابو داؤد، الادب، (۴۹۸۲) واحمد (۵/۵۹) والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۵۵۹) یہ روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے

۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھو

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے مروی ہے کہ قریش مکہ نے عامر بن لوئی قبیلے کے ایک سردار سہیل بن عمرو کو بھیجا اور اسے کہا کہ تم محمد کے پاس جاؤ اور ان سے صلح کر و لیکن یاد رہے کہ ان کے ساتھ صلح میں یہ بات بہر صورت ہو کہ وہ اس سال واپس جائیں گے، ہمارے پاس بالکل نہیں آئیں گے۔ اگر انھیں آنے دیا گیا تو اللہ کی قسم! سارے عرب میں یہی بات مشہور ہو جائے گی کہ وہ محض اپنے زور کے بل بوتے پر مکہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ صحابہ کہتے ہیں مکرز ابھی اللہ کے رسول سے گفتگو کرنے ہی لگا تھا کہ سہیل بن عمرو آن پہنچا، جب وہ آ رہا تھا تو اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ سے کہا:

((قَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ))

''اللہ نے تمہارا معاملہ آسان کر دیا ہے''

سہیل نے آتے ہی اللہ کے رسول سے کہا: ''آیئے! اپنے اور ہمارے درمیان تحریر لکھیے'' چنانچہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول نے کاتب کو بلوالیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول اور مشرکوں کے درمیان صلح کے معاہدہ کی تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھی۔اب اللہ کے رسول نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" لکھو

اس پر سہیل اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا: "یہ جو رحمان ہے، اللہ کی قسم! میں تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ تم ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ)) "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ" لکھو، جس طرح پہلے لکھا جاتا ہے"

مسلمان کہنے لگے: "اللہ کی قسم! "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی بجائے کوئی دوسرا جملہ ہمیں نہیں لکھنا چاہیے" اس پر اللہ کے رسول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ)) لکھ دو۔ پھر آپ نے فرمایا، لکھو:

"یہ صلح کا جو فیصلہ ہے، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے ہے"

سہیل نے پھر اعتراض کر دیا، کہنے لگا: "اگر ہمیں یہ علم ہو جاتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ تو بیت اللہ کی زیارت سے روکتے اور نہ آپ سے لڑائی ہی کرتے، ہاں یہ لکھو کہ یہ تحریر محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہے" اس پر آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں تو اللہ کا رسول ہوں، تم اگرچہ مجھے جھٹلاتے پھرو، چلو! محمد بن عبداللہ ہی لکھوا دو"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "رسول اللہ" کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "میں کس طرح مٹاؤں؟" چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس لفظ کو مٹا دیا۔

بخاری (۲۷۳۱ / ۲۷۳۲) مسند احمد (۱۸۹۵۲) ابن حبان (۴۸۷۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦۔ دربار ہرقل میں خط

((ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾: آل عمران: ٦٤))

''پھر ہرقل نے رسول اللہ کا (مقدس) خط جو آپ ﷺ نے دحیہ کلبی کے ہمراہ امیر بصری کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصری نے اس کو ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا، منگوایا، اور اس کو پڑھوایا، تو اس میں یہ مضمون تھا اللہ نہایت مہربان، رحم کرنے والے کے نام سے (یہ خط ہے) اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف، اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ گے تو (قہر الٰہی) سے بچ جاؤ گے اور اللہ تمہیں تمہارا دوگنا ثواب دے گا اگر تم (میری دعوت سے) منہ پھیرو گے تو بلاشبہ تم پر (تمہاری) تمام رعیت (کے ایمان نہ لانے) کا گناہ ہوگا اور ''اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا پروردگار بنائے، خدا فرماتا ہے کہ پھر اگر اہل کتاب اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے اعراض کریں تو تم کہہ دینا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں"

ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب ہرقل نے جو کچھ کہا کہہ چکا اور (آپکا) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے ہاں شور زیادہ ہوا، آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ (وہاں سے) نکال دیئے گئے، تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ (دیکھو تو) ابوکبشہ کے بیٹے (محمد ﷺ) کا کام ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ خوف رکھتا ہے، پس اس وقت سے مجھے ہمیشہ کے لئے اس کا یقین ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ ضرور غالب ہوجائیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل فرمایا اور ابن ناطور ایلیا کا حاکم تھا اور ہرقل شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک دن صبح کو بہت پریشان خاطر اٹھا، تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہم (اس وقت) آپ کی حالت خراب پاتے ہیں؟

ابن ناطور کہتا ہے کہ ہرقل کاہن تھا، نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے خواص سے جب کہ انہوں نے پوچھا، یہ کہا کہ میں نے رات کو جب نجوم میں نظر کی، تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہوگیا تو (دیکھو کہ) اس زمانہ کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو یہود کی طرف سے آپ اندیشہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجئے کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کردیئے جائیں، پس وہ لوگ اپنی اس تدبیر میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جسے غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کی خبر بیان کی، جب ہرقل نے اس سے یہ خبر معلوم کی، تو کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے کہ نہیں، لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنے کئے ہوئے ہیں۔

اور ہرقل نے اس سے عرب کا حال پوچھا، تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہرقل نے کہا کہ یہی (نبی ﷺ) اس زمانہ کے لوگوں کا بادشاہ ہے، جو روم پر غالب آئے گا، پھر ہرقل نے اپنے دوست کو رومیہ (یہ حال) لکھ کر بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اسی کا ہم پایہ تھا اور (یہ لکھ کر) ہرقل حمص کی طرف چلا گیا، پھر حمص سے باہر نہیں جانے پایا کہ اس کے دوست کا خط (اسکے جواب میں) آ گیا وہ بھی نبی کریم ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا) کہ وہ نبی ہیں اس کے بعد ہرقل نے سرداران روم کو اپنے محل میں جو حمص میں تھا، طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر لئے جائیں تو وہ بند کر دیئے گئے اور ہرقل (اپنے گھر سے) باہر آیا تو کہا کہ اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی میں (کچھ حصہ) تمہارا بھی ہے اور (تمہیں) یہ منظور ہے کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا چاہتے ہو) تو اس نبی کی بیعت کر لو، تو (اسکے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے، تو کواڑوں کو بند پایا بالآخر جب ہرقل نے اس درجے ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا، تو بولا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب وہ آئے تو ان سے) کہا میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان لینا تھا وہ مجھے معلوم ہو گئی تب لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے، ہرقل کی آخری حالت یہی رہی۔

صحیح بخاری ،بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی.....(۸)(۲۹٤۱)

۷۔ حضرت سلیمان کا خط

کہا جاتا ہے کہ ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کی فوج کا مہندس (انجینئر) تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ رہتا اور پڑاؤ کے وقت بتاتا تھا کہ پانی کہاں ہے ایک دفعہ لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو ہدہد کو غیر حاضر پایا ہدہد کی غیر حاضری کی تھوڑی سی دیر گزری تھی جو وہ آ گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی علیہ السلام! جس بات کی آپ کو خبر بھی نہیں میں اس کی ایک نئی خبر لے کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ میں سبا سے آ رہا ہوں اور پختہ یقینی خبر لایا ہوں۔ ایک عورت ان کی بادشاہت کر رہی ہے اس کا نام بلقیس بنت شرجیل ہے یہ سب کی ملکہ ہے۔ (اسکے مشیر وزیر تین سو بارہ شخص ہیں ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بارہ ہزار کی جمعیت ہے اس کی زمین کا نام مارب ہے یہ صنعاء سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا اکثر حصہ مملکت یمن تھا۔ چھ سو عورتیں ہر وقت اس کی خدمت میں کمر بستہ رہتی تھیں اس کا دیوان خاص جس میں یہ تخت تھے بہت بڑا محل تھا بلند و بالا کشادہ اور فراخ پختہ مظبوط اور صاف جس کے مشرقی حصہ میں تین سو ساٹھ طاق تھے اور اتنے ہی مغربی حصے میں۔ اسے اس صنعت سے بنایا تھا کہ ہر دن سورج ایک طاق سے نکلتا اور اسی کے مقابلہ کے طاق سے غروب ہوتا۔ اہل دربار صبح و شام اس کو سجدہ کرتے۔ راجا پر جا سب آفتاب پرست تھے اللہ کا عابدان میں ایک بھی نہ تھا)

ہدہد کی خبر سنتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی تحقیق شروع کر دی کہ اگر یہ سچا ہے تو قابل معافی اور اگر جھوٹا ہے تو قابل سزا ہے۔ اسی سے فرمایا کہ میرا یہ خط بلقیس کو جو وہاں کی فرمانروا ہے دے آ۔ اس خط کو چونچ میں لے کر یا پر سے بندھوا کر ہدہد اڑا۔ وہاں پہنچ کر بلقیس کے محل میں گیا وہ اس وقت خلوت خانہ میں تھی۔ اس نے ایک طاق میں سے وہ خط اسکے سامنے رکھا اور ادب کے ساتھ ایک طرف ہو گیا۔ اسے سخت تعجب معلوم ہوا حیرت ہوئی اور ساتھ ہی کچھ خوف و دہشت بھی ہوئی۔، خط کو اٹھا کر مہر توڑ کر خط کھول کر پڑھا اس کے مضمون سے واقف ہو کر اپنے امراء وزراء سردار اور رؤسا کو جمع کیا اور کہنے لگی کہ ایک باوقعت خط میرے سامنے ڈالا گیا ہے اس خط کا باوقعت ہونا اس پر اس سے بھی ظاہر ہو گیا تھا کہ ایک جانور اسے لاتا ہے وہ ہوشیاری اور احتیاط سے پہنچاتا ہے۔ سامنے باادب رکھ کر ایک طرف ہو جاتا ہے تو جان گئی تھی کہ یہ خط مکرم ہے اور کسی باعزت شخص کا بھیجا ہوا ہے۔ پھر خط کا مضمون سب کو پڑھ کر سنایا کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ خط حضرت سلیمان کا ہے اور اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے ساتھ ہی مسلمان ہونے اور تابع فرمان بننے کی دعوت ہے۔ اب سب نے پہچان لیا کہ یہ اللہ کے پیغمبر کا دعوت نامہ ہے اور ہم میں سے کسی میں انکے مقابلے کی تاب وطاقت نہیں۔ پھر خط کی بلاغت اختصار اور وضاحت نے سب کو حیران کر دیا یہ مختصر سی عبارت بہت سی باتوں سے سوا ہے۔ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے علماء کرام کا مقولہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے پہلے کسی نے خط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نمل میں اس کا مفصل بیان کیا ہے چند آیات یہ ہیں۔

﴿قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ،اذْهَب بِّكِتَابِي هَذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ،قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ،إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾

"سلیمان نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔ یہ میرا خط لے جا اور اُسے اُن کی طرف ڈال دے پھر اُن کے پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ملکہ نے کہا کہ درباروالو! میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور مضمون یہ ہے کہ شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع ومنقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔" النمل (۲۷/ ۲۷.۳۰)

نوٹ:

چونکہ ہدہد خیر کی طرف بلانے والا ایک اللہ کی عبادت کا حکم دینے والا اس کے سوا غیر کے سجدے سے روکنے والا تھا اسی لئے اس کے قتل کی ممانعت کر دی گئی۔ مسند احمد، ابوداؤد ابن ماجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ نبی ﷺ نے چار جانوروں کا قتل منع فرمادیا۔ چیونٹی شہد کی مکھی ہدہد اور صرد یعنی لٹورا۔

سنن ابی داؤد، الادب، باب فی قتل الذر (٥٢٦٧) وابن ماجه (٣٢٢٤) واحمد (١/٣٣٢) یہ حدیث صحیح ہے۔

٨۔ اللہ کے نام سے پڑھیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں چالیس سال کی عمر میں حراء میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا جناب جبریل علیہ السلام نے آکر آپ سے کہا:

((اِقْرَأ)) ''پڑھیے''

آپ ﷺ نے فرمایا۔ ((مَا أنَا بِقَارِی)) ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

آپ بتاتے ہیں کہ اس نے مجھے پکڑ کر بھینچا یعنی زور سے دبایا۔ اس سے میری ہمت جاتی رہی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا ''پڑھیے'' میں نے کہا:

((مَا أنَا بِقَارِئ)) ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھینچا حتی کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر اس نے مجھے چھوڑ تو دیا، لیکن پھر وہی بات:

((اِقْرَأ)) ''پڑھیے''

میں نے بھی وہی بات دہرادی: ((مَا أنَا بِقَارِئ)) ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر بھینچا اور پھر چھوڑتے ہوئے کہا۔

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ، خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا ربّ بڑا کریم ہے'' سورة العلق (٩٦/١ تا ٣)

بخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء ...(٣)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۹۔ بسم اللہ پڑھ کر سوار ہو جاؤ

﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ،وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ،فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ،حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ،وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ،وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ،قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ﴾

''اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناؤ اور جو لوگ ظالم ہیں اُن کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق کر دیئے جائیں گے، تو نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی اور جب اُن کی قوم کے سردار اُن کے پاس سے گزرتے تو اُن سے مذاق کرتے وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو تو جس طرح تم ہم سے مذاق کرتے ہو اسی طرح (ایک وقت) ہم بھی تم سے مذاق کریں گے، اور تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور جوش مارنے لگا، تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا کہ ہر قسم کے جانداروں) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی) دو (دو جانور ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے (کہ ہلاک ہو جائے گا) اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کو اور جو ایمان لایا ہو اُس کو کشتی میں سوار کر لو اور ان کیساتھ بہت ہی کم لوگ ایمان لائے تھے، (نوح نے) کہا کہ اللہ کا نام لے کر (کہ اُسی کے ہاتھ میں) اس کا چلنا اور ٹھہرنا (ہے) اس میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے، اور وہ اُن کو لے کر (طوفان کی) لہروں میں چلنے لگی (لہریں کیا تھیں) گویا پہاڑ (تھے) اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو کہ (کشتی سے) الگ تھا پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو، اُس نے کہا کہ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ آج اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہے (اور نہ کوئی بچ سکتا ہے) مگر جس پر اللہ رحم کرے اتنے میں دونوں کے درمیان لہر حائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔'' ھود(۱۱/۴۳.۳۷)

حضرت نوح علیہ السلام جنہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے ان سے فرمایا کہ آؤ اس میں سوار ہو جاؤ اس کا پانی پر چلنا اللہ کے نام کی برکت سے ہے اور اسی طرح اس کا آخری ٹھہراؤ بھی اسی پاک نام سے ہے۔ اس لیے مستحب ہے کہ تمام کاموں کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لی جائے خواہ کشتی پر سوار ہونا ہو، خواہ جانور پر سوار ہونا ہو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خلوص نیت

ا۔عمل بڑے بڑے اچھی نیت نہیں تو کچھ نہیں

حضرت شُفیَّا اصبحی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں..؟ کہا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہوگیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا وہ لوگوں سے حدیث بیان کررہے تھے جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو فرمایا :ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا اس کے بعد ابو ہریرہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہوگئے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص اللہ تعالی قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ اللہ تعالی پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا، ہاں اے اللہ، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کیا جا چکا پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں شہید ہوا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔'' ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ نے چہرہ صاف کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

''جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیدیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔'' (ھود:۱۵.۱۷)

صحیح ترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة(۲۳۸۲)والحاکم(۱/ ٤۱۹)

۲۔ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنے کی نیت سے نکلے گا، جب وہ بیداء میں پہنچے گا تو اس کے اول و آخر (تمام کے تمام لوگ) زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے پوچھا، یارسول اللہ! ان کے آخر کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں بازاری (منڈیوں وغیرہ میں رہنے والے جو جنگ جو نہیں ہوتے) اور وہ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں؟''

آپ نے فرمایا:

''ان کے اول اور آخر سب دھنسا دیے جائیں گے پھر وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت والے دن ان کا حساب و کتاب ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا)۔''

صحیح البخاری(۲۱۱۸)و صحیح مسلم(۲۸۸٤)

۳۔ تمہارا محسن آج دنیا سے اٹھ گیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنی نیت کو درست کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیکی کریں۔ نام ونمود اور شہرت و ریا کاری سے بچیں۔ یہی صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ دین اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ومحبوب بندوں کا وطیرہ رہا ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے:

اشعب بن جبیر کا بیان ہے کہ میں شہر کی گلی سے گزر رہا تھا۔ ایک آدمی سے میری ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا آپ کی اولاد ہے؟ میں نے اس کو بتایا کہ میرے اتنے بچے ہیں۔

وہ گویا ہوا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک زندہ رہے تیرے اور تیرے بال بچوں کی ضروریات کا بندوبست کرتا رہوں۔

میں نے پوچھا: تم کو کس نے حکم دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت سے نوازے۔

اس نے کہا: اس بارے میں تجھے نہیں بتا سکتا۔

میں نے عرض کیا: احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔

اس نے کہا: جس نے مجھے تیری اور تیرے بال بچوں کی کفالت کی ذمہ داری دی ہے وہ تیرا شکریہ نہیں چاہتا۔

اشعب بن جبیر کا بیان ہے کہ میں اپنا اور اپنے بال بچوں کا روزینہ حاصل کرتا رہا۔ ایک عرصے کے بعد خالد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان کا انتقال ہو گیا۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ تعزیت میں شریک ہوا۔ اس مجلس میں میری اس آدمی سے ملاقات ہوئی جس کے ذریعے سے مجھ تک روزینہ پہنچتا تھا۔

اس نے آنسو پوچھتے ہوئے مجھ سے کہا:

((يَا اَشْعَبُ! هٰذَا هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِيْ كَانَ يُجْرِيْ عَلَيْكَ مَا كُنْتُ اُعْطِيْكَ))

''اے اشعب! اللہ کی قسم یہی وہ تمہارا محسن تھا جو تم پر خرچ کرتا تھا اور میں تجھ تک پہنچاتا تھا۔''

نوادر من التاریخ (۱۴۹/۱) تالیف صالح محمد الزمام

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اسلام اور ماضی قریب کے علماء کی بھی یہی شان تھی کہ ان کا عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوتا تھا۔ وہ اگر کسی کے ساتھ کوئی خیر خواہی و ہمدردی کرتے تو سال ہا سال تک اس کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی۔

۴۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز واقعہ

شیخ الاسلام، رئیس المناظرین، فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سیرت ثنائی میں مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امرتسر کے بریلوی احناف نے عرس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ایک سالانہ جلسہ مقرر کر رکھا تھا جو یکم نومبر ۱۹۳۷ء کو شروع ہوا اور پورے تین روز تک ان کا جلسہ ہوتا رہا۔ مولوی محمد یار بہاولپوری، مولوی عبدالغفور ہزاروی، مولوی محمد بشیر کوٹلوی، مولوی محمد مسعود الہڑوی وغیرہ نے دلآزار تقریریں کیں۔ اہل حدیث کو پانی پی پی کر کوسا۔ ان کے خلاف عوام کو ابھارا بھڑکایا، خصوصاً مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام لے کر برا بھلا کہا۔ اور ان کے خلاف بہت زہریلی اور اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ یہاں تک کہہ دیا کہ

''وہابی کو مارنے والا سو شہیدوں کا ثواب پاتا ہے۔''

اس جلسے کے بعد جماعت اہل حدیث امرتسر نے بھی مسجد مبارک میں اس کے جواب میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء کو شام چار بجے حضرت مولانا اپنے پوتے مولوی رضاء اللہ اور دو رفیقوں کے ہمراہ تانگے پر سوار ہوئے تاکہ جلسہ اہل حدیث میں جا کر تقریر فرمائیں۔ جب تانگہ کٹڑہ مہاں سنگھ میں مسجد مبارک کے قریب پہنچا اور مولانا نے اتر کر ڈاکٹر محمد اسحاق سے مصافحہ کیا اور اچانک قمر بیگ نامی ایک بدعتی نوجوان نے بلند آواز سے ''یارسول اللہ'' کا نعرہ لگا کر ایک تیز کیے ہوئے تبر (کلہاڑا) سے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس نے کلہاڑا اس زور سے آپ کے سر پر مارا کہ دستار و کلاہ کٹ کر آپ کا سر مبارک سخت مجروح ہوا۔ زخم بہت گہرا تھا۔ خون

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے فوارے چھوٹ گئے۔ بابو عبدالمجید سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر نے جو مولانا کے ہمراہ تھے قاتل کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر اس نے اسی دوران حضرت پر ایک اور وار کیا۔ جو آپ کے چہرہ و پیشانی پر پڑا۔ اس صدمے سے مولانا زمین پر گر پڑے مگر فوراً سنبھل کر اٹھ بیٹھے، زخموں سے خون کی نہریں رواں تھیں، سر، چہرہ، پوشاک لہو سے رنگین ہو گئے۔ زخمی ہونے کے بعد سب سے پہلا جملہ جو حضرت کی زبان سے جاری ہوا یہ تھا:

((فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ))

''رب کعبہ کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔''

آپ بکثرت جریان خون کو دیکھ کر بار بار یہ دعا فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ احْشُرْنِیْ فِی الشُّهَدَاءِ))

''بارالٰہا میرا حشر شہدا کے ساتھ کرنا۔''

حملہ کرنے کے بعد ملزم قمر بیگ جس نے ایک سوچی سمجھی ہوئی سازش کے تحت حملہ کیا تھا۔ اسی سازش کے تحت وہ فرار ہو گیا۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد پولیس نے رپورٹ لکھ لی۔ ملزم چونکہ روپوش تھا۔ تلاش و جستجو کے باوجود پولیس کو نہ ملا، اس لیے کیس نہ چل سکا۔ سوا سال کے بعد ملزم کلکتہ سے پکڑا گیا۔

پولیس اسے ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو امرتسر لائی۔ مقدمہ چلا اور ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء کو اسے چار سال قید بامشقت کی سزا ملی۔

قمر بیگ تو جیل چلا گیا لیکن اس کے بچوں کی دیکھ بھال اور کمائی کا کوئی سلسلہ نہ رہا۔ مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ قمر بیگ کے بچے غربت و افلاس کی حالت میں بڑی مشکل سے وقت گزار رہے ہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔

مولانا مرحوم اس چار سال کے دوران قمر بیگ کے بچوں کو برابر خرچ بھیجتے رہے۔ مولانا نے اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

احسان ومروت کو صیغہ راز میں رکھا۔ کیوں کہ آپ کی یہ نیکی خالص لوجہ اللہ تھی۔ قمر بیگ رہا ہو کر واپس آیا تو اسے پتہ چلا کہ میں نے جن کے ایماء پر حملہ کیا تھا، ان میں سے کسی نے بھی میرے گھر اور میرے بچوں کی خبر تک نہیں لی۔ اور وہ کہ جسے میں کلہاڑے کے وار کر کے قتل کرنے کے درپے تھا جسے میں نے خون میں نہلایا تھا۔ جسے میں شدید زخمی کر کے تڑپایا تھا۔ وہی چار سال تک متواتر میرے بچوں کو لوجہ اللہ خاموشی سے خرچ بھیجتا رہا۔ قمر بیگ مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس احسان وسلوک سے بڑا حیران ہوا، بہت شرمندہ اور پشیمان بھی ہوا اور اپنے فعل پر اظہار افسوس کیا۔ اور زندگی بھر کے لیے مولانا کا گرویدہ ہو گیا۔

قیام پاکستان کے بعد مولانا سرگودھا منتقل ہو گئے۔ جہاں آپ نے ۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو انتقال فرمایا۔ اور قمر بیگ بھی ہجرت کر کے پاکستان آ گیا اور اس نے بھی سرگودھا ہی میں سکونت اختیار کر لی۔ قمر بیگ جب تک زندہ رہا روزانہ صبح کے وقت حضرت مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جا کر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہا اور اپنے جرم کو آنسوؤں سے دھونے کی کوشش کرتا رہا۔

سیرت ثنائی (ص/۳۲۸ تا ۳۳۰)

۵۔ جسے ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں

حضرت ایوب السختیانی رحمہ اللہ کے بارے میں معروف ہے کہ:

((يَقُوْمُ اللَّيْلَ كُلَّهٗ فَيُخْفِي ذٰلِكَ فَاذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ رَفَعَ صَوْتَهٗ كَأَنَّهٗ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةَ))

''وہ ساری رات قیام اللیل کیا کرتے تھے اور اس بات کو مخفی رکھتے تھے۔ اگر کوئی صبح کے وقت انہیں اونچی آواز دیتا تو اس طرح کھڑے ہوتے جیسے کہ ابھی بستر سے اٹھے ہوں''

نزهة الفضلاء(۱/۵۱۴)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۶۔اپنے دل کو خالص رکھو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَةً مُّسْتَقِيْمَةً))

''وہ شخص فلاح کو پہنچ گیا جس نے ایمان کے لیے اپنے دل کو خالص کرلیا اور اپنے دل کو صاف کرلیا اور زبان سچی بنالی اور نفس کو اطمینان بخش بنالیا اور اپنی طبیعت کو حسن خلق کے سانچے میں ڈھال لیا۔''

مسند احمد ۱۴۷/۵ (۲۰۸۰۳)

۷۔اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَىٰ))

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق جزاء ملے گی۔''

صحیح البخاری(۱)وصحیح مسلم(۱۹۰۷)

۸۔اللہ صورت وشکل نہیں دیکھتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ ،وَلَكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا وہ تو تمھارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔''

صحیح مسلم(۲۵۶۴)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۹۔نیت کا ثواب ضرور ملے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو شخص رات کو سوتے وقت تہجد کی نیت کر لے لیکن وہ بیدار نہ ہو سکے تو اسے اس عمل کا ثواب مل جاتا ہے جس کی اس نے نیت کی اور وہ نیند اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہے۔''

سنن النسائی (۱۷۸۷) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ریاءکاری

ا۔ریاکاری کی علامات

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، کہ ریا کاری کی تین علامات ہیں۔

ا۔((یَکْسَلُ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ))

''اکیلا ہوگا تو سست ہوگا''

۲۔((وَیَنْشَطُ اِذَا کَانَ فِی النَّاس))

''لوگوں میں ہوگا تو چستی دیکھائے گا''

۳۔((وَیَزِیْدُ فِی الْعَمَلِ اِذَا اُثْنِیَ عَلَیْہِ وَیَنْقُصُ اِذَا ذُمَّ))

''اگر کوئی اسکی تعریف کرے تو بہت زیادہ کام کرے گا اگر کوئی مذمت کرے تو کام بہت کم کرے گا''

احیاء علوم الدین(۳/۲۹۶)

۲۔مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف والی چیز

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مجھے تمہارے بارے میں مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف ہے ۔''

ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ ہے شرک خفی ہے یعنی یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہواور جب اسے محسوس ہو کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز لمبی کردے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سنن ترمذی للالبانی(۳۳۸۹/۳)

۳۔نیکی کی تعریف کی جائے تو حرج نہیں

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول امام قرطبی نے نقل کیا ہے:

((لاَ بَأْسَ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ اَنْ یُثْنٰی عَلَیْهِ صَالِحًا وَیُرٰی فِیْ عَمَلِ الصَّالِحِیْنَ، اِذَا قَصَدَ بِهٖ وَجْهَ اللهِ))

''اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کی نیکی کی تعریف کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جب کہ وہ اس نیکی کو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کرتا ہو۔''

کسی شخص کی نیک عملی کی شہرت ہو جانا، اور لوگوں کا اس کی تعریف کرنا یا اس سے محبت کرنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ بلکہ سمجھنا چاہیے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آخرت میں ملنے والے اصل انعام سے پہلے اس دنیا میں نقد صلہ اور اس بندہ کی مقبولیت ومحبوبیت کی ایک خوشخبری کی اور علامت ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابن کثیر میں فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لِلّٰهِ فَاطَّلَعَ عَلَیْهِ النَّاسُ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ اِنَّ هٰذَا لاَ یُعَدُّ رِیَاءً))

''جو کوئی بھی عمل صالح اللہ تعالیٰ کے لیے پورے خلوص سے کرتا ہے لیکن لوگوں کو اس کی خبر ہو جاتی ہے تو اس سے اس آدمی کا دل خوش ہوتا ہے تو یہ ریا کاری میں شمار نہیں ہو گا۔''

تفسیر ابن کثیر سورۃ الماعون

۴۔یہ ریا کاری نہیں ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ:

''وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی حال میں ایک شخص آیا اور اس نے ان کو نماز پڑھتا ہوا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس بات کی خوشی پیدا ہوئی کہ اس شخص نے مجھے نماز جیسے اچھے کام میں مشغول پایا۔ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا خدانخواستہ اگر یہ بھی ریا کاری کی کوئی شاخ ہو تو اس سے توبہ واستغفار کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اطمینان دلایا کہ یہ ریا کاری نہیں ہے بلکہ تم کو اس صورت میں خلوت کی نیکی کا بھی ثواب ملے گا، اور جلوت کی نیکی کا بھی۔''

معارف الحدیث (۱/۲/۳٤.) تفسیر ابن کثیر (٤/٥٥) تفسیر سورة الماعون

۵۔ وہ اور ہم

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كَانُوْا يُرَاءُوْنَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ وَصَارُوْا الْيَوْمَ يُرَاءُوْنَ بِمَا لَا يَعْمَلُوْنَ))

''پہلے لوگ وہ دیکھاتے تھے جو عمل کرتے تھے اب تو لوگ وہ دیکھانے کی کوشش کرتے ہیں کو انہوں نے کیا نہیں ہوتا''

احیاء علوم الدین (۲/۲۹٦.۲۹۷)

٦۔ حکیم لقمان کی بیٹے کو نصیحت

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا۔

((يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَا هِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ))

''اے بیٹے! علم اس لیے مت سیکھ کہ تو اس کیساتھ علماء پر فخر کریگا''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((أَوْ تُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ))

''یا بیوقوف سے جھگڑا کریگا''

((و تُرَائِی بِهِ فِی الْمَجَالِس))

''اور مجلسوں میں ریاکاری کریگا''

مسند احمد(١٦٥١)(٣/ ١٦٥٠)قال الشیخ احمد شاکر هذا الشطر بلاغ عن لقمان و حسین حدیثاً

نوٹ:اس مضمون کے متعلق مزید معلومات خلوص نیت کے بیان میں دیکھیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

توحید وشرک

۱۔ کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے

طفیل بن سنجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی فرماتے ہیں میں نے خواب میں چند یہودیوں کو دیکھا اور ان سے پوچھا تم کون ہے؟ انہوں نے کہا تم بھی اچھے لوگ ہو لیکن افسوس تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں پھر میں نصرانیوں کی جماعت کے پاس گیا اور ان سے بھی اسی طرح پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا افسوس تم بھی مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہو۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا افسوس تم بھی مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہو۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا میں نے صبح اپنے اس خواب کا ذکر کچھ لوگوں سے کیا پھر دربار نبوی میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے بھی یہی خواب بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیا کسی اور سے بھی تم نے اس کا ذکر کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں حضور ﷺ اب آپ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا طفیل نے ایک خواب دیکھا اور تم میں سے بعض کو بیان بھی کیا میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس کلمہ کے کہنے سے روک دوں لیکن فلاں فلاں کاموں کی وجہ سے میں اب تک نہ کہہ سکا۔ یاد رکھو "اب ہرگز ہرگز اللہ چاہے اور اس کا رسول " کبھی نہ کہنا بلکہ یوں کہو کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔

ابن ماجه، الكفارات، باب النهى ان يقال ماشاء الله وشئت (۲۱۱۸) والصحيحة (۱۳۷) واحمد (۷۲/۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مجھے اللہ سے شرم آ رہی ہے!

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کا بھائی خلیفہ ہشام بن عبدالملک بن مروان [ہشام خلیفہ عبدالملک بن مروان کے بیٹوں میں سے چوتھا بیٹا تھا جو یزید بن عبدالملک کے بعد منصب خلافت پر فائز ہوا۔ اس کے عہد میں ترکوں نے بار بار بغاوتیں کیں۔ ہشام نے نصر بن یسار کو خراسان کا گورنر مقرر کیا تو اس نے نومسلموں سے جزیہ لینا موقوف کیا جس کے نتیجے میں ترکوں میں اسلام بڑی سرعت سے پھیلنے لگا۔ ہشام کے جرنیل سعید حریشی نے خزر اور آذربائی جان کے ترکوں کو بار بار شکستیں دیں۔ رومیوں کے خلاف بھی کئی فتوحات حاصل ہوئیں۔ ہشام کے عہد میں زید بن علی زین العابدین نے کوفہ میں خروج کیا مگر جب موقع آیا تو اہل کوفہ ساتھ چھوڑ گئے۔ چنانچہ زید بن علی نے انہیں ''رافضی'' کا خطاب دیا۔ آخری معرکے میں زید پیشانی میں تیر لگنے سے انتقال کر گئے۔ ہشام ساڑھے انیس برس خلافت کرنے کے بعد ۱۲۵ھ/۷۴۲ء میں وفات پائی۔ تاریخ اسلام، از اکبر شاہ خان نجیب آبادی، ج۱ ص ۷۸۸۔۸۰۲] بیت اللہ شریف کے حج کو آیا۔ طواف کے دوران میں اس کی نگاہ زاہد و متفقی اور عالم ربانی سالم بن عبداللہ بن عمر پر پڑی جو اپنا جوتا ہاتھ میں اٹھائے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ ان کے اوپر ایک کپڑا اور ایک عمامہ تھا جس کی قیمت تیرہ درہم سے زیادہ نہیں تھی۔

خلیفہ ہشام نے کہا:

((سَلْنِیْ حَاجَةً))

''کوئی حاجت ہو تو فرمایئے''

سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

((اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنَ اللهِ اَنْ اَسْاَلَ فِیْ بَیْتِهٖ غَیْرَهٗ))

''مجھے اللہ سے شرم آ رہی ہے کہ میں اس کے گھر میں ہوتے ہوئے کسی اور کے سامنے دست سوال دراز کروں۔''

یہ سننا تھا کہ خلیفہ کے چہرے کا رنگ سرخ ہونے لگا۔ اس نے سالم بن عبداللہ کے جواب میں اپنی سبکی محسوس کی۔ جب سالم بن عبداللہ حرم شریف سے باہر نکلے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہی حرم

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے نکل پڑا اور راستے میں ان کے سامنے آ کر کہنے لگا:

((اَلْآنَ قَدْ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِ اللهِ فَسَلْنِيْ حَاجَةً))

''اب تو آپ بیت اللہ شریف سے باہر نکل چکے ہیں، کوئی حاجت ہو تو فرمائیں (بندہ حاضر ہے)۔''

سالم بن عبداللہ گویا ہوئے:

((مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا اَمْ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ؟))

''آپ کی مراد دنیاوی حاجت سے ہے یا اخروی حاجت سے؟''

خلیفہ ہشام: اخروی حاجت کو پورا کرنا تو میرے بس میں نہیں، البتہ دنیاوی ضرورت پوری کر سکتا ہوں، فرمائیں۔

سالم بن عبداللہ کہنے لگے:

((مَا سَاَلْتُ الدُّنْيَا مَنْ يَمْلِكُهَا فَكَيْفَ اَسْاَلُهَا مَنْ لَا يَمْلِكُهَا؟))

''میں نے دنیا تو اس سے بھی نہیں مانگی جس کی یہ ملکیت ہے۔ پھر بھلا میں اس شخص سے دنیا کیوں کر طلب کر سکتا ہوں جس کا وہ خود مالک نہیں؟''

[یہ کہہ کر اپنے گھر کی طرف چل دیے اور ہشام بن عبدالملک اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔]

البدایہ والنہایہ (۲۳۵/۹)

۳۔ اس کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح مشکل کشائی فرمائی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی تھی انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ انہیں کے ساتھ رہتی تھی ایک دن قبیلہ والوں کی ایک لڑکی (جو دلہن تھی) نہانے کے لیے نکلی، وہ سرخ چمڑے کا ایک ہار پہنے ہوئے تھی، اس نے ہار اتار کر رکھ دیا، یا اس کے بدن سے گر گیا، اسی دوران ایک چیل وہیں سے گزری جہاں ہار پڑا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھا، چیل اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر لے گئی قبیلہ والوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے بہت تلاش کیا لیکن ہار نہ مل سکا تو ان لوگوں نے اس لونڈی پر تہمت لگائی اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی حتی کہ شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔

اس لونڈی کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا وہ ہار گرا دیا، میں نے کہا: یہ وہی چیز ہے جس کی تہمت تم مجھ پر لگاتے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

اس لونڈی نے کہا: پھر میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کر لیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگا دیا گیا اور پھر وہ لونڈی وقتاً فوقتاً میرے پاس آیا کرتی تھی اور یہ شعر پڑھا کرتی تھی

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
اَلَا اِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِيْ

''ہار والا دن میرے رب کی عجیب نشانیوں میں سے ہے، خبردار ہو جاؤ بے شک اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس سے ایک دن پوچھا: آخر کیا بات ہے تو جب بھی میرے پاس بیٹھی ہے تو یہ بات ضرور کہتی ہے تو اس سوال پر اس نے اپنا پورا قصہ بیان کیا۔

صحیح البخاری، الصلاۃ، باب نوم المرأۃ فی المسجد، (٤٣٩)

۴۔ مکھی کا چڑھاوا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دو آدمی ایک علاقہ سے گزرے، وہاں ایک بت تھا، وہ قوم کسی راہ گیروں کو وہاں سے گزرنے نہ دیتی جب تک وہ ان کے پت پر چڑھاوا نہ چڑھاتا، ان دونوں کو چڑھاوے کا کہا، ایک نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں، انہوں نے کہا: ایک مکھی ہی چڑھا دے، اس نے فوراً مکھی چڑھا دی۔ غیر اللہ کی نیاز دینے سے دوزخی بن گیا..... دوسرے نے غیر اللہ کے چڑھاوے سے انکار کر دیا، انہوں نے اس کو شہید کر دیا وہ جنتی بن گیا۔

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصفھانی ۲۰۳/۱، الزھد، لامام احمد بن حنبل (ص:۱۵) موقوف

۵۔ مشرک نے کہا: میں آپ کی کمان میں لڑ کر مرنا چاہتا ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب محو سفر ہوئے۔ جب آپ ''حرۃ الوبرۃ'' کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ وہ جرأت و بسالت کے تذکرے کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب اسے دیکھا تو بڑے خوش ہوئے۔ اب اس کے اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان یہ گفتگو ہوئی۔

مشرک: میں تو آیا ہوں کہ آپ کے پیچھے پیچھے چلوں، آپ کے ساتھ ہو کر لڑوں اور مارا جاؤں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آ۔

مشرک: نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم: تو پھر جدھر سے آیا ہے ادھر ہی چلا جا۔ مجھے کسی مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں: وہ چلا گیا، پھر جب ہم ایک درخت کے پاس آئے تو آدمی دوبارہ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر وہی پہلے والی بات کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہی جواب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیا جو پہلے دے چکے تھے۔اس کے بعد جب رسول کریم ﷺ ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو وہ شخص پھر آ گیا۔آپ ﷺ کے پاس آیا اور پھر وہی بات دہرا دی۔آپ ﷺ نے بھی اسے پہلے والا ہی جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آ۔اب کے اس نے کہا: ہاں! میں ایمان لاتا ہوں۔آپ ﷺ نے اسے کہا: ٹھیک یہ۔پھر چل ہمارے ساتھ۔

مسلم، الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر ..... الخ (١٨١٧). أبوداؤد (١٧٣٢).

صحیح

٦۔قسم صرف اللہ کے نام کی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ))

''جس نے قسم کھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے''۔

بخاری الشهادات باب كيف يستحلف ،مسلم الايمان باب النهى عن الحلف بغير الله

٧۔فرشتے نے مشرک کے منہ پر کوڑا دے مارا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بدر کے دن ایک مجاہد ایک مشرک کے پیچھے دوڑا رہا تھا۔مشرک اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔اس دوران اوپر سے کوڑا پڑنے کی آواز مجاہد کے کان میں پڑی۔ساتھ ہی ایک گھڑسوار کی آواز سنائی دی۔وہ (اپنے گھوڑے کا نام لے کر) کہہ رہا تھا: اے حیزوم! آگے بڑھ۔اب مجاہد نے جونہی اپنے سامنے نظر دوڑائی تو ہی مشرک چاروں شانے چت گرا پڑا تھا۔مجاہد نے اس کو دیکھا تو اس کی ناک پر کوڑے کا نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا۔چہرے کا رنگ بدل کر سبز ہو گیا تھا۔یہ منظر دیکھنے والا انصاری مجاہد آیا۔اس نے سارا واقعہ اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ))

''تو نے سچ کہا ہے، یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔''

مسلم، الجهاد والسير، باب الامداد بالملائكة ..... الخ (۱۷٦۳)

۸۔ بارش ستاروں کی وجہ سے نہیں بلکہ..!

حضرت زید ابن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جب کہ رات میں بارش ہو چکی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ))

''تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے اس وقت کیا فرمایا ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ابھی مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ))

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے آج اس حال میں صبح کی کہ بعض تو مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کی، چنانچہ جس شخص نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے ساتھ کفر کیا (یعنی ستاروں کے اثر کا منکر ہے) اور جس شخص نے کہا کہ فلاں ستارے کے طلوع ہونے اور فلاں ستارے کے غروب ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو اس نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔''

بخاری ، الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم (٨٤٦)ومسلم (٢٣١)وأبوداود(٣٩٠٦)

۹۔ ہمارے لئے بھی کوئی ایسا درخت مقرر کر دیجئے

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد جب غزوۂ حنین کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مشرکوں کے ایک درخت پر ہوا جس پر وہ مشرک اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تے اور پوجا کے طور پر اس درخت کے گرد طواف کرتے اور تعظیماً اس کی طرف منہ کر کے بیٹھا کرتے۔ اس درخت کا نام ذات انواط تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں میں ایسے مسلمانوں کی تعداد بھی شامل تھی جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے اور اسلامی احکام وشرائع اور دینی تعلیمات سے زیادہ واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے شرک سے بیزاری اور توحید میں کامل مرتبہ نہیں رکھتے تھے، انہی مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے اس درخت کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا درخت مقرر کر دیجئے جس پر ہم اپنے ہتھیار لٹکایا کریں اور اس کو ذات انواط کہا کریں جیسا کہ مشرکوں نے اس درخت کو اپنے لئے ذات انواط بنا رکھا ہے اور وہ اس پر ہتھیار لٹکاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی یہ عجیب وغریب خواہش سن کر ازراہ حیرت وتعجب فرمایا کہ سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یہ بات تم ایسی کہہ رہے ہو جیسا کہ موسیٰ کی قوم یہودیوں نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی ایک ایسا معبود، یعنی بت بنا دیجئے جیسا کہ کافروں کے معبود ہیں تا کہ جس طرح وہ کافر اپنے بتوں کو پوجتے ہیں اسی طرح ہم اپنے اس بت کو پوجا کریں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تنبیہ یہ فرمایا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان لوگوں کے راستے پر چلنا شروع کر دو گے جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترمذی،الفتن، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم(۲۱۸۰)حسن

۱۰۔کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ

مسند احمد میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دو، قریب تھا کہ وہ اس میں غفلت کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں یاد دلایا کہ آپ کو پروردگار عالم کا حکم تھا کہ ان پانچ چیزوں پر خود کاربند ہو کر دوسروں کو بھی حکم دو۔لہٰذا یا تو آپ کہہ دیجئے یا میں پہنچا دوں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ سبقت لے گئے تو کہیں مجھے عذاب نہ دیا جائے یا زمین میں دھنسا نہ دیا جاؤں پس یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی مسجد میں جمع کیا، جب مسجد بھر گئی تو آپ اونچی جگہ پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کر کے کہا اللہ تعالی نے مجھے پانچ باتوں کا حکم کیا ہے کہ خود بھی عمل کریں تم سے بھی ان پر عمل کراؤں۔

۱۔ایک یہ کہ اللہ ایک کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص خاص اپنے مال سے کسی غلام کو خریدے اور غلام کام کاج کرے لیکن جو کچھ حاصل ہوا ہے اسے کسی اور کو دے دے کیا۔تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ ٹھیک اسی طرح تمہارا پیدا کرنے والا، تمہیں روزی دینے والا، تمہارا حقیقی مالک اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہے۔پس تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

۲۔دوسری یہ کہ نماز کو ادا کرو اللہ تعالی کی نگاہ بندے کی طرف ہوتی ہے۔جب تک کہ وہ نماز میں ادھر ادھر منہ پھیرے جب تم نماز میں ہو تو خبردار ادھر ادھر التفات نہ کرنا۔

۳۔تیسرا حکم یہ ہے کہ روزے رکھا کرو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس مشک کی تھیلی بھری ہوئی ہو جس سے اس کے تمام ساتھیوں کے دماغ معطر رہیں۔یاد رکھو روزے دار کے منہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

۴۔ چوتھا حکم یہ ہے کہ صدقہ دیتے رہا کرو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمنوں نے قید کر لیا اور گردن کے ساتھ اس کے ساتھ باندھ دیئے گردن مارنے کے لئے لے جانے لگے تو وہ کہنے لگا کہ تم مجھ سے فدیہ لے اور مجھے چھوڑ دو چنانچہ جو کچھ تھا کم زیادہ دے کر اپنی جان چھڑا لی۔

۵۔ پانچواں اس کا حکم یہ ہے کہ بہ کثرت اس کے نام کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے تیزی کے ساتھ دشمن دوڑتا آتا ہے اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں گھس جاتا ہے اور وہاں امن وامان پالیتا ہے اسی طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت شیطان سے بچا ہوا ہوتا ہے یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب میں بھی تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جن کا حکم جناب باری نے مجھے دیا ہے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑے رہنا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان حاکم وقت کے احکام سننا۔ اور جاننا ہجرت کرنا اور جہاد کرنا جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر نکل جائے گویا وہ اسلام کے پٹے کو اپنے گلے سے اتار پھینکے گا ہاں یہ اور بات ہے کہ رجوع کر لے جو شخص جاہلیت کی پکار پکارے وہ جہنم کا کوڑا کرکٹ ہے لوگوں نے کہا حضور ﷺ اگرچہ وہ روزے دار اور نمازی ہو فرمایا اگرچہ نماز پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔ مسلمانوں کو ان کے ان ناموں کے ساتھ پکارتے رہو جو خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے رکھے ہیں مسلمین مومنین اور عباد اللہ۔

سنن ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل الصلاۃ والصوم والصدقۃ (۲۸۶۳) واحمد (۱۳۰/٤) والحاکم (۱/۱۱۷) وابن حبان (٦۲۳۳) یہ حدیث حسن ہے

۱۱۔ عبداللہ بن جدعان

عبداللہ بن جدعان قبیلہ بنو تیم کا سردار تھا..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ کا چچازاد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھائی تھا..... جوانی میں انتہائی غریب اور بدقماش تھا اس ک جرائم کی وجہ سے لوگ خصوصاً قبیلہ اور گھر والے اس سے نفرت کرنے لگے تو وہ غصہ سے خودکشی کے ارادہ سے مکہ کی گھاٹیوں میں نکلا تو ایک پرانی اور تنگ غار دیکھی تو اس ارادہ سے غار میں گھس گیا تاکہ پرانی غار سے کوئی سانپ یا بچھو ڈسے گا تو میں مرجاؤں گا..... جب وہ غار کے اندر گیا تو سونے کا بنا ہوا مصنوعی سانپ یاقوتی آنکھوں والا دیکھا، اسے پکڑ کر سنبھال لیا، پھر وہ غار میں اور آگے گیا تو دیکھا کہ بنوجرہم قبیلہ کے بادشاہوں کی قبریں ہیں، ان کے سرہانی سونے کا کتبہ لگا ہوا ہے جس پر ان کی تاریخ وفات اور مدت حکومت وغیرہ لکھی ہے اور پاس ہی لعل و جواہر اور سونا چاندی کا ڈھیر تھا (جب بنوجرہم اپنے دشمن کے ہاتھوں مغلوب ہوئے تو مکہ چھوڑتے وقت سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات وغیرہ جمع کر کے اس غار میں بادشاہوں کی قبروں کے پاس رکھ دیے) حسب ضرورت وہاں سے مال اٹھایا غار کے منہ پر نشانی لگا کر قوم کے پاس آیا اور قوم قبیلہ میں اس قدر سخاوت کی کہ ہردلعزیز ہوگیا۔ جب سرمایہ کی کمی محسوس کرتا تو غار سے اور لے آتا۔

اس نے ایک بڑا پیالہ بنوایا جو ہمہ وقت کھانے سے بھرا رہتا جو چاہے کھائے ایک مرتبہ امیہ بن صلت نے شاعرانہ انداز میں کہا کہ ابن جدعان سے بنی دیان بڑے سخی ہیں کیوں کہ یہ گندم اور شہد کھلاتے ہیں تو عبداللہ بن جدعان نے فوراً دو ہزار اونٹ شام میں بھیجے وہ وہاں سے گندم شہد گھی لائے تو عبداللہ بن جدعان ہر رات بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہوکر اعلان کرتا کہ آؤ لوگو میرا لنگر کھاؤ۔

البدایہ والنہایہ (۲/۲۱۷) ذکر اخبار عبداللہ بن جدعان

حدیث: مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((يَا رَسُوْلَ اللهِ اِبْنُ جُدْعَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"ابن جدعان جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ کیا اعمال اسے قیامت کو فائدہ دیں گے"

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْفَعُهُ اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ))

" نہیں کیوں کہ اس نے کبھی نہ کہا کہ اے رب قیامت کو میرے گناہ معاف کر دینا۔"

مسلم، الایمان، باب الدلیل علی ان مات علی الکفر لا ینفعه عمل، (٢١٤)

۱۲۔ اللہ نے ملعون کہا ہے

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں ایسی بات بتائیں جو رسول اللہ ﷺ نے خصوصا آپ کے ساتھ کی ہو تو فرمانے لگے کہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ

"اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے نشانات کو مٹائے"۔

مسلم الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر الله تعالی، نسائی، الضحایا باب من ذبح لغیر الله

۱۳۔ تعویذ وغیرہ لٹکانا بھی شرک ہے

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے بھائی عیسیٰ سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ابو معبد جہنی عبداللہ بن حکیم کے پاس عیادت کے لیے گیا جن کو خسرہ کی بیماری تھی میں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا آپ کوئی تعویذ وغیرہ کیوں نہیں لٹکاتے تو کہنے لگے موت اس سے زیادہ بہتر ہے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ)

''جس نے کوئی چیز (تعویذ) لٹکائی تو وہ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

ترمذی الطب باب کراھیة التعلیق

۱۴۔ وہ ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کر سکتے

حدیث قدسی میں معبودان باطلہ کی بے بسی کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا چاہتا ہے اگر کسی میں واقع یہ قدرت ہے تو وہ ایک ذرہ یا ایک جو ہی پیدا کر کے دکھا دے۔''

صحیح البخاری، اللباس، باب نقص الصور، (۵۹۵۳) وصحیح مسلم (۲۱۱۱)

۱۵۔۔ اس کائنات کا کوئی تو خالق

امام رازی رحمہ اللہ وغیرہ نے اللہ تعالیٰ کے وجود پر:

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو، جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو''

البقرہ (۲۲،۲۱/۲)

اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ اور فی الواقع یہ آیت اللہ تعالیٰ کے وجود پر بہت بڑی دلیل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے زمین اور آسمان کی مختلف شکل وصورت مختلف رنگ مختلف مزاج اور مختلف نفع کی موجودات ان میں سے ہر ایک کا نفع بخش ہونا اور خاص حکمت کا حامل ہونا ان کے خالق کے وجود کا اور اس کی عظیم الشان قدرت، حکمت، زبردست سطوت اور سلطنت کا ثبوت ہے۔

کسی بدوی سے پوچھا گیا کہ اللہ تبارک وتعالی کی موجودگی کی کیا دلیل ہے؟ تو اس نے کہا:

يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْبَعْرَ لَيَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ

وَ اِنَّ اَثَرَ الْاَقْدَامِ لَتَدُلُّ عَلَى الْمَسِيْرِ

فَسَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَاَرْضٌ ذَاتُ فِجَاجٍ

وَبِحَارٌ ذِاتُ اَمْوَاجٍ اَلَا يَدُلُّ ذَالِكَ عَلَى

وَجُوْدِ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ

یعنی مینگنی سے اونٹ معلوم ہو سکے اور پاؤں کے نشان زمین پر دیکھ کر معلوم ہو جائے کہ کوئی آدمی گیا ہے تو کیا یہ برجوں والا آسمان یہ راستوں والی زمین یہ موجیں مارنے والے سمندر اللہ تعالی باریک بین اور باخبر کے وجود پر دلیل نہیں ہو سکتے؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے ہارون رشید نے پوچھا کہ اللہ تعالی کے وجود پر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا زبانوں کا مختلف ہونا، آوازوں کا جداگانہ ہونا، نغموں کا الگ ہونا، ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ چھوڑو میں کسی اور سوچ میں ہوں۔ لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ایک بہت بڑی کشتی جس میں طرح طرح کی تجارتی چیزیں ہیں نہ کوئی اس کا نگہبان ہے نہ چلانے والا ہے باوجود اس کے وہ برابر آ جا رہی ہے اور بڑی بڑی موجوں کو خود بخود چیرتی پھاڑتی گزر جاتی ہے ٹھہرنے کی جگہ پر ٹھہر جاتی ہے چلنے کی جگہ چلتی رہتی ہے نہ اس کا کوئی ملاح ہے نہ منتظم۔ سوال کرنے والے دہریوں نے کہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کس سوچ میں پڑ گئے کوئی عقلمند ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی کشتی اتنے بڑے نظام کے ساتھ تلاطم والے سمندر میں آئے جائے اور کوئی اس کا چلانے والا نہ ہو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا افسوس تمہاری عقلوں پر ایک کشتی تو بغیر چلانے والے کے نہ چل سکے لیکن یہ ساری دنیا آسمان و زمین کی سب چیزیں ٹھیک اپنے کام پر لگی رہیں اور ان کا مالک حاکم خالق کوئی نہ ہو؟ یہ جواب سن کر وہ لوگ ہکا بکا ہو گئے اور حق معلوم کر کے مسلمان ہو گئے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ توت کے پتے ایک ہی ہیں ایک ہی ذائقہ کے ہیں کیڑے اور شہد کی مکھی اور گائیں بکریاں ہرن وغیرہ سب اس کو چباتے کھاتے اور چرتے چگتے ہیں اسی کو کھا کر ریشم کا کیڑا ریشم تیار کرتا ہے مکھی شہد بناتی ہے، ہرن میں مشک پیدا ہوتا ہے اور گائیں بکریاں مینگنیاں دیتی ہیں۔ کیا یہ اس امر کی صاف دلیل نہیں کہ ایک پتے میں یہ مختلف خواص پیدا کرنے والا کوئی ہے؟ اور اسی کو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ مانتے ہیں وہی موجد اور صانع ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی ایک مرتبہ وجود باری تعالیٰ پر دلیل طلب کی گئی تو آپ نے فرمایا۔ سنو یہاں ایک نہایت مضبوط قلعہ ہے جس میں کوئی دروازہ نہیں نہ کوئی راستہ ہے بلکہ سوراخ تک نہیں باہر سے چاندی کی طرح چمک رہا ہے اور اندر سے سونے کی طرح دمک رہا ہے اوپر نیچے دائیں بائیں چاروں طرف سے بالکل بند ہے ہوا تک اس میں نہیں جا سکتی اچانک اس کی ایک دیوار گرتی ہے اور ایک جاندار آنکھوں کانوں والا خوبصورت شکل اور پیاری بولی والا چلتا پھرتا نکل آتا ہے۔ بتاؤ اس بند اور محفوظ مکان میں اسے پیدا کرنے والا کوئی ہے یا نہیں؟ اور وہ ہستی انسانی ہستیوں سے بالاتر اور اس کی قدرت غیر محدود ہے یا نہیں؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ انڈے کو دیکھو چاروں طرف سے بند ہے پھر اس میں پروردگار خالق یکتا جاندار بچہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہی دلیل ہے اللہ کے وجود پر اور اس کی توحید پر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابونواس رحمہ اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا آسمان سے بارش برسنا، اس سے درختوں کا پیدا ہونا اوران ہری ہری شاخوں پر خوش ذائقہ میووں کا لگنا ہی اللہ تعالی کے وجوداوراس کی وحدانیت کی کافی دلیل ہے۔

تفسیر ابن کثیر (۱/۱۱۷.۱۱۸)

۱۶۔قسم صرف اللہ کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِی حِلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ))

''جس شخص نے قسم کھائی اوراپنی قسم میں کہا''لات کی قسم !،عزٰی کی قسم!''توو ہ شخص لا الہ الا اللہ کہےاور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ جوا کھیلتے ہیں (تو وہ بھی لا الہ الا اللہ کہے)۔ ''

بخاری الادب باب من لم یراکفارمن قال متاولا اومتجاهلا ،مسلم الایمان باب من حلف باللات والعزی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مؤمن اور ایمان

۱۔ایمان کیسے کہتے ہیں..؟

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک شخص نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بال سفر کا کوئی اثر یعنی گرد وغبار وغیرہ اس پر نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا بالآخر وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے زانو بزانو ہو کر بیٹھ گیا اپنے دونوں ہاتھوں کو رسول اللہ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیا اور عرض کیا: یا محمد ﷺ اسلام کی کیفت بتایئے۔۔؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَـهَ إِلَّا اللَّـهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلاً))

''اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت (کہ آپ ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں) کا اقرار کرو، نماز پابندی سے ادا کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعتِ زادراہ ہو تو حج بھی کرو۔''

آنے والے نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے، اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ: ایمان کی حالت بتایئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالی کا اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر وشر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔''

آنے والے نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا احسان کی حقیقت بتایئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو (تو کم از کم) اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔''

آنے والے نے عرض کیا کہ قیامت کے بارے میں بتایئے آپ ﷺ نے عرض کیا کہ قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامات بتایئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں ننگے جسم تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتوں پر اترائیں گے۔''

اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ))

''یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔''

صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان (۸) وبخاری (۵۰) وابو داؤد (٤٦٩٥)

۲۔ پس حنظلہ تو منافق ہو گیا

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا اے حنظلہ! تمہارا کیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حال ہے..؟ (وہ ایمان کے متعلق سوال کر رہے تھے) میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا انہوں نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے کہا ہم رسول اللہ کی خدمت میں ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو ہم بیویوں اور اولاد اور زمینوں وغیرہ کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ہم بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ہمارے ساتھ بھی اسی طرح معاملہ پیش آتا ہے میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول حنظلہ تو منافق ہو گیا رسول اللہ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آنکھوں دیکھے ہو جاتے ہیں جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَی مَا تَکُونُونَ عِنْدِی وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلَی فُرُشِکُمْ وَفِی طُرُقِکُمْ وَلَکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو، ذکر میں مشغول ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور راستوں میں بھی لیکن اے حنظلہ (رضی اللہ عنہ) ایک ساعت (یاد کی) ہوتی ہے اور دوسری (غفلت کی) اور آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، التوبة، باب فضل الفکر دوام الذکر و الفکر فه ...(۲۷۵۰)

۳۔اس کے قتل کے بعد ہی میں اتروں گا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دو اشعری آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا میرے بائیں جانب تھا ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عامل (گورنر) کا عہدہ طلب کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے اس سوال کے جواب میں) خاموش تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ یا فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن بن قیس (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا ہے انہوں نے مجھے اپنے دلوں کی بات سے مطلع نہیں کیا اور مجھے یہ احساس بھی نہ ہوا کہ یہ دونوں عامل (گورنری) کا عہدہ طلب کرنا چاہتے ہیں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اور گویا کہ میں آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹ کے نیچے دیکھ رہا ہوں کہ ہونٹ اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہم ہرگز اسے گورنر نہیں بنائیں یا فرمایا کہ ہم اسے گورنر نہیں بنائیں گے اپنے کاموں پر جو اسے چاہے لیکن ابوموسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ تم جاؤ تو انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیج دیا پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (گورنر) بنایا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتریئے اور ان کے لیے تکیہ رکھا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا پڑا ہے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے ..؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا پھر دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ گیا ہے جو برا دین ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق اسے قتل نہ کیا جائے۔ تین مرتبہ یہ فرمایا چنانچہ اس کے قتل کا حکم دیا گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں کے درمیان رات کے قیام کا تذکرہ ہوا تو دونوں میں سے ایک نے غالباً حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہی فرمایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں فرمایا کہ قیام اللیل بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنی نیند کے بارے میں بھی اسی (اجر وثواب کی) امید رکھتا ہوں جس کی اپنے قیامُ اللّیل میں رکھتا ہوں۔

ابو داؤد، الحدود، باب الحکم فیمن ارتد(٤٣٥١)

۴۔مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے..!

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ الْمُؤمِنَ یَدِیْ ذُنُوْبَهُ کَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ أنْ یَقَعَ عَلَیْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَدِیْ ذُنُوْبَهُ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلیٰ أنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰکَذَا،أیْ بِیَدِهِ فَوْقَ أنْفِهِ))

''بیشک مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور ڈرتا ہو کہ اس پر گر نہ جائے اور فاجر اپنے گناہوں کو اسطرح سمجھتا ہے کہ جیسے اس کی ناک پر مکھی بیٹھ گئی ہو پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس نے اس طرح کر کے اس مکھی کو اپنے ناک سے اڑا دیا''

صحیح بخاری، الدعوات(٦٣٠٨)

آپ جب امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح میں مذکورہ مندرجہ بالا دو آثار سامنے رکھ کر اس بات کا جائزہ لیں گے تو آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسکی وضاحت کچھ اسطرح ہے:

''تم لوگ کچھ ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم موبقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شمار کرتے تھے (موبقات کے معنی ہے ہلاک کرنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

والے کام)‘‘

صحیح بخاری، الرقاق (٦٤٩٢)

کیا وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو پڑھ لینے کے بعد بھی اس معاملے کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِیَّاکُمْ وَمُحْقَرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهُنَّ یَجْتَمِعْنَ عَلَی الرَّجُلِ حَتّٰی یُهْلِکْنَهُ))

’’گناہوں کو حقیر سمجھنے والی باتوں سے بچو کیونکہ یہ باتیں کبھی آدمی پر اکٹھی ہوتی ہیں اور اس آدمی کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔‘‘ الروض النضیر (٣٥١)

۵۔ میں اس لیے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا

سیدنا شداد بن الہاد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کائنات ﷺ کے پاس آیا، آپ پر ایمان لایا اور آپ کے تابع ہو گیا، پھر کہنے لگا: میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق اپنے صحابہ کو تاکید فرمائی، جب ایک جنگ ہوئی تو نبی کریم ﷺ کو کچھ مال غنیمت حاصل ہوا، آپ ﷺ نے اسے تقسیم کیا اور اس کا حصہ بھی نکالا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی سواریاں چرایا کرتا تھا۔ جب آیا تو انہوں نے اس کا حصہ اسے دیا تو وہ پوچھنے لگا: یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھیوں نے کہا: تمہارا حصہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے تمہارے لیے نکالا ہے۔

اس اعرابی نے اپنا حصہ لیا اور نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے مال غنیمت سے تمہارا حصہ نکالا ہے۔ کہنے لگا: میں اس کے لیے (آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا) یا آپ کے پیچھے نہیں چلا بلکہ میں تو اس مقصد کے لیے آپ ﷺ کے پیچھے لگا ہوں کہ مجھے (پھر اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہاں تیر لگے اور میں فوت ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچ کہو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے سچ کا سلوک کرے گا''

اس کے بعد تھوڑی دیر گزری، پھر وہ دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ (شہادت کے بعد) اس کو اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو اس کو وہیں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔

آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ صحابہ نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے سچ کا سلوک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے خود اپنے پاس سے کفن دیا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر جنازہ پڑھایا۔ آپ ﷺ کی دعا سے جو الفاظ ظاہر ہوئے ان میں سے چند الفاظ یہ تھے۔

((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ))

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا، پس شہید ہو گیا، میں اس بات پر گواہ ہوں۔''

سنن النسائی، الجنائز، باب الصلاة علی الشهدا، (۱۹۵۳) صحیح

۶۔ ایمان تو ادھر ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حرملہ نامی ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آ کر کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! زبان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا، ایمان تو ادھر ہے، پھر دِل کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا نفاق تو ادھر ہے اور میں اللہ کا ذکر تھوڑا سا کرتا ہوں''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّهٗ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ قَلْبًا شَاكِرًا وَارْزُقْهُ حُبِّيْ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّنِيْ وَ مَسَيَّرَ أَمْرَهٗ إِلٰى خَيْرٍ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! اسے ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دِل عطا فرما، اور اسے توفیق دے کہ یہ اس سے محبت رکھے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور اسکے ہر کام میں خیر کو بھر دے''۔

مجمع الزوائد (۴۹۶/۹) المناقب، باب ما جاء فی حرملة ﷺ (۱۶۱۰۸).

۷۔ کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((بَاتَ سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللهُ عِنْدِیْ فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهِ الْاَمْرُ جَعَلَ يَبْكِیْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَرَاكَ كَثِيْرَ الذُّنُوْبِ فَرَفَعَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ وَاللهِ لَذُنُوْبِیْ اَهْوَنُ عِنْدِیْ مِنْ ذَا اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُسْلَبَ الْاِيْمَانُ قَبْلَ اَنْ اَمُوْتَ))

''حضرت سفیان رحمہ اللہ نے رات میرے پاس گزاری، جب زیادہ پریشان ہوئے تو رونے لگے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ''اے ابوعبداللہ! کیا کثرت گناہوں کی وجہ سے رو رہے ہو؟'' حضرت سفیان رحمہ اللہ نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمانے لگے ''واللہ! گناہوں کا معاملہ میرے نزدیک اس تنکے سے بھی زیادہ ہلکا ہے، مجھے تو ڈر یہ ہے کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے۔'' صفة الصفوة (۱۵۰/۳)

۸۔ اب تمہارا ایمان مکمل ہوگیا

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں جا رہے تھے:

((وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ))

''اور آپ ﷺ نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت، پیار، اور الفت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

((لَانْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا نَفْسِیْ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں، جناب عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ سن کر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَایُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ))

'تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز نہ رکھے''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور فضیلت کو سننے کے بعد فرمایا:

((فَاَنْتَ الْآنَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِہٖ))

''اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے اور عزیز ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہ اعلان محبت کے بعد فرمایا:

((اَلْآنَ یَاعُمَرُ))

''اے عمر رضی اللہ عنہ اب تمہارا ایمان مکمل ہوگیا ہے۔''

صحیح بخاری ، الایمان و النزور ،بابکیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم (٦٦٣٢)

۹۔شرابی اور چور کا ایمان اٹھ جاتا ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شراب سے پرہیز کرو وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔سنو اگلے لوگوں میں ایک ولی اللہ تھا جو بڑا عبادت گزر تھا اور تارک دنیا تھا۔بستی سے الگ تھلگ ایک عبادت خانے میں شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتا تھا، ایک بدکار عورت اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے لگ گئی، اس نے اپنی لونڈی کو بھیج کر اسے اپنے ہاں ایک شہادت کے بہانے بلوایا، یہ چلے گئے لونڈی اپنے گھر میں انہیں لے گئی جس دروازے کے اندر یہ پہنچ جاتے پیچھے سے لونڈی اسے بند کرتی جاتی۔ آخری کمرے میں جب گئے تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت بیٹھی ہے، اس کے پاس ایک بچہ ہے اور ایک جام شراب لبالب بھرا رکھا ہے۔ اس عورت نے اس سے کہا سنئے جناب میں نے آپ کو درحقیقت کسی گواہی کیلئے نہیں بلوایا فی الواقع اس لئے بلوایا ہے کہ یا تو آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یا اس بچے کو قتل کر دیں یا شراب کو پی لیں درویش نے سوچ کر تینوں کاموں میں ہلکا کام شراب کا پینا جان کر جام کو منہ سے لگا لیا، سارا پی گیا۔ کہنے لگا اور لاؤ اور لاؤ، خوب پیا، جب نشے میں مدہوش ہو گیا تو اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ پس اے لوگو! تم شراب سے بچو سمجھ لو کہ شراب اور ایمان جمع نہیں ہوتے ایک کا آنا دوسرے کا جانا ہے۔ تفسیر ابن کثیر (۲/ ۳۰)

امام ابوبکر بن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «ذم المسکر» میں بھی اسے وارد کیا ہے اور اس میں مرفوع ہے لیکن زیادہ صحیح اس کا موقوف ہونا ہے واللہ اعلم، اس کی شاہد بخاری و مسلم کی مرفوع حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ:

''زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، شرابی شراب خوری کے وقت مومن نہیں رہتا''

صحیح بخاری، الاشربة، باب قول الله تعالیٰ انما الخمر..(۵۵۷۸) ومسلم(۵۷)

۱۰۔ مومن کو منافق نہ کہو

سیدنا محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہیں جو بدر کی جنگ میں شریک تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہو گئی اور میں اپنی قوم کا امام ہوں۔ جس وقت

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بارش ہوتی ہے تو وادی جو میرے اور ان کے درمیان میں ہے بہنے لگتی ہے تو میں ان کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لیے نہیں جا سکتا۔ تو یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں تا کہ میں اسی مقام کر جائے نماز بنالوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان شاء اللہ (ایسا ہی) کروں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ (دوسرے دن) سورج چڑھے تشریف لائے۔ اور (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور (ابھی) بیٹھے بھی نہیں تھے کہ فرمایا: تم اپنے گھر میں کس مقام پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ (وہاں نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہا۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ آپ ﷺ جانے لگے لیکن ہم نے آپ ﷺ کو خزیرہ (گوشت اور آٹا ملا کر بنایا ہوا کھانا) کھانے کے لیے روک لیا جو آپ ﷺ کے لیے ہم نے تیار کیا تھا۔ پھر محلے والوں میں سے کئی لوگ گھر میں جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخیشن یا یہ کہا کہ ابن دخشن کہاں ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ))

''ایسا نہ کہو کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کی محبت و رضاء حاصل کرنے کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے؟''

اس شخص نے عرض کیا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ))

''بہتر تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔''

بظاہر تو ہم نے اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))

''اللہ بزرگ و برتر نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جو لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طالب ہے۔''

بخاری، الصلاة، باب المساجد فی البیوت (٤٢٥)

١١۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ گو کو قتل کر ڈالا نبی ﷺ بہت ناراض ہوئے

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا، صبح کے وقت ہم نے اس قوم پر حملہ کیا اور ان کو شکست فاش دی۔ میں اور ایک انصاری کفار کے ایک شخص سے پنجہ آزما تھے جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ انصاری رک گیا لیکن میں نے اسے نیزے کا وار کر کے مار ڈالا۔ جب ہم مدینہ آئے اور نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ))

اے اسامہ! کیا تو نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے کے بعد مار ڈالا؟

میں نے عرض کی کہ وہ تو اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھ رہا تھا۔ (سچے دل سے نہیں پڑھ رہا تھا) تو آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے (کہ تو نے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی اسے مار ڈالا؟) حتی کہ میں نے یہ خواہش کی:

((أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''کاش! میں اس دن سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا (بلکہ اس کے بعد لاتا تاکہ میرا یہ گناہ معاف ہو جاتا۔)

بخاری، الدیات، باب ومن احیاھا.....(٦٨٧٢)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

توکل

۱۔ تجھے مجھ سے کون بچائے گا....؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جہاد میں شریک تھے جو نجد کی اطراف میں ہوا تھا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور واپس ہوئے تو جابر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی واپس ہوئے۔ اسی سفر کے دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم دوپہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جس میں کیکر کے درخت زیادہ تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ وہیں اتر پڑے اور تمام لوگ درختوں کے سایہ کی تلاش میں ادھر ادھر پھیل گئے، یعنی ہر شخص ایک درخت کے نیچے چلا گیا اور اسکے سایہ میں کچھ دیر استراحت کی خاطر لیٹ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیکر کے ایک بڑے درخت کے نیچے فروکش ہو گئے اور اپنی تلوار کو اس درخت کی ٹہنی میں لٹکا دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ تھوڑی سی نیند لینے کی خاطر سو چکے تھے کہ اچانک ہم نے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آواز دے رہے ہیں، چنانچہ ہم لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی کافر موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے جمع ہونے پر فرمایا کہ یہ دیہاتی اس وقت جب کہ میں سو رہا تھا مجھ پر میری تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا، اور جب میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے، اس نے مجھ سے کہا کہ:

((مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي))

''اب تمہیں کون مجھ سے بچائے گا...؟''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((فَقُلْتُ اللّٰهُ، اللّٰهُ، اللّٰهُ))

میں نے فوراً جواب دیا کہ میرا اللہ مجھے بچائے گا۔

حضور ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ کہی اور اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی، پھر آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے۔①

ایک دوسری روایت میں جس کو ابوبکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے یہ الفاظ ہیں کہ اس دیہاتی نے آنحضرت ﷺ پر تلوار سونت کر کہا:

((مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي))

کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا....؟

تو حضور ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰهُ.....))

''اللہ....بچائے گا''

یہ سنتے ہی دیہاتی کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور حضور ﷺ نے تلوار کو اٹھا لیا اور فرمایا:

''کہ اگر میں تمہیں قتل کرنا چاہوں تو بتاؤ کہ اب تمہیں کون مجھ سے بچائے گا....؟''

دیہاتی نے جواب دیا: آپ ﷺ تو بھلائی کے ساتھ گرفت کرنے والے ہیں، یعنی آپ ﷺ کی شان سے تو مجھے یہ امید ہے کہ میرے لئے انتقامی کاروائی نہیں کی جائے گی اور آپ ازراہ لطف وکرم مجھے معاف کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اچھا اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ گویا آپ ﷺ نے اس سے یہ فرمایا کہ اگر تمہیں میرے اوپر اتنا زیادہ اعتماد ہے تو پھر یقیناً یہ بات بھی اچھی طرح سمجھتے ہو گے کہ میری دعوت اسلام بالکل برحق اور مبنی برصداقت ہے، اس صورت میں تو تمہیں چاہئے کہ کلمہ پڑھ لو اور مسلمان ہو جاؤ (دیہاتی نے کہا کہ مسلمان تو نہیں ہو سکتا البتہ آپ ﷺ سے یہ عہد ضرور کرتا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گے۔ بہرحال آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو چھوڑ دیا اور جب وہ دیہاتی اپنی قوم میں آیا تو کہنے لگا کہ میں تمہارے درمیان ایک ایسے شخص کے پاس سے آ رہا ہوں جو سب سے بہتر انسان ہے۔

مسند أحمد(۳/ ۳۹۰)(۱۵۲۵۸)صحیح

۲۔تم کس چیز میں بحث کر رہے تھے..؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں یعنی دکھلائی گئیں تو میں نے دیکھا کہ ایک نبی ہے، اس کے ساتھ چند آدمی ہیں۔ ایک اور نبی ہے اس کے ساتھ صرف ایک دو آدمی ہی ہیں۔ ایک اور نبی ہے اور اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ اتنے میں اچانک ایک بڑا گروہ میرے سامنے ظاہر ہو گیا میں نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے۔ لیکن مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم (بنی اسرائیل) ہے لیکن تو دوسرے کنارے کی طرف دیکھ (میں نے اس کنارے کی طرف دیکھا) تو ایک بڑا گروہ تھا، مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے آدمی ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (یہ بیان کرنے کے بعد اپنی مجلس سے) اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پس لوگوں نے ان لوگوں کے بارے میں بحث کرنی شروع کر دی جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے (کہ یہ کون ہوں گے؟) بعض نے کہا شائد یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہوگا۔ بعض نے کہا شائد یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ انہوں نے کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ اس طرح انہوں نے (اپنے اپنے گمان کے مطابق) کئی چیزوں کا ذکر کیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے پوچھا:

((مَا الَّذِیْ تُخْرِصُوْنَ فِیْهِ.؟))

''تم کس چیز میں بحث کر رہے تھے؟''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے آپ کو ساری بات بتلائی (جو آپ کی غیر موجودگی میں ہوئی تھی) آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ خود جھاڑ پھونک کرتے ہیں نہ کسی اور سے کرواتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں (یہ سن کر)

((فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

''عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا، اللہ کے رسول ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تو ان میں سے ہے۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے بھی کہا، میرے لیے بھی فرمائیں، اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا ''عکاشہ اس بارے میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

صحیح البخاری، الطب باب من اکتوٰی اوکوی غیرہ (۵۷۰۵) و صحیح مسلم، الایمان باب الدلیل دخول طوائف من المسلمین لجنة بغیر حساب (۲۲۰) و مسند احمد (۴۵۴/۱) و ابویعلی (۵۳۱۹) والحاکم (۲۲۸/۳) (۵۷۷/۴)

۳۔ ہم تو اللہ پر توکل کرتے ہیں

ابن عبدالحکیم بیان کرتے ہیں کہ

''سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ مدینہ منورہ سے سفر کے لیے نکلنے لگے، جبکہ چاند ان دنوں ''برج عقرب'' میں تھا۔ میں نے اس سے بدشگونی لیتے ہوئے ان کی اس وقت روانگی کو ناگوار سمجھا اور ان سے کہا کہ آج رات چاند کیسی خوبصورتی سے چمک رہا ہے۔ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے چاند کی طرف دیکھا تو (میرا مقصد بھانپ گئے) فرمایا: ''اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ چاند ''عقرب'' میں ہے اور مجھے اس وقت سفر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے لیے نہیں نکلنا چاہیے؟ تو سنو!.....ہم نا تو سورج کے بھروسے پر نکلتے ہیں اور نا ہی چاند کے بھروسے پر، بلکہ ہم تو اللہ وحدہٗ لاشریک جو قادر مطلق ہے پر بھروسا کر کے سفر کرتے ہیں۔''

مجموع الفتاوى لابن تيمية (١٠٩/١٨).

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

استقامت فی الدین

۱۔آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے..؟

حضرت ابوعبداللہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، جب کہ آپ خانہ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کا تکیہ بنائے استراحت فرما تھے۔ہم نے کہا:

((أَلَا تَسْتَنْصِرُ أَلَا تَدْعُو لَنَا.؟))

''آپ ہمارے لئے اللہ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے، ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے؟''

آپ نے فرمایا(تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ تم سے پہلے لوگوں کا (یہ حال ہوتا تھا کہ) آدمی پکڑ کر لایا جاتا، اس کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس کو اس میں کھڑا کر دیا جاتا، پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگھیاں اس کے جسم پر پھیری جاتیں، جس سے اس کا گوشت اور ہڈیاں تک متاثر ہوتیں لیکن یہ (آزمائشیں) اسے اس کے دین سے نہ پھیرتیں۔(اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل فرمائے گا (دین اسلام کو غالب کرے گا) یہاں تک کہ ایک سوار (مسافر) صنعاء سے حضرموت تک (اکیلا) سفر کرے گا لیکن اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر اور اسی طرح اسے اپنی بکریوں پر، بھیڑیے کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ صحیح بخاری، علامات النبوۃ، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، (۳۶۱۲)

۲۔ماں میں محمد کا دین نہیں چھوڑ سکتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور فاقے کرنے لگی اور سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کا امتحان لینے لگی اور کہا جب تک تو اپنا دین نہیں چھوڑتا میں اسی حالت میں رہوں گی۔ لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا:

((يَا أُمَّاه لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَاتَرَكْتُ دِيْنِيْ هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَاتَأْكُلِيْ))

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں اور وہ (سب بھی میرے سامنے) ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین نہ چھوڑتا۔ اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ''۔

چنانچہ اس نے استقامتِ سعد رضی اللہ عنہ دیکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

تفسیر قرطبی (۲۹۱/۱۳).

۳۔ کاش! یہ میت میری ہوتی

مکہ کے ایک بے سہارہ، بے کس اور غریب شخص عبدالعزّٰی کی داستانِ حیات حقیقت کی اتنی روشن تفسیر ہے کہ فطرت اگر صالحہ ہو تو عنایت ربانی پہلوئے دل کی امین بن کے ہی رہے اور آدمی علو مرتبت کے اعتبار سے اس مقام رفیع پر قابض ہو جائے جسے قرآن کریم نے ((و نرفع درجات من نشاء)) کے لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

عبدالعزی کے باپ نے انتقال کیا تو اس کی تربیت اس کے چچا کے سپرد ہوئی، آفتاب ہدایت طلوع ہو چکا تھا اور اس کی نورانیت سے مکہ کی وادی اب چمکنے لگی تھی اتفاق سے نورِ اسلام کی چند شعاعیں عبدالعزی کی طرف لپکیں اور اس کی دنیائے دل کو معمور کر گئیں۔

اب اگرچہ اس کا سینہ تو نور اسلام سے روشن اور دل گرویدہِ رسول تھا مگر ابھی چچا کے تیور بدلے نہ تھے عبدالعزی منتظر تھا کہ خود چچا کا دل بھی دولت ایمان سے مالا مال ہو جائے تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اظہار ایمان کروں مگر بدنصیب چچا اس دولت کو نہ پا سکا اور وہ پتھر کی تصویر ہی بنا رہا۔

آفتاب نور اب مکہ کی بجائے مدینے کی گھاٹیوں سے طلوع ہونے لگا تھا اور عبدالعزی کی روح اس سیلابِ نور میں جذب ہو کر رہنے کے لیے بے تاب تھی اب ایک طرف ایمان کا بحر مواج جو پہلوئے دل کی دیواروں کو توڑ کو نکل جانا چاہتا تھا دوسری طرف چچا کے خوف کی دیوارِ مزاحمت تھی جو اس کی راہ میں حائل تھی مگر عشقِ بے تاب کا انگارہ مصلحت کے پلّو میں کب تک بندھا رہتا.....

ایک دن آتش ایمان کچھ ایسی بڑی کہ مصلحتوں کا سہارہ تانا بانا جل بھن کر رہ گیا جوش ایمان سے خوف کی دیوار دھڑم سے گر گئی اور عبدالعزّٰی اونچے اونچے پکارنے لگا.... میں مسلمان ہوں ....میں مسلمان ہوں...

دورِ ابتلائے عبدالعزّٰی کے اظہار سے اسلام کی خبر چچا نے سنی تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گی گرجتا اور برستا ہوا آیا اور آتے ہی عبدالعزّٰی کے گلے سے پکڑ کر جھنجوڑنے لگا اور منہ سے آگ برسانے لگا اب معاملہ ادھر بھی مصلحت کی حدود سے آگے نکل چکا تھا مرد مومن کی قوت ایمانی جوش کھا کر ابھری اور وہ چچا کو کھری کھری سنانے لگا عبدالعزّٰی نے کہا چچا ''میں نے اسلام کو آج قبول نہیں کیا آج تو صرف میں نے اس کا اظہار کیا ہے ورنہ مسلمان تو میں کتنے ہی عرصہ سے ہو چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ شاید تم بھی اس چشمہ رحمت سے فیض یاب ہو سکو گے مگر تمہاری بدقسمتی تمہارے دامن گیر رہی اور تم یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔ چچا میرا ضبط اب جواب دے گیا ہے آتشِ ایمان اب بھڑک اٹھی ہے اب دل بے قابو ہے اس لیے اب میں تمہارے سامنے بھی اپنے اسلام کا اظہار کر کے اپنے ایمان پر تمہاری گواہی بھی لینا چاہتا ہوں۔

چچا کی آتش غضب بھی اتنے میں جوان ہو چکی تھی وہ دانت پیستا عبدالعزّٰی پر پل پڑا اور اسے اٹھا کر زمیں پر گرایا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چچا کی آتش غضب اس پر بھی سرد نہ ہوئی بلکہ اس نے عبدالعزٰی کو دھڑا دھڑ پیٹنا شروع کر دیا وہ ضرب پر ضرب لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا تمہیں ایمان کا مزہ چکھاؤں؟ عبدالعزٰی کا ایمان اب بے دردی کی بھٹی میں آزمایا جانے لگا۔

اپنی تمام تر بے دردیوں، بے رحمیوں اور سفاکیوں کے ساتھ جلوہ گر چچا کے ہاتھ پر جو پڑتا وہ دے مارتا دھول دھپا، اینٹ پتھر، ڈنڈا مکا سارے مرحلے ایک ایک کر کے گزر گئے مارتے مارتے چچا تھک گیا اسکی ہمت جواب دے گئی، سانس پھول گئی، بازو شل ہو گئے مگر عبدالعزٰی کی زبان پر محمد ﷺ کا ورد جاری رہا۔

تپتی ہوئی زمین پر بے ہوش پڑا تھا جسم ساکت تھا اعضاء بے حرکت تھے مگر زبان ابھی تک بدستور ''لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ'' کا وظیفہ ہی پکار رہی تھی' چچا تھک ہار کر چلا گیا۔ عبدالعزٰی کو ہوش آیا تو چچا پھر سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا ایمان کا مزا چکھ لیا... یا اور چکھاؤں...؟ پھر وہی مطالبہ وہ جواب پھر کفر کا تشدد اور ایمان کا استحکام، بات پھر بڑھ گی تشدد کا دور پھر چلنے لگا پھر وہی اینٹ پتھر تھے اور ادھر بھی وہی ''لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ'' عبدالعزٰی کے چچا نے جب یہ دیکھا کہ ایمان کے اس پہاڑ پر تشدد کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو اس نے دوسرا حربہ استعمال کیا اس نے عبد العزٰی کی پوری املاک پر قبضہ کر لیا اس کی جیب سے ایک ایک پائی نکلوائی گھر بار، مال ومتاع، بھیڑ بکری، اونٹ کھجور ہر شے سے اسے محروم کر دیا اس نے اس کی زندگی کی شاہراہ پر پہرے بیٹھا دیئے اور اسے حیات کی ساری آسائشوں سے محروم کر دیا اسے گمان تھا کہ عبد العزٰی اس کرب ناک صورت حال کو برداشت نہ کر سکے گا۔ واپس پلٹ آئے گا'

عبدالعزٰی نے چچا کے اس گمان کو غلط ثابت کر دیا۔

چچا کی ضدی طبیعت سٹپٹا اٹھی وہ غصہ کھا کر اٹھا اور سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا آگے بڑھا بھتیجے کو ایک بار پھر جی بھر کر پیٹا اور بالآخر تن کے سارے کپڑے اتروا لیے اور اسے دھکے مار کر ننگ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دھڑنگ گھر سے یوں نکال دیا کہ ستر پوشی کے لیے ایک تار بھی جسم پر نہ چھوڑا،تم خوش،تمہارا رب خوش اور تمہارا رسول خوش۔

عبدالعزّٰی جو کہ حیا و اتقا کا مجسمہ تھا رات کے اندھیرے میں ماں کے دروازے پر آ کر فریاد کی کہ صرف ستر پوشی کے لیے کوئی کپڑا پھینک دیا جائے بیٹے کی حالت پر ماں کا دل کچھ نرم ہوا اس نے ایک پھٹا پرانا کمبل دور کھڑے اس کی طرف پھینک دیا جسے اس ستم رسیدہ راہ حق نے ہزار جذبہ تشکر قبول کیا پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے بنائے ایک ٹکڑا ٹانگوں کو لپیٹ لیا اور دوسرے سے باقی جسم ڈھانپ لیا۔ یہ مسافر دو ٹاٹوں میں لپٹا ہوا دن رات سفر کرتا رہا مکہ سے مدینہ تین سو میل (۴۸۱ کلومیٹر) کا سفر دن کے وقت آفتاب کا آگ برسانا جس سے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے ،رات کو نوکیلے پتھروں پر چلنے سے زخم بن جاتے درختوں کے پتوں سے بھوک مٹاتے ہوئے کئی دن رات کے بعد بالآخر یہ مسافر اپنی منزل پر پہنچ ہی گیا۔طلوع فجر کا وقت مسجد نبوی راہ میں جدھر سے

آفتاب نور کو طلوع ہونا تھا سراپا انتظار بیٹھ گیا تا کہ چند لمحوں تک کف پائے محبوب سے اڑنے والی دھول کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا سکے۔

عبدالعزّٰی نہیں عبداللہ ذوالبجادین

رسول اللہ ﷺ کو اس کا حال معلوم ہو چکا تھا آج شب حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے اندھیرے میں کوئی شخص محسوس ہوا تو پوچھا تم کون ہو..؟ عرض کیا عبد العزّٰی' پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبدالعزّٰی نہیں بلکہ عبداللہ ذوالبجادین (دو ٹاٹوں والا) عبداللہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہو گے حضور ﷺ نے بڑ کر اسے گلے لگا لیا عبداللہ کی ساری تکلیفیں اور تھکاوٹیں دور ہو گئیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ کو عبداللہ بہت ہی محبوب تھے ایک دن عبداللہ اپنی عادت کے مطابق

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلند آواز سے تلاوت قرآن میں مصروف تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ٹوکا اور کہا آہستہ پڑھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہی تشریف فرما تھے فوراً ارشاد فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! اسے کچھ نہ کہو اس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے باری قیمت ادا کی ہے۔

غزوہ تبوک کے لیے تیاری جاری تھی کہ عبداللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے اس جنگ میں شہادت کی دعا فرمایئے اب جنگ وہاں مقدور نہیں تھی اور عبداللہ کی درخواست کو رد کرنا خدا کو پسند نہیں تھا چنانچہ عرش والے نے فرش پر اپنے خلیفہ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی چھال منگوا کر اس پر لکھوایا کہ الٰہی..! کافر کی تلوار پہ عبداللہ کا خون حرام کر دے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو بہت پریشان ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو شہادت کی دعا چاہی تھی فرمایا: ''عبداللہ اللہ کی راہ میں نکل کر اگر تم بخار سے بھی فوت ہو گے تب بھی شہید ہی قرار دیئے جاؤ گے۔ اللہ کے رسول کا یہ لکھا پورا ہوا، تبوک میں صرف ایک روز بخار آیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عبد نھم ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کو وہاں ہی تبوک میں رات کو دفن کر دیا گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ چراغ بکف کھڑے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبر کھود رہے تھے قبر تیار ہو چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قبر میں اترے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نعش کو سہارا دیتے ہوئے آگے کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے نعش کو تھام لیا کہ اپنے بھائی کی نعش کو میرے حوالے کر دو دفن کر چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ میں اس شخص پر خوش ہوں تو بھی اس پر خوش ہو جا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو اس واقعہ کے راوی ہیں کہ تدفین کا یہ باوقار منظر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محبت میں ڈوبی ہوئی یہ دعا سن کر میں تڑپ گیا اور بے اختیار میرے منہ سے نکلا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ صَاحِبُ اللَّحْدِ))

''اے کاش! یہ میت میری ہوتی''

الاصابہ (۲/۱۰۸۵)واسد الغابہ(۳/۲۲۸)والاستعیاب(۳/۱۲۵)(بشکریہ المکرم)

۴۔حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ایمان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومیوں کے ساتھ لڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا ان پر حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کمانڈ بنا کر بھیجا، حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کچھ ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیے گئے ،قیصر روم کے پاس ان کو پیش کیا گیا جب انہیں پیش کیا گیا اللہ والوں کی شان دیکھئے یہ کس قدر اپنے ایمان پر پختہ ،دین پر استقامت کا مظاہرہ کرنے والے، اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔

قیصر روم نے کہا: عیسائیت قبول کر لو، یہ اللہ کے ولی تھے انہوں نے کہا کہ میں جس دین پر ہوں اس کو چھوڑنے سے بہتر ہے کہ مر جاؤں، یہ میری خواہش ہے کہ میں اس دین پر قربان ہو جاؤں۔ پھر قیصر روم نے کہا جس طرح تم زندگی بسر کر رہے ہو تمہیں معلوم ہے تمہارے سامنے ہے کیسی تمہاری زندگی ہے ...؟ آؤ اس سلطنت میں، اس بادشاہت میں تمہیں شریک کر لیتا ہوں لیکن ایک بات ہے کہ اس کے ساتھ میرے دین میں بھی شامل ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا ہم نے جس اسلام کو قبول کیا ہے، جس رحمٰن کے دین کو قبول کیا ہے وہ دنیا کے سارے دینوں سے بہتر ہے۔ اس نے کہا اگر باز نہیں آتے ہو تو قتل کر دوں گا۔ جابر اور ظالم حکمرانوں کے لیے یہ ہی آخری حربہ ہوتا ہے کہ قتل کر دیں گے۔ اس اللہ کے ولی نے کیا کہا...؟ تم جو چاہتے ہو کر لو میں رب کے دین کو ترک نہیں کر سکتا ہوں۔

اس نے ڈرانے کے لیے آگ جلائی ایک دیگ میں تیل ڈال کر گرم کروایا پھر اپنے آدمیوں کو حکم دیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دو ساتھیوں کو دیگ میں ڈال دیا وہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیچارے اسی وقت جل کر کوئلہ بن گئے اس نے کہا دیکھو تیری آنکھوں کے سامنے جو حشر ہوا ہے وہ تیرا بھی ہونے والا ہے اس اللہ کے ولی نے کیا جواب دیا۔۔؟ میری آرزو اور تمنا ہے جتنی جلد یہو سکے میں اپنے رب کے پاس چلا جاؤں، اس نے حکم دیا، اس کو پکڑو اور دیگ کے اندر ڈال دو، دیگ میں پھینکنے لگے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اس نے حکم دیا کہ ٹھہر جاؤ شاید یہ ڈر گیا ہے..لرز گیا ہے، قریب بلاتا ہے کہتا ہے عبداللہ! ابھی تجھے عیسائیت قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں عیسائیت قبول کرلو!

اللہ کے ولیوں کے ایمان کو دیکھو، اللہ کے ولیوں کی اللہ کے ساتھ محبت دیکھو، اللہ کے ولیوں کے اندر بہادری اور شجاعت دیکھو، ان کے اندر اللہ کی راہ میں قربان ہونے کا جذبہ دیکھو، حضرت عبداللہ کیا فرماتے ہیں۔۔؟ تو غلط سمجھا ہے تو نے یہ سمجھا ہے کہ میں موت کو دیکھ کر ڈر گیا ہوں۔۔! میری آنکھوں میں آنسو تو اس وجہ سے آئے کہ عبداللہ کی ایک جان ہے جو اس رب کے راستے میں قربان کر رہا ہے۔کاش! میری ہزار جانیں ہوتیں، تو میں ایک ایک کر کے اس رب کے راستے میں قربان کر دیتا۔ یہ اللہ کے ولیوں کی شان ہے انہی کے لیے تو اللہ فرما رہے ہیں:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴾

زفصلت:(۳۰)

اسدالغابة (۱/۵۹۷)،الاصابة(٤/٥٨)،تهذيب الكمال (١٤/٤١٢)

۵۔اک مومن کا ایمان

تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مومن کامل کو کفار نے بری طرح مارا پیٹا۔اس کو گرا کر اس کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھے اور پیروں سے روندنے لگے یہاں تک

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی آنتیں اس کے پیچھے کے راستے سے باہر نکل آئیں اسی وقت خدا کی طرف سے اس کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے رنج وغم سے آزاد کر دیا اور امن وچین سے جنت میں پہنچا دیا۔ ان کی شہادت سے خدا خوش ہوا۔ جنت ان کے لیے کھول دی گئی اور داخلہ کی اجازت مل گئی اپنے ثواب واجر اور عزت واکرام کو دیکھ کر پھر اس کی زبان سے نکل گیا۔ کاش کہ میری قوم جان لیتی کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور میری بہت ہی عزت کی۔ فی الواقع مومن سب کے خیر خواہ ہوتے ہیں وہ دھوکے باز اور بدخواہ نہیں ہوتے۔ اس باخدا شخص نے زندگی میں بھی قوم کی خیر وعافیت چاہی اور مرنے کے بعد بھی ان کا خیر خواہ بنا رہا۔ سورہ سورہ یٰسین

۶۔ کاش میری قوم میری مغفرت کو جان لیتی

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں تبلیغ دین کے لیے جاؤں اور انہیں دعوت اسلام دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قتل کریں۔ جواب دیا کہ حضور اس بات کا تو احتمال ہی نہیں کیوں کہ انہیں مجھ سے اس قدر الفت وعقیدت ہے کہ اگر میں سویا ہوا ہوں تو مجھے جگائیں بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا پھر جاؤ، یہ چلے اور جب لات وعزیٰ بتوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا تو کہنے لگے اب تمہاری شامت آ گئی اس بات پر پورا قبیلہ ثقیف بگڑا تھا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم ان بتوں کو ترک کر دو یہ لات وعزیٰ دراصل کوئی چیز نہیں۔ اسلام قبول کر لو تو سلامتی حاصل ہوگی، اے میرے بھائی بندو! یقین مانو کہ یہ بت کچھ حقیقت نہیں رکھتے ساری بھلائی اسلام میں ہے وغیرہ۔

ابھی تین ہی مرتبہ اس کلمہ کو دہرایا تھا کہ ایک بدنصیب جلے تن نے دور سے ہی ایک تیر چلایا جو رگ اکحل پر لگا اور آپ اسی وقت شہید ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورہ یٰسین والا۔ جس نے کہا تھا کاش میری قوم میری مغفرت اور عزت کو جان لیتی۔

تفسیر ابن کثیر (۵۶۹/۳) و مستدرک حاکم (۶۱۵/۳)

۷۔ استقامت کے پہاڑ

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کے پاس جب حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا جو قبیلہ ہوازن بن نجار سے تھے جن کو جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ملعون نے شہید کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ حبیب بھی اسی حبیب کی طرح تھے جن کا ذکر سورہ یٰسین میں ہے۔ ان سے اس کذاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس نے کہا: میری نسبت بھی تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں؟

تو حبیب نے فرمایا: میں نہیں سنتا۔

اس نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کی سچی رسالت کو مانتا ہوں۔

اس ملعون نے کہا ان کی نسبت تو سن لیتا ہے اور میری نسبت تو بہرا بن جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ پوچھا اور ان کے جواب پر ایک عضو بدن کٹوا دیتا پھر پوچھتا اور یہی جواب پاتا اور ایک عضو بدن کٹوا دیتا اسی طرح جسم کا ایک ایک جوڑ کٹوا دیا اور وہ اپنے سچے اسلام پر آخری دم تک قائم رہے اور جو جواب پہلے تھا وہی آخر تک رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی پر آخری دم تک نہایت استقلال و استقامت کے ساتھ قائم رہے۔ رضی اللہ عنہ۔

حافظ الحدیث ابو عمر یوسف بن عبدال بن محمد بن عبدالبر نے ''الاستیعاب فی اسماء الاصحاب'' میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ کو بیان فرمایا۔

۸۔عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چومو!

اسی طرح سے حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں آیت ﴿اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ﴾ کے تحت یہ تحریر فرمایا ہے کہ حافظ ابن عساکر عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی کے ترجمہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ کو رومی کافروں نے قید کرلیا اور اپنے بادشاہ تک پہنچا دیا۔ بادشاہ نے آپ سے کہا تم نصرانی بن جاؤ میں تمہیں راج پاٹ میں شریک کیے لیتا ہوں اور اپنی شہزادی کو تمہارے نکاح میں دے دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے دے اور تمام عرب کا راج بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اپنے دین محمدی سے پھر جاؤں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کردوں گا۔ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا اور تیراندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے ہاتھ پاؤں اور جسم چھیدنا شروع کردیا۔ بار بار کہا جاتا کہ اب بھی نصرانیت قبول کرلو تو آپ صبر واستقلال سے فرماتے جاتے تھے کہ ہرگز نہیں۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سولی سے اتار لو اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ تپا کر آگ بنا کر لائی جائے۔ چنانچہ وہ پیش ہوئی۔ بادشاہ نے ایک اور قیدی مسلمان کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو۔ اسی وقت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ مسکین صحابی اسی وقت چرمر ہو کر رہ گئے۔ گوشت پوست جل گیا اور ہڈیاں چمکنے لگیں پھر بادشاہ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو اب بھی بات مان لو اور ہمارا مذہب قبول کرلو ورنہ اسی آگ کی دیگ میں اسی طرح تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا آپ نے پھر بھی اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جوش ایمانی سے کام لے کر فرمایا۔

یہ ناممکن ہے کہ خدا کے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو۔ جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لیے چرخی پر اٹھائے گئے تو بادشاہ نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں اسی وقت اس نے حکم دیا کہ رک جائیں اور انہیں اپنے پاس بلا لیا اس لیے کہ اب اسے امید بندھ گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اب ان کے خیالات بدل گئے ہیں میری مان لیں گے اور میرا مذہب قبول کر لیں گے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی بن جائیں گے لیکن بادشاہ کا یہ خیال بے سود نکلا۔

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اس وجہ سے رویا تھا کہ آج ایک ہی جان ہے، جسے راہِ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں کاش کہ میرے روئیں روئیں میں ایک ایک جان ہوتی کہ آج میں سب جانیں راہ خدا میں اسی طرح ایک ایک کر کے فدا کر دیتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا اور کھانا پینا بند کر دیا کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے اس بھوک پر بھی اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بادشاہ نے آپ کو بلوا بھیجا اور ان سے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا اس حالت میں یہ میرے لیے مباح تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔ اب بادشاہ نے کہا: اچھا، تو میرے سر کا بوسہ لے لو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھ تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیتا ہوں۔ آپ نے اسے قبول فرما لیا اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ آپ کو آپ کے تمام ساتھیوں سمیت چھوڑ دیا۔ جب عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چومے اور میں ابتدا کرتا ہوں یہ فرما کر پہلے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ان کے سر کا بوسہ لیا۔

جب نکلتی جان ہے اسلام پر — تب نہیں پرواہ مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کام خوشی سے اپنی جاں — چاہیے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پنہاں مرے سینے میں تھی — اس دل مشتاق پر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقت نزع — داعیٔ حق ہادیٔ ایمان کی
اے خدا پہنچا مرا ان کو سلام — جان جس پر میں نے ہے قربان کی

۹۔اے خبیب! تجھ پر سلام

طبری اور سیرت ابن ہشام جلد دوم اور رحمۃ للعالمین جلد اول میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب سولی پر تختہ پر چڑھایا گیا تو ایک سخت دل نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے دل کو چھیدا اور کہا کہو اب تو تم بھی پسند کرتے ہو گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھنس جائے اور میں چھوٹ جاؤں۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔ پھر ان سے کہا گیا کہ اسلام چھوڑ دو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر تمام دنیا کی سلطنت بھی میرے سامنے پیش کر دو تب بھی میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا مشرکین نیزوں سے چھیدتے جاتے اور اس قسم کے سوال و جواب کرتے جاتے تھے۔ آخر کار عقبہ بن حارث اور مغیرہ عبدری نے گلے میں پھندا ڈالا اور ہمیشہ کے لیے ان کو راحت کی نیند سلا دیا۔ یہ کیسا عجیب منظر تھا اسلام کے ایک غریب الوطن فرزند کیسے ظلم و ستم ہو رہے تھے بطحائے کفر کا خونی و قاتل توحید کے فرزند کو کس طرح ذبح کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ تھا مگر مجسمہ اسلام اب بھی پیکر صبر و رضا بنا ہوا تھا۔ اور بغیر کسی اضطراب کے نہایت سکون سے جان دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فاجعہ عظمیٰ کی خبر وحی کے ذریعے ہوئی تو فرمایا: اے خبیب! تجھ پر سلام۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتح الباری (۳۰۷/۷)

اور عمر بن ربیعہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اس شہید وفا کی لاش کے پتہ لگانے کے لیے مکہ بھیجا۔ عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رات کو سولی کے پاس ڈرتے ڈرتے گئے درخت پر چڑھ کر رسی کاٹی جسد اطہر زمین پر گرنا چاہا کہ اتر کر اسے اٹھا لیا لیکن یہ جسم زمین کے قابل نہ تھا بلکہ ان کو فرشتوں نے اٹھا کر اس مقام تک پہنچایا جہاں شہیدان راہ وفا کی روحیں رہتی ہیں۔

عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو سخت حیرت ہوئی بولے کیا زمین تو نہیں نگل گئی قتل کرتے وقت انہیں مشرکین نے قبلہ رخ نہیں رکھا تھا لیکن جو چہرہ قبلہ کی طرف پھر چکا تھا وہ کسی دوسری طرف کیوں کر پھر سکتا تھا۔ مشرکین نے بار بار پھیرنے کی کوشش کی مگر ہر طرح انہیں ناکامی رہی۔

دلائل النبوۃ للبیھقی (۳۳۲/۳)

سعد بن عامر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمال میں سے تھے ان کا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی یکبارگی بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے وجہ دریافت کی تو بولے مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی اور شکایت ہے۔ جب حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو میں اس وقت اس مجمع میں موجود تھا۔ جس وقت حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کی باتیں یاد آ جاتی ہیں تو کانپ کر بے ہوش ہو جایا کرتا ہوں مجھے اپنے آپ کو قابو نہیں رہتا اور فوراً ہی میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ (رحمۃ للعالمین، جلد ا حالات حضرت خبیب)

۱۰۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر ظلم وستم

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے تھے لیکن دھوپ کی شدت سے ان کی حرارت اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ کفار مکہ ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے پھر پشت پر بڑے پتھر کی چٹان رکھ دیتے یہاں تک کہ آپ کے مختل الحواس ہو جاتے۔ ایک دن امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باندھی اور آدمیوں کو ان کے گھسیٹنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد ان کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیا اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا امیہ نے استہزاءً کہا۔ تیرا پروردگار یہی تو نہیں۔ بولے میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے اس پر اس نے زور سے گلا گھونٹا لیکن اس کے بے درد بھائی کو جو اس وقت اس کے ساتھ تھا اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے کہا کہ اس کو اور اذیت دو۔

اسد الغابہ، تذکرۃ صھیب و ابو فکیھہ

۱۱۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور استقامت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو ان پر کفار ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے زمین سے لگا دیا۔

صحیح مسلم (۲/۲۹۶)

۱۲۔ کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے..؟

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں ''قرن الثعالب'' کے

مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ))

''آپ ﷺ کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ ﷺ سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ ﷺ کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ﷺ ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

((يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ))

''اے محمد ﷺ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''؟

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے''۔

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة فی السمآء... (۳۲۳۱)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: شوال ۱۰ر نبوت ۶۱۹ھ میں نبی ﷺ طائف تشریف لے گئے۔ یہ مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کا غلام زید بن حارثہ بھی تھے۔ آپ نے طائف والوں کو توحید کی دعوت دی لیکن طائف والوں نے آپ ﷺ کو پتھروں اور گالیوں سے دھتکار دیا اور اوباش بچوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ آپ کو گالیاں دیتے پتھر مارتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر لہولہان ہو گیا۔ ایسے موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا، بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَإِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ))

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما، بلاشبہ یہ مجھے نہیں جانتے''

احمد (۱/۳۸۰) الشفاء لقاضی عیاض (ص/٤٧) دارمی (٢٤٧١)

نوٹ: اس مضمون کے مزید واقعات صبر کے بیان میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرشتے

۱۔آسمان کے فرشتے تسبیح کرنے لگتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھ سے بیان کا کہ ایک دن رات کے وقت کچھ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی تیز روشنی پھیل گئی یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا))

''کہ تم زمانہ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹنے کو کیا کہتے تھے..؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حقیقت حال کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ہم تو یہ کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا ہے (یہ کبھی یہ کہتے کہ) آج کی رات کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے (یعنی ہم اس طرح ستارہ ٹوٹنے کو کسی بڑے اور اہم واقعے کی علامت سمجھا کرتے تھے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ستارہ نہ تو کسی کی موت سے ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے بلکہ، حقیقت حال یہ ہے کہ ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے جس کوئی حکم جاری فرماتا ہے تو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح (یعنی سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ورد کرنے لگتے ہیں) پھر ان کی تسبیح کی آواز سن کر آسمان کے فرشتے تسبیح کرنے لگتے ہیں، جو عرش اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہیں یہاں تک کہ اس تسبیح کی آواز ایک دوسرے آسمان سے ہوتی ہوئی آسمان دنیا پر رہنے والے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتوں سے قریب رہتے ہیں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ فرشتے ان کو وہ بات بتاتے ہیں جو پروردگار نے فرمائی ہے، پھر اس بات کو ان سے دوسرے فرشتے دریافت کرتے اور ان سے اور فرشتے، یہاں تک کہ یہ سلسلہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آسمان دنیا پر رہنے والوں تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کو سنی ہوئی بات کو جنات اچک لیتے ہیں یعنی وہ کان لگائے ایسی باتوں کے منتظر رہتے ہیں اور جب وہ چوری چھپے کوئی بات سن لیتے ہیں تو اس کو وہاں سے لے اڑتے ہیں اور اپنے دوستوں، یعنی کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں، چنانچہ ان جنات کو مارنے کے لیے ستارے پھینکے جاتے ہیں (لہٰذا ان ستاروں کے پھینکے جانے کا سبب یہ ہے نہ کہ وہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو، یعنی کسی کی موت یا پیدائش وغیرہ) اس طرح کاہن اگر اس بات کو جو آسمان سے سنی گئی ہے اور جنات کے ذریعہ اس تک پہنچی ہے جوں کی توں (یعنی اس میں کوئی تصرف اور کمی بیشی کے بغیر) بیان کریں تو وہ یقیناً صحیح ثابت ہوگی، (لیکن وہ کاہن ایسا نہیں کرتے بلکہ) اس میں جھوٹی باتیں شامل کر دیتے ہیں اور ایک بات کی بہت سی باتیں بنا لیتے ہیں۔

مسلم ،السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان (۵۸۱۹) والترمذی(۳۲۲٤)

۲۔فرشتے تمہارے بستروں میں تم سے مصافحہ کرتے

حضرت ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ نبی کریم ﷺ کے کاتبوں میں سے ایک کاتب تھے، یہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا، (جب) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں۔آپ ہمارے سامنے دوزخ اور جنت کا اس طرح تذکرہ فرماتے ہیں گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، لیکن جب ہم رسول اللہ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں ۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان جیسی باتوں سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں (یعنی اگر یہ نفاق ہے تو ہم بھی اس میں مبتلا ہیں اور اس اعتبار سے تو یہ نہایت تشویش ناک معاملہ ہے) چنانچہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ (دونوں) چلے حتیٰ کہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے پس میں نے کہا کہ اے اللہ کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ! حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیسے؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! (جب) ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں، آپ ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ((ایسے معلم ہوتا ہے کہ) گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم اپنی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ تَدُمُونَ رَلَی مَا تَکُونُونَ عَلَیْہِ عِنْدِی وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْك۔مَ الْمَلاَئِکَۃُ عَلَی فُرُشِکُمْ وَفِی طُرُقِکُمْ))

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تیم ہمیشہ اس حالت و کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو اور (ہر وقت) اللہ کی یاد میں رہو، تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرتے ہیں۔''

لیکن اے حنظلہ..! وقت وقت کی بات ہے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا (یعنی ہر لمحے، انسان کی ایک ہی کیفیت نہیں رہتی، بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے۔

صحیح مسلم ، التوبہ ، باب فضل دوام الذکر ، (۲۷۵)

۳۔ رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کو ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ رات کے اول حصے میں (نماز عشاء کے بعد) پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھے گا تو وہ وتر رات کے آخری حصے میں پڑھے اس لیے کہ آخری رات کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

صحیح مسلم (۷۵۵)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر آنے والے کا نام بالترتیب لکھتے جاتے ہیں ....پھر جب امام آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔''

صحیح البخاری(۹۲۹)

۵۔آسمان پہ فرشتے رکوع وسجود میں مصروف ہیں

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے۔(ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔''

سنن ابن ماجه،الزهد، باب الحزن والبكاء(٤١٩٠)حسن عند الألبانی

۶۔فرشتے تیرے لیے دعا کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نماز باجماعت گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اس لیے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضوء کرے اور مسجد میں نماز ہی کے ارادہ سے آئے تو مسجد میں پہنچنے تک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس پر اللہ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اسکا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور جب وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو جب تک نماز کے لیے وہاں رہے تو اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جب تک وہ اپنے اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں۔

((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ))

''اے اللہ! اسے معاف کردے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما''

یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک وہ بے وضوء نہ ہو۔

بخاری، الصلاة ، باب الصلاة فی مسجد السوق (٤٧٧)

۷۔ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب آپ ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا:

((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

آپ ﷺ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: بولنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ))

''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے پہل کر رہا تھا کہ ان مبارک کلمات کو دوسرے پہلے وہ لکھ لے۔''

بخاری، الاذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد كا ذيلی (٧٩٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔ فرشتے ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ))

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مقصود حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مل گئے) پھر فرمایا:

((فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا))

یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک (تہ بہ تہ پہنچ جاتے ہیں) پھر فرمایا: (ذکر کی مجلس برخواست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

((مَا يَقُولُ عِبَادِي))

کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ یہ کہتے ہیں کہ (اے اللہ!) تیری تسبیح و تکبیر اور حمد و ثنا کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ آپ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس بیان کرتے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ جو اس کی طلب کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ وزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کو دیکھتے تب ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بچتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ))

(اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے معاف کر دیا ہے۔''

پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان کے ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

''وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔''

بخاری، الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عز وجل (٦٤٠٨)

۹۔ تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں پھر جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو باہر دروازے پر کھڑے ہو گئے گھر میں داخل نہ ہوئے (تو عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جب میں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناراضگی کے آثار دیکھے تو میں نے کہا:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ))

''یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں۔''

میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر تکیہ لگائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ))

ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت کے روز عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو (لیکن ایسا نہ کر سکنے پر انہیں عذاب ہوگا) اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

''جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں جاتے۔''

بخاری، اللباس، باب من لم یدخل بیتا فیه صورة (٥٩٦١)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شیطان کا تعارف

ا۔ابلیس کون ہے..؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ میں سے تھا جنہیں جن کہتے تھے جو آگ کے شعلوں سے پیدا ہوئے تھے۔اس کا نام حارث تھا اور جنت کا خازن تھا۔اس قبیلے کے سوا اور فرشتے سب کے سب نوری تھے۔قرآن نے بھی ان جنوں کی پیدائش کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے آیت (من مارج من نار)(الرحمن:۱۵) آگ کے شعلے کی جو تیزی سے بلند ہوتے ہیں اسے مارج کہتے ہیں جس سے جن پیدا کئے گئے تھے اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا۔زمین میں پہلے جن بستے تھے۔انہوں نے فساد اور خون ریزی شروع کی تو اللہ تعالی نے ابلیس کو فرشتوں کا لشکر دے کر بھیجا انہی کو جن کہا جاتا تھا۔ابلیس نے لڑ بھڑ کر مارتے اور قتل کرتے ہوئے انہیں سمندر کے جزیروں اور پہاڑوں کے دامنوں میں پہنچا دیا اور ابلیس کے دل میں یہ تکبر سما گیا کہ میں نے وہ کام کیا ہے جو کسی اور سے نہ ہو سکا۔چونکہ دل کی اس بدی اور اس پوشیدہ خودی کا علم صرف اللہ تعالی ہی کو تھا۔

جب پروردگار نے فرمایا کہ زمین میں خلیفہ پیدا کرنا چاہتا ہوں تو ان فرشتوں نے عرض کیا کہ ایسے کو کیوں پیدا کرتا ہے جو اگلی قوم کی طرح فساد و خونریزی کریں تو انہیں جواب دیا گیا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی ابلیس کے دل میں جو کبر و غرور ہے اس کا مجھی کو علم ہے تمہیں خبر نہیں پھر آدم علیہ السلام کی مٹی اٹھائی گئی جو چکنی اور اچھی تھی۔جب اس کا خمیر اٹھا تب اس سے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور چالیس دن تک وہ یونہی پتلے کی شکل میں رہے ابلیس آتا تھا اور اس پر لاتا مار کر دیکھتا تھا تو وہ بجتی مٹی ہوتی جیسے کوئی کھوکھلی چیز ہو پھر منہ کے سوراخ سے گھس کر پیچھے کے سوراخ سے اور اس کے خلاف آتا جاتا رہا اور کہتا رہا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت یہ کوئی چیز نہیں اور اگر میں اس پر مسلط کیا گیا تو اسے برباد کر کے چھوڑ دوں گا اور اسے مجھ پر مسلط کیا گیا تو اسے برباد کر کے چھوڑ دوں گا اور اسے مجھ پر مسلط کیا گیا تو میں ہرگز تسلیم نہ کروں گا۔ پھر جب اللہ تعالی نے ان میں روح پھونکی اور وہ سر کی طرف سے نیچے کی طرف آئی تو جہاں جہاں تک پہنچتی گئی خون گوشت بنتا گیا۔ جب ناف تک روح پہنچی تو اپنے جسم کو دیکھ کر خوش ہوئے اور فوراً اٹھنا چاہا لیکن نیچے کے دھڑ میں روح نہیں پہنچتی تھی اس لئے اٹھ نہ سکے اسی جلدی کا بیان اس آیت میں ہے آیت (الاسراء:۱۱) (وخلق الانسان عجولا) یعنی انسان بے صبرا اور جلد باز ہے نہ تو خوشی نہ رنج میں۔ جب روح جسم میں پہنچی اور چھینک آئی تو کہا آیت (الحمد لله رب العلمين) اللہ تعالی نے جواب دیا دعا (يرحمك الله) پھر صرف ابلیس کے ساتھی فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کے سامنے سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس کا وہ غرور و تکبر ظاہر ہو گیا اس نے نہ مانا اور سجدے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں اس سے بڑی عمر والا ہوں۔ اور اس سے قوی اور مضبوط ہوں۔ یہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں اور آگ مٹی سے قوی ہے۔ اس کے انکار پر اللہ تعالی نے اسے اپنی رحمت سے ناامید کر دیا اور اسی لئے اسے ابلیس کہا جاتا ہے۔ اس کی نافرمانی کی سزا میں اسے راندہ درگاہ شیطان بنا دیا۔

تفسیر ابن کثیر (۱/۱۴۳.۱۴۴)

۲۔ بت پرستی کا آغاز اسی نے کروایا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بت جو قوم نوح میں تھے وہی عرب میں اس کے بعد پوجے جانے لگے، ودقوم کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل میں تھے اور سواع ہذیل کا اور یغوث مراد کا پھر بنی عطیف کا سبا کے پاس جوف میں تھا اور یعوق ہمدان کا اور نسر حمیر کا جو ذی الکلاع کے خاندان سے تھا یہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک لوگوں کے نام تھے جب ان نیک

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے وفات پائی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ میں جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے بت نصب کر دیں اور اس کا نام ان (بزرگوں) کے نام پر رکھ دیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس کی عبادت نہیں کی تھی یہاں تک کہ جب وہ لوگ بھی مر گئے اور اس کا علم جاتا رہا تو اس کی عبادت کی جانے لگی۔

بخاری ،التفسیر ، تفسیر سورة الجن ،باب ((ودا سواعا ولا یغوث ویعوق))(٤٩٢٠)

۳۔ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو فتنہ ڈالنے میں ان سے بڑا ہو ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے تو نے کوئی (بڑا کام) سرانجام نہیں دیا پھر ان میں سیایک (اور) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوا دی شیطان اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں تو ہے اعمش نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا وہ اسے اپنے سے چمٹا لیتا ہے۔

صحیح مسلم، ،صفة القیامة والجنة والنار،باب تحریش الشطان وبعثه سرایاه....(٢٨١٣)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علم اور علماء

۱۔عالم کے لیے فرشتوں کی دعائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی دنیا کی سختیوں میں سے کسی مسلمان کی کوئی سختی اور تنگی دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن وہاں کی سختیاں اس سے دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریگا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندوں کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے اور جب کوئی جماعت اللہ کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں قرآن پڑھتی پڑھاتی ہے تو اس پر (اللہ کی جانب سے) تسکین نازل ہوتی ہے۔ رحمت خداوندی اس کو اپنے اندر چھپا لیتی ہے اور فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں، نیز اللہ تعالیٰ اس جماعت کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس نے عمل میں تاخیر کی آخرت میں اس کا نسب کام نہیں آئے گا۔''

صحیح مسلم،

۲۔قاری اور عالم مگر....!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن پہلا آدمی جس پر (خلوص نیت کو ترک کر دینے کا) حکم لگایا جائے گا وہ ہوگا جسے (دنیا میں) شہید کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ (میدان حشر میں) وہ پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی (دی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے یاد آ جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا؟ یعنی اللہ اسے اپنی نعمتیں جتا کر الزاماً فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکرانہ میں کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے کیونکہ تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے (بہادر کہا گیا) اور تیرا اصل مقصد مخلوق سے حاصل ہوا اب مجھ سے کیا چاہتا ہے، پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل کھینچا جائے، یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، پھر (دوسرا) وہ آدمی ہوگا جس نے علم حاصل کیا، دوسروں کو تعلیم دی اور قرآن کو پڑھا چنانچہ اسے بھی (اللہ کے حضور میں) لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے یاد آ جائیں گی پھر اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور تیرے ہی لیے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو علم محض اس لیے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تھا تا کہ تجھے لوگ قاری کہیں، چنانچہ تجھے (عالم وقاری) کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر (تیسرا) وہ آدمی ہوگا جس کو اللہ نے (معیشت میں) وسعت دی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا۔ اس کو بھی اللہ کے حضور میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے یاد آ جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسی راہ نہیں چھوڑی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا ہو اور تیری خوشنودی کے لیے میں اس میں خرچ نہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، تو نے خرچ اس لیے کیا تا کہ تجھے (سخی) کہا جائے اور تجھے (سخی) کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

صحیح مسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔عالم کی عابد پر فضلیت

حضرت کثیر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک صحابی) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق (شام) کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے اپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔آپ کے پاس میرے آنے کی اس کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں ہے (یہ سن کر) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے یہ سنا کہ جو آدمی کسی راستہ کو (خواہ لمبا ہو یا مختصر) علم دین حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (یعنی فرشتے) اور جو زمین کے اوپر ہے (یعنی جن وانس) اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں دعائے مغفرت کرتی ہیں

((وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ))

''اور عابد پر عالم کو ایسی ہی فضلیت ہے جیسے کہ چودھویں کا چاند تمام ستاروں پر فضلیت رکھتا ہے اور عالم انبیاء کے وارث ہیں۔انبیاء وراثت میں دینار درہم نہیں چھوڑ گئے ہیں،ان کا ورثہ علم ہے لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔''

سنن ابوداؤد،العلم،باب الحث علی طلب العلم(۳٦٤١)ومسند احمد (۲۲۰۵۸)و جامع ترمذی(۲٦۸۲) وسنن ابن ماجہ(۲۲۳)ودرامی(۳٤۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔علم صدقہ جاریہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کو اس کے جس عمل یا جن نیکیوں کا مرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہے اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا، دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا۔ تیسرے قرآن ہے جو وارثوں کے لیے چھوڑا ہو۔ چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنالیا گیا ہو، پانچویں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہے اور ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی تندرستی اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو، ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، بیہقی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ صدقہ جاریہ

أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں

أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے

مسلم (۱۶۳۱)» ابوداؤد» الوصایا» باب ما جاء فی الصدقة عن المیت (۲۸۸۰)

۵۔طلب علم میں سفر

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام کی ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور وہ موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ وہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس نے کہا وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے مجھے ابی بن کعب کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پہنچی ہے کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں پس اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ موسیٰ نے اسے خدا کی طرف منسوب نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مجمع البحرین میں ہمارا ایک بندہ ہے جو تم سے بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار! مجھے ان تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان یہ الفاظ روایت کرتے کہ اے پروردگار میں کس طرح ان تک پہنچوں اللہ نے فرمایا تم ایک مچھلی لو اور زنبیل میں رکھ لو جہاں وہ مچھلی غائب ہوئے تو میرا بندہ وہیں ہوگا کبھی سفیان ثم کی جگہ (ثمہ) روایت کرتے پھر وہ اور ان کے خادم یوشع بن نون چلے حتیٰ کہ ایک بڑے پتھر کے پاس پہنچے دونوں نے اس پر اپنا سر رکھا تو موسیٰ علیہ السلام کو نیند آ گئی مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا میں گر گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی طرح بنا لیا یعنی اللہ نے مچھلی جانے کے راستہ سے پانی کے بہاؤ کو روک لیا پس وہ طاق کی طرح ہو گیا اور آپ نے اشارہ سے بتایا کہ طاق کی طرح ہو گیا پھر دونوں باقی رات اور پورا دن آگے چلے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا ذرا ہمارا کھانا تو لاؤ ہم نے اس سفر میں بڑی تکلیف اٹھائی، اور موسیٰ علیہ السلام کو سفر میں کلفت اس وقت تک محسوس نہ ہوئی جب تک وہ اللہ کے حکم کردہ راستہ سے آگے نہ بڑھ گئے تو ان کے خادم نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے تو صرف شیطان ہی نے اس کی یاد سے غافل کیا ہے اور اس نے دریا میں اپنا عجیب طریقہ سے راستہ بنا لیا سو مچھلی کا وہ سرنگ نما راستہ ان کے لئے تعجب کا باعث تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم تو یہی چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے یہاں تک کہ دونوں اسی پتھر کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹا ہے موسیٰ نے اسے سلام کیا، تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اس سرزمین میں تو سلام کا رواج نہیں ہے تو انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں اس شخص نے کہا کیا بنی اسرائیل کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں! میں آپ کے پاس وہ ہدایت کی باتیں سیکھنے آیا ہوں جو آپ کو بتائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ مجھے کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے تم اسے نہیں جانتے اور تمہیں کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے نہیں جانتا موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے پاس رہ سکتا ہوں؟ خضر علیہ السلام نے کہا تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے اور تم کیونکہ ایسی بات پر صبر کر سکتے ہو جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہیں ہے موسیٰ نے کہا ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی کسی معاملہ میں نافرمانی نہیں کروں گا، پھر یہ دونوں دریا کے کنارے کنارے چلے ایک کشتی ان کی طرف سے گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بٹھا لو کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، تو بغیر کسی اجرت کے انہیں بٹھا لیا (اتنے میں) ایک چڑیا آ کر کشتی کے ایک طرف بیٹھ گئی اور اس نے دریا میں ایک یا دو چونچیں ماریں خضر نے کہا اے موسیٰ میرے اور تمہارے علم سے خدا کے علم میں اتنی کمی بھی نہیں ہوئی جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی کم کیا ہے (پھر) یکا یک خضر علیہ السلام نے ایک کلہاڑی اٹھائی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا پس یکا یک موسیٰ نے دیکھا کہ انہوں نے کلہاڑی سے لکڑی کا کشتی کا تختہ نکال ڈالا ہے تو ان سے کہا آپ نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھایا اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تا کہ اس کی سواریوں کو غرق کر دیں۔ بے شک آپ نے یہ برا کام کیا ہے خضر نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں سکتے موسیٰ نے کہا میں بھول گیا تھا اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی پیدا نہ کیجئے پس پہلی مرتبہ تو موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی پھر یہ دونوں دریا سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اس بچہ کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے اسے گردن سے جدا کر دیا سفیان نے اپنی انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز توڑتے ہیں موسیٰ نے ان سے کہا آپ نے ایک پاکیزہ اور بے گناہ انسان کو بغیر جرم کے قتل کر دیا بیشک آپ نے بہت خراب کام کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو مجھے جدا کر دیجئے بے شک آپ میری طرف سے معذوری کی حد کو پہنچ گئے پھر وہ دونوں چلے حتیٰ کہ جب وہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے ان سے کھانا مانگا انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی اور جھک گئی تھی اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور سفیان رحمہ اللہ نے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز پر اوپر کی طرف ہاتھ پھیر رہے ہیں اور میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ جھک گئی تھی صرف ایک مرتبہ سنا ہے موسیٰ نے کہا یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے۔ تو انہوں نے نہ ہمیں کھانا دیا نہ ضیافت کی اور آپ نے ان کی دیوار کو درست کر دیا اگر آپ چاہتے تو ان سے اجرت لے لیتے خضر علیہ السلام نے کہا یہی ہمارے تمہارے درمیان جدائی ہے میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کاش موسیٰ صبر کرتے اور اللہ ہم سے ان کا (اور زیادہ) قصہ بیان کرتا''

پھر بیان کیا کہ: رہا کشتی کا معاملہ تو انکے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے

اور بچے کا قتل کرنا

۶۔ بادشاہ کے بیٹے عالم کے جوتے سیدھے کرتے ہیں

مامون امیر المومنین ہیں اور خلیفۃ المسلمین ہیں اسکے دو بیٹے ہیں۔ نحو کے بہت بڑے عالم فراء سے علم حاصل کرتے ہیں، دو بیٹے اور امیر المومنین کے بیٹے اور شہزادے جن کی خدمت کے لیے بے شمار غلام موجود ہوتے ہیں ایک دن یہ عالم دین ان کے استاد تعلیم دے رہے ہیں مسند تدریس سے اٹھتے ہیں کسی کام کی غرض سے اٹھتے ہیں یہ دونوں مامون کے بیٹے جلدی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے اٹھتے ہیں کہ ہم استاد کے جوتوں کو سیدھا کریں جب جوتوں کے پاس پہنچتے ہیں ایک کہتا ہے میں جوتے سیدھے کروں گا دوسرا کہتا ہے میں جوتے سیدھے کروں گا۔الغرض ایکجوتا ایک نے سیدھا کیا دوسرا جوتا دوسرے نے سیدھا کیا۔جب مامون کو پتہ چلتا ہے رپورٹ دینے والے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں،ایجنسی والے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں انہوں نے مامون کو بتایا آج تیرے بیٹوں نے یہ کام کیا ہے۔اس نے کیا کہا...؟اس وقت کے لوگ،اس وقت کے صاحب سلطنت،اس وقت کے صاحب اقتدار،اس وقت کے حکمران اہل علم کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قدر کیا کرتے تھے۔اس نے اسی وقت فراء کو اپنے دربار میں بلایا جب آئے عزت وتکریم سے بٹھایا پوچھا مجھے بتاؤ اس وقت معززترین آدمی کون ہے...؟اس عالم دین نے کیا کہا...؟اس وقت تو معززترین امیر المومنین آپ ہی ہیں۔

آؤ مسلمانو! آج ہم جھوٹی عزت کے لیے کس قدر پاپڑ بیلتے ہیں...؟حقیقت میں جن لوگوں کے دل میں تقویٰ ہوتا ہے،حقیقت میں جو اہل اللہ ہوتے ہیں،حقیقت میں اللہ سے ڈرنے والے ہوتے تھے ان کی حالت کیا ہوا کرتی تھی...؟مامون اسی وقت کہتا ہے نہیں!میں اسوقت عزت والا نہیں ہوں،معززترین تو اس وقت آپ ہیں جن کے جوتے میرے بیٹے سیدھے کر رہے ہیں۔ تاریخ بغداد(۱۴/۱۵۰)

۷۔اللہ کی قسم یہ بادشاہ ہے

ایک دفعہ ہارون الرشید اور اس کی بیوی ملکہ زبیدہ شہر میں موجود تھے اس شہر میں ایک بہت بڑے عالم دین حافظ الحدیث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ آتے ہیں۔ہوتا کیا ہے...؟جب شہر کے باسیوں کو پتہ چلتا ہے کہ آج ہمارے شہر میں ایک عالم آرہے ہیں شہر والے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں،استقبال کے لیے ٹولیوں میں،جوق در جوق لوگ نکل رہے ہیں ملکہ زبیدہ نے پوچھا آج کیا بات ہے...؟لوگ شہر سے باہر کیوں جارہے ہیں...؟بتایا گیا آج اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہر میں ایک عالم دین آرہے ہیں لوگ ان کے استقبال کے لیے جارہے ہیں اس وقت ملکہ زبیدہ نے کیا کہا تھا...؟

((هَذَا وَاللّٰهِ الْمَلِكُ))

''اللہ کی قسم! بادشاہ ھارون الرشید نہیں بادشاہ یہ عالم دین ہے۔''

تہذیب الکمال ۵۸۴/۵ (۳۵۴۷)، تاریخ بغداد (۱۵۶/۱۰)، تاریخ اسلام للذھبی (۱۳۸۳/۱)

جس کا لوگوں کے دلوں پر کنٹرول ہے لوگ جس کے استقبال کے لیے شہر سے باہر نکل رہے ہیں یہ لوگ علماء کی قدر کرنے والے ہوتے تھے۔

۸۔ بادشاہ نے عالم کی خدمت کو فخر سمجھا

یہیں بس نہیں ہوتی ابوالمعاویہ حدیث کے بہت بڑے امام گزرے ہیں تذکرۃ الحفاظ میں یہ واقعہ موجود ہے انہوں نے علی بن مدینی رحمہ اللہ جو کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں ان کو یہ واقعہ بیان کیا ابوالمعاویہ نابینے تھے آنکھیں ان کی نہیں تھیں، کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے لیے اٹھے ایک شخص نے ان کے ہاتھ دھلا دیئے، اور میں نے اس شخص سے پوچھا آپ کو معلوم ہے آپ کے ہاتھ کس نے دھلائے ہیں...؟ یہ کہنے لگے مجھے تو معلوم نہیں، ہارون الرشید اس وقت بولتا ہے کہ میں آپ کے ہاتھ دھلانے والا تھا۔

تاریخ بغداد ۹/۱۴ (۷۳۴۷) [سابقہ تینوں واقعات قاضی سعید حفظہ اللہ کے خطبات قاضی سے ماخوذ ہے]

۹۔ عالمِ دین کی فضیلت

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جس میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم (یعنی آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ان دونوں میں افضل کون ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت اس آدمی پر جو تم میں سے ادنیٰ درجہ کا ہو۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمانوں و زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں اس آدمی کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی (یعنی علم دین) سکھاتا ہے۔

جامع ترمذی ،العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة (۲۶۸۵)والدارمی(۲۸۹)

۱۰۔وقت کی قدر جنہیں تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں مسئلہ تو مجھے معلوم ہے لیکن جو الفاظ نبی ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے تھے وہ میں بھول گیا تو وہی الفاظ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی زبان سے سننے کے لیے ملک شام کے دارالخلافہ دمشق میں پہنچے اس کے لیے منڈی سے جا کر سواری خریدی اور سفر شروع کیا صعوبتوں والا خطرناک سفر تھا راستہ میں بھوک پیاس برداشت کی درختوں کے پتوں پر گزارہ کیا وہاں پہنچ کر ان کے دروازے پر دستک دی اور کہا کہ میں جابر ہوں آپکی خدمت کے لیے مدینہ منورہ سے آیا ہوں انہوں نے تعجب سے کہا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ! کہا جی ہاں .!وہ جلدی سے باہر تشریف لائے معانقہ کیا بڑے خوش ہوئے اور دریافت کیا کہ آپ نے اتنا لمبا سفر کس غرض سے کیا۔؟

فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے بارے میں وہ الفاظ یاد ہیں جو اس وقت آپ ﷺ نے بیان کئے تھے۔

((فَخَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهَا))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''مجھے ڈر سا لگا کہ کہیں درست الفاظ سننے سے پہلے مجھے موت نہ آ نے''

انہوں نے جب الفاظ سنائے تو کہنے لگے اجازت دیجئے اب میں واپس چلتا ہوں انہوں نے کہا آپ نے اتنا لمبا سفر کیا ہے آپ کو کھانے اور آرام کی ضرورت ہے اور اس کے بعد واپس جانا ہی ہے، کہتے ہیں اگر میں کھانے اور آرام کرنے میں یہاں وقت ضائع کروں تو یہ میرے اپنے مشن کے منافی ہے۔ سنن دارمی (۱/ ٦٩)

۱۱۔ دعائے رسول کے مستحق

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّیْ))

''اللہ خوش وخرم رکھے ایسے شخص کو جس نے میری حدیث کو سنا، یاد کیا اور پھر لوگوں کو آگے پہنچایا''

سنن ابن ماجه(٢٣٦)

۱۲۔ میں تو سوا حادیث سنوں گا

وہ مکہ مکرمہ میں باب بنی ہاشم کے پاس ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں کا مشاہدہ کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں حدیث رسول سے بہت شغف رکھتا ہوں لہٰذا عرض یہ ہے۔ اے ابو محمد! مجھے حدیث بیان کرو۔ کہتے ہیں میں نے چند احادیث اسے سنائیں اس نے مزید تقاضا کیا میں نے اس کی مزید خواہش بھی پوری کر دی لیکن اسکی بار بار درخواست سن کر میں نے اس کے سینہ پر ہاتھ سے ذرا سا دھکا دیا... کہ اب بس بھی کرو.... وہ بلند جگہ پر بیٹھا تھا نیچے وادی کی طرف لڑھک گیا اور گہری جگہ جا گرا... چاروں جانب حجاج کرام بھاگ کر اس کے پاس اکھٹے ہو گئے اور یہ خبر عام ہونے لگی کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حاجی کو مار ڈالا... جب حاجیوں کے درمیان اس سلسلہ میں چہ میگوئیوں نے طول پکڑا تو میں ڈر گیا اور افسوس کرنے لگا کہ کیونکر میں نے اس بیچارے کو دھکا دیا....؟ پھر جلدی سے نیچے اتر کر وادی میں گیا اور اس شخص کا سر اپنی گود میں رکھ کر پوچھا... کیا ہوا؟ وہ آدمی اپنے پاؤں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسلسل ہلائے جا رہا تھا اور منہ سے جھاگ نکالے جا رہا تھا..... یہ بھیانک منظر دیکھ کر یہ جملہ لوگوں میں عام ہوگیا کہ سفیان نے آدمی مار ڈالا۔ میں نے اس آدمی سے کہا، تمہارا ناس ہو...! کھڑے ہو جاؤ تم لوگوں کو نہیں دیکھ رہے وہ کیا کہہ رہے ہیں..؟ تو اس نے مجھے کہا...ذرا کان قریب کرو اور کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

((لَا وَاللّٰهِ اَلَّا اَقُوْمَ حَتّٰى تُحَدِّثَنِیْ مِائَةَ حَدِیْثٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ))

«اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ امام زہری اور عمرو بن دینار کی سند سے مجھے سو احادیث نہیں سنائیں گے۔''

چنانچہ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اس آدمی کو سو احادیث سنائیں، سو احادیث سننے کے بعد وہ اس جگہ سے اٹھ کر چل دیا کیونکہ اسے کوئی چوٹ نہ لگی تھی۔

كتاب الأذكياء لابن جوزی (ص/۱۳۸)

۱۳۔ علم بغیر محنت اور مشقت حاصل نہیں کیا جا سکتا

22 جون بروز منگل 2010ء کو مصنف کتب کثیرہ محترم جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ اور نوجوان مولف محترم جناب مولانا ارشد کمال صاحب حفظہ اللہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ (مسجد مکرم) میں تشریف لائے بعد از طلباء جامعہ ھذا سے خطاب کیا جس کا اقتساب:

[کہ علم بغیر محنت اور مشقت حاصل نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ امام عبد اللہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں۔

((لَا یُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجَسَدِ))

''بدن کی راحت سے علم کا حصول نہیں ہو سکتا''

صحیح مسلم، المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فرمانے لگے کہ ہمارے استاذ محدث جلال پوری مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک طالب کو مطالعہ کا بہت شوق تھا لیکن رات کو روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا محلّہ میں سرکاری لالٹینیں لٹکی ہوتی تھیں اس نے سوچا کہ ان کی روشنی سے مستفید ہوا جائے چنانچہ فن نحو کی کتاب "الکافیہ" لے کر لالٹین کی روشنی میں بیٹھ کر پڑنے لگا ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ نواب کے ہرکارے آن پہنچے اور کہنے لگے کہ نواب صاحب گشت پر ہیں لہذا رستے سے ہٹ جاؤ اس طالب علم کو دھکے دے کر انہوں نے ایک طرف کر دیا جونہی نواب قریب سے گزرا تو اس طالب علم نے بلند آواز سے کہا:

''نواب بنے پھرتے ہو اگر کافیہ کی ایک لائن پوچھوں تو نانی یاد آجائے گی''

پروفیسر صاحب فرمانے لگے کہ مشتاقان علم کے نزدیک پڑھنا اور سمجھنا نواب بننے سے کہیں بہتر تھا اور جن کا ماضی میں علم کی دنیا میں ایک نام ہے انہوں نے ایک ایک بات کو سمجھنے کے لیے بڑے بڑے سفر کئے اور مشکلاتِ سفر برداشت کیں تب جا کر وہ آسمان علم پر ایک ستارے کی حیثیت سے چمکے۔]

۱۴۔علم کسی کی جاگیر نہیں وہ عربی یا عجمی

[اہلِ السنۃ والجماعت کے مشہور امام ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۴ھ جن کی ثقاہت وعدالت پر جملہ محدثین اور ائمہ اسماء الرجال کا اتفاق ہے آپ عالم الحجاز والشام کے لقب سے مشہور تھے۔ مشہور اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۱ھ کے حکم سے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے علم حدیث کو مدون کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر مضبوط حافظہ عطا کیا تھا کہ آپ نے صرف ۸۰ دنوں (یا راتوں) میں مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا تھا ذیل میں مشہور اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان المتوفی ۸۶ھ سے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکالمہ ہوا تھا جسے عربی سے اردو ترجمہ کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پیشِ خدمت ہے''۔]

امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہر زوری المتوفی ۶۴۳ھ لکھتے ہیں.....

ہمارے پاس امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں عبدالملک بن مروان کے پاس آیا۔

☆ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ قَدِمْتَ يَا زُهْرِيُّ؟ اس نے کہا اے زہری تو کہاں سے آیا ہے؟

☆ قُلْتُ مِنْ مَكَّةَ۔ میں نے کہا مکہ سے۔

☆ قَالَ فَمَنْ خَلَفْتَ بِهَا يَسُوْدُ أَهْلَهَا۔

اس نے کہا تو نے مکہ میں پیچھے کس کو چھوڑا ہے جوان کا سردار ہو؟

☆ قُلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح کو۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِي میں نے کہا کہ وہ عجمیوں میں سے ہے۔

☆ قَالَ وَبِمَ سَادُهُمْ۔ اس نے کہا وہ کس وجہ سے ان کا سردار بنا ہے۔

☆ قُلْتُ بِالدِّيَانَةِ وَالرِّوَايَةِ میں نے کہا دیانت اور روایت کی وجہ سے۔

☆ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الدِّيَانَةِ وَالرِّوَايَةِ لَيَنْبَغِي أَنْ يَسُوْدُوْا۔

اس نے کہا اہلِ دیانت وروایت اس لائق ہیں کہ وہ سردار بنیں؟

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُ أَهْلَ الْيَمَنِ؟ اس نے کہا کہ اہلِ یمن کی سرداری کون کرتا ہے؟

☆ قُلْتُ طَاوُسُ بْنُ كَيْسَانَ۔ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِی۔میں نے کہا عجمیوں میں سے۔

☆ قَالَ وَبِمَ سَادُّهُمْ؟ اس نے کہا وہ کس وجہ سے ان کا سردار بنا ہے؟۔

☆ قُلْتُ بِمَا سَادُّهُمْ بِهِ عَطَاءٌ۔ میں نے کہا جس چیز سے عطا سردار بنا ہے۔

☆ قَالَ إِنَّهُ لَيَنْبَغِی۔اس نے کہا یہ اس کے مناسب ہے کہ ایسا ہی ہو۔

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ مِصْرَ؟اس نے کہا اہلِ مصر کی سرداری کون کرتا ہے؟۔

☆ قُلْتُ يَزِيْدُ بْنُ أَبِی حَبِيْبٍ۔میں نے کہا یزید بن ابی حبیب۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِی؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِی۔میں نے کہا عجمیوں میں سے۔

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ الشَّامِ؟ اس نے کہا اہلِ شام کی سرداری کون کرتا ہے؟

☆ قُلْتُ مِكْحَوَلٍ۔ میں نے کہا مکحول۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِی؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قَالَ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِی عَبْدِ نَوْبَی أَعْتَقَهُ امْرَأَةٌ مِنْ هُذَيْلٍ۔

میں نے کہا عجمیوں میں سے وہ حبشی غلام تھا جس کو (قبیلہ) ہذیل کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا۔

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ الْجَزِيْرَةِ؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا اہلِ جزیرہ کی سرداری کون کرتا ہے؟۔

☆ قُلْتُ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ۔میں نے کہا میمون بن مہران۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِي۔میں نے کہا عجمیوں میں سے؟

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ الْخَرَاسَانِ؟

اس نے کہا اہل خراسان کی سرداری کون کرتا ہے؟۔

☆ قُلْتُ الضَّحَاكُ بْنُ مَزَاحَمَ ۔ میں نے کہا ضحاک بن مزاحم۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِي۔میں نے کہا عجمیوں میں سے۔

☆ قَالَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ؟ اس نے کہا اہلِ بصرہ کی سرداری کون کرتا ہے؟

☆ قُلْتُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ۔میں نے کہا حسن بن ابی الحسن۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْمَوَالِي۔میں نے کہا عجمیوں میں سے۔

☆ قَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَسُوْدُّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ؟

اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے اہلِ کوفہ کی سرداری کون کرتا ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(یہ اس وجہ سے کہا کہ اب تک خلیفہ کے دریافت کردہ تمام محدثین عجمی تھے اور کسی بھی عربی محدث کا ذکر نہیں آیا تھا جس پر خلیفہ کو تعجب ہوا)

☆ قُلْتُ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ۔میں نے کہا ابراہیم نخعی۔

☆ قَالَ فَمِنَ الْعَرَبِ أَمْ مِنَ الْمَوَالِي؟

اس نے کہا وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟۔

☆ قُلْتُ مِنَ الْعَرَبِ ۔میں نے کہا عرب میں سے ہے۔

☆ قَالَ وَيْلَكَ يَازُهْرِيُّ فَرَجت عنى والله لتسودن الموالى على العرب حتىٰ يخطب لها على المنابر والعرب تحتها

اس نے کہا اے زہری تجھ پر افسوس ہے (یہ خلیفہ نے خوشی کی وجہ سے کہا کیونکہ عربی محدث کا ذکر بھی آ گیا) تو نے میری پریشانی کو دور کر دیا اللہ کی قسم البتہ عجمی (لوگ) عرب پر سرداری کرتے ہیں یہاں تک وہ منبروں پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں اور عرب ان کے سامنے (بیٹھے) ہوتے ہیں۔

☆ قلت ياامير المومنين انما هو امر الله ودينه من حفظه ساد ومن ضيعه سقط

میں نے کہا اے امیر المومنین یہ تو اللہ اور اس کے دین کا معاملہ ہے جس نے اس کو محفوظ کیا وہ سردار ہوا اور جس نے اس کو ضایع کیا وہ گرا (چاہے وہ عربی ہو یا عجمی ہو)۔

علوم الحديث لابن الصلاح عربى ص ٣٦٠ تا ٣٦٢ طبع مدينه منوره

۱۵۔علم کی ایک بات فائدہ دے گئی

ایک شخص مچھلیاں پکڑتا تھا۔ادھر تین طلباء ایک تصویر پر یہ بحث کرتے ہوئے آئے کہ یہ تصویر کس کی ہے۔ایک نے کہا کہ مذکر کی ہے۔دوسرے نے کہا کہ مونث کی ہے۔تیسرے نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ مخنث کی ہے۔ بحث بڑھ گئی تو انہوں نے مچھیرے کو ثالث تجویز کر لیا اور اس کو مذکر، مونث اور مخنث کے معانی بڑھا دیے اور تصویر سامنے رکھ دی کہ اس کا فیصلہ کر لو۔ مچھیرے کی عقل میں جیسا آیا کہا۔ مگر وہ تین لفظوں کا علم ہو گیا۔ اس نے طلباء کو مچھلیاں دے کر رخصت کیا اور خود اپنے کام میں مصروف رہا۔ جال میں ایک سنہری مچھلی بہت خوب صورت ہاتھ لگی۔ جس کو وہ بادشاہ کے پاس تحفہ کے طور پر لے گیا۔ اس کو اپنے زنانہ حوض میں رکھیں۔ بادشاہ نے تحفہ قبول کیا۔ اور وزیر کو کہا کہ مچھیرے کو پانچ صد انعام دے دو۔ وزیر بخیل تھا۔ اس نے انعام ٹالنے کو بادشاہ سے کہا کہ آپ اس ایک سنہری مچھلی کا کیا کریں گے۔ یہ مذکر ہے اس کا جوڑا مونث چاہیے۔ جب یہ مچھیرا دوسرا جوڑا لائے گا تو انعام پوئے گا۔ بادشاہ خاموش رہا۔

مچھیرے نے کہا جناب عالی! یہ مچھلی ایک نئی قسم کی ہے۔ نہ یہ مذکر ہے نہ یہ مونث ہے یہ تو مخنث ہے جس کا جوڑا نہیں ہوا کرتا۔ وزیر کھسیانہ ہو گیا۔ بادشاہ کو ہنسی آ گئی۔ اور وزیر سے کہا کہ خزانچی کو حکم دو کہ خزانہ سے مچھیرا کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے۔ ایک مچھلی کا انعام دوسرا معقول جواب کا انعام چنانچہ وزیر خزانہ نے ایک ہزار روپیہ انعام دے دیا یہ ایک طالب العلم کا فائدہ ہے۔

بحوالہ مجموعہ رسائل (ص۳۲۸)

۱۶۔ طالب علم اور مولانا آزاد

غالباً دسمبر ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے کہ میں رانچی میں نظر بند تھا۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا تو مجھے محسوس ہوا کوئی شخص پیچھے آ رہا ہے مڑ کر دیکھا تو ایک شخص کمبل اوڑھے کھڑا تھا۔ آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ہاں جناب میں بہت دور سے آیا ہوں۔

کہاں سے؟ سرحد پار سے۔

یہاں کب پہنچے؟ آج شام کو پہنچا میں بہت غریب آدمی ہوں۔ قندھار سے پیدل چل کر کوئٹہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہنچا وہاں چند ہم وطن سوداگر مل گئے تھے۔ انہوں نے مجھے نوکر رکھ لیا اور مجھے آگرہ پہنچا دیا۔ آگرہ سے یہاں تک پیدل چل کر آیا ہوں۔ افسوس تم نے اتنی مصیبت کیوں برداشت کی۔ اس لیے کہ آپ سے قرآن مجید کے بعض مقامات سمجھ لوں۔ میں نے الہلال اور البلاغ کا ایک ایک حرف پڑھا ہے۔ یہ شخص چند دنوں تک ٹھہرا۔ اور پھر یکا یک واپس چلا گیا۔ وہ چلتے وقت اس لیے نہیں ملا کہ اسے اندیشہ تھا میں اسے واپسی کے مصارف کے لیے روپیہ دوں گا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا بار مجھ پر ڈالے۔ اس نے یقیناً واپسی میں بھی مسافت کا بڑا حصہ پیدل طے کیا ہوگا۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا نہیں لیکن اگر میرے حافظے نے کوتاہی نہ کی ہوتی تو میں یہ کتاب (تفسیر ترجمان القرآن) اس کے نام منسوب کرتا۔

[۱۲ستمبر ۱۹۳۱ء از مولانا ابوالکلام آزاد]

۱۷۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں

زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے کے لئے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا: اے زر.....! کیسے آئے ہو...؟ میں نے کہا: علم طلب کرنے کے لئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''فرشتے اپنے پر طالب علم کے لئے بچھا دیتے ہیں اس علم (دین) سے خوش ہو کر جو وہ حاصل کرتا ہے۔''

میں نے کہا میرے سینے میں پیشاب پاخانے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کی بابت اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اس لئے میں آپ سے پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔ کیا آپ نے اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ آپ جب ہم مسافر ہوتے، ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین راتیں نہ اتاریں (یعنی اتنی مدت تک ان پر مسح کرتے رہیں) مگر جنابت سے (یعنی اگر انسان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جنبی ہوجائے تو پھر غسل ضروری ہوتا ہے اس لئے موزے اتارنے ضروری ہوں گے) لیکن پیشاب، پاخانے اور نیند سے (یعنی ان چیزوں سے موزے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کے بعد بدستور مسح جائز ہے) میں نے کہا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو محبت کے بارے میں بھی کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک وقت آپ کے پاس تھے کہ ایک اعرابی (بدو) نے آپ کو نہایت اونچی آواز سے پکارا۔یا محمد نبی کریم ﷺ نے بھی اونچی آواز میں اسے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں۔میں نے اس سے کہا افسوس ہے تجھ پر۔اپنی آواز پست کر۔تو نبی کریم ﷺ کے پاس ہے اور اس طرح اونچی آواز سے بولنا تیرے لئے ممنوع ہے۔اس نے کہا اللہ کی قسم! میں تو آواز پست نہیں کروں گا، اعرابی نے (مزید) کہا کہ آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے نہیں ملا؟ (یہ گویا اس کا سوال تھا جو اس نے کیا) نبی کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا! آدمی قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے اس کو محبت ہوگی۔پھر آپ ﷺ ہم سے گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر فرمایا جس کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔حضرت سفیان رحمہ اللہ یکے از راویان حدیث۔فرماتے ہیں کہ یہ دروازہ شام کی طرف ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس وقت پیدا فرمایا جب اس نے آسمان وزمین کی تخلیق کی اور اسی وقت سے یہ توبہ کے لئے کھلا ہے یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا۔جب تک سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع نہیں ہوگا۔

سنن ترمذی ،أبواب الدعوات ،باب ماجاء فی فضل التوبه والاستغفار ،وماذکر من رحمة الله لعباده (۳۵۳۵)،سنن نسائی (۱۲۷۲) صحیح

۱۸۔جایئے! میرا وقت ضائع مت کریں

نظام الملک نے جب مدرسہ نظامیہ کی بنیاد رکھی تو کثیر تعداد میں طلباء نے داخلہ لیا۔چند سال تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہت علمی ماحول رہا مگر آہستہ آہستہ طلباء کے دینی ذوق وشوق میں کمی آتی گئی۔ کسی نے نظام الملک سے شکایت کی کہ آپ طلباء کی سہولت کے لیے اتنی کثیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ نظام الملک نے صحیح صورتِ حال معلوم کرنے کے لیے ایک دن بھیس بدلا اور عشاء کے بعد مدرسہ پہنچ گیا۔ دیکھا کہ طلبہ تکرار کے لیے دو دو اور تین تین کی ٹولیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نظام الملک ان میں ایک طالب علم کے پاس گیا اور سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ آپ یہاں کر رہے ہیں؟ طالب علم نے کہا کہ ہم علم حاصل کرنے آئے ہیں۔ پوچھا کس لیے علم حاصل کرنا چاہتے ہو؟ طالب علم نے کہا: میرے والد بڑے مفتی ہیں علم حاصل کرنے کے بعد ان کی جگہ سنبھالوں گا۔ نظام الملک نے دوسرے طالب علم سے پوچھا کہ آپ کیوں علم حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا میرے والد فلاں مسجد کے خطیب ہیں میں علم حاصل کرنے کے بعد خطابت کا منصب سنبھالوں گا۔ نظام الملک مختلف طلباء کے پاس جا جا کر یہی سوال پوچھتا رہا۔ ہر طالب علم کا یہی جواب تھا کہ علم حاصل کرنے سے ہمیں فلاں عہدہ ملے گا۔ عزت ملے گی اور لوگوں میں عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔

نظام الملک یہ سب سن کر بہت آزردہ ہوا کہ افسوس یہ طالب علم نہیں طالب دنیا ہیں۔ ان کے لیے اتنی کثیر مقدار میں مال و دولت خرچ کرنے کا کیا فائدہ۔ بہتر ہے کہ مدرسے کو بند کر دیا جائے اور یہی مال کسی دوسرے نمبر کار خیر میں صرف کر دیا جائے۔ انہی خیالات کا تانا بانا بنتے ہوئے نظام الملک مدرسہ کے دروازے پر واپس پہنچا تو دیکھا کہ ایک طالب علم چراغ جلائے الگ تھلگ اپنی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مشغول ہے۔ نظام الملک نے سوچا چلو اس سے بھی یہی پوچھتے چلیں۔ چنانچہ اس نے طالب علم کے پاس جا کر سلام کیا۔ طالب علم نے زبان سے سلام کا جواب تو دیا مگر آنکھ اٹھا کر یہ بھی نہ دیکھا کہ یہ سلام کرنے والا کون ہے۔ نظام الملک بڑا حیران ہوا۔ پوچھا کہ میاں کیا بات ہے ہماری طرف توجہ ہی نہیں کرتے کوئی بات تو کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طالب علم نے ٹکا سا جواب دیا کہ جناب! میں یہاں آپ سے باتیں کرنے نہیں آیا۔ نظام الملک نے پوچھا کہ آخر یہاں کس مقصد کے لیے آئے ہو۔ طالب علم نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے کروں یہ علم ان کتابوں میں موجود ہے۔ میں یہ علم حاصل کرنے کے لیے یہاں آیا ہوں۔ اب آپ کی مہربانی آپ خواہ مخواہ سوالات پوچھ کر میرا وقت ضائع نہ کریں۔ نظام الملک یہ جواب سن کر اتنا خوش ہوا کہ اس نے ارادہ کر لیا کہ جب تک اس جیسا ایک بھی طالب علم موجود ہے میں مدرسے کے اخراجات میں کمی نہیں کروں گا۔ یہی لڑکا بڑا ہوا تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بنا۔

بحوالہ باادب با نصیب ص (۱۱٤تا۱۱٦)

۱۹۔ علم کی توہین نہیں کرسکتا

خالد بن احمد الذہلی گورنر بخارا نے امام بخاری رحمہ اللہ سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ گھر آ کر میرے لڑکوں کو صحیح بخاری اور تاریخ کبیر پڑھا دیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے قاصد کو جواب دیا کہ میں علم کی توہین نہیں کرسکتا اور نہ لوگوں کے گھروں میں علم اور کتابیں لیے پھر سکتا ہوں۔ گورنر صاحب سے کہہ دیجیے کہ اگر ان کو علم کا شوق ہے تو وہ میری مسجد یا گھر میں آ کر مجھ سے پڑھ لیا کریں۔ گورنر صاحب کا پیغام آیا کہ اچھا میرے لڑکے کے لیے ایک الگ مجلس منعقد کیا کریں جس میں کوئی دوسرا طالب علم شریک نہ ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دین کے بارے میں یہ امتیازی رویہ ہرگز صحیح نہیں سمجھتا۔ گورنر صاحب نے جب یہ کھرا کھرا جواب سنا تو بعض علماء کو جنہیں امام بخاری سے حسد تھا ان کے پیچھے لگا دیا اور ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ امام بخاری رحمہ اللہ بخارا کو خیر آباد کہتے ہوئے سمرقند تشریف لے گئے۔ وہی کچھ عرصہ کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور سمرقند سے چھ میل دور خرتنگ کے مقام میں مدفون ہوئے۔

البغدادی (۲ / ۳۳)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احترام حدیث

۱۔ لیٹ کر حدیث کو بیان کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا

رئیس التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۳ھ) بیمار ہونے کی وجہ سے ایک پہلو پر لیٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے ان سے ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیث بیان کی۔ سائل نے کہا کہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں کی۔ فرمایا کہ میں اس چیز کو پسند نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کروٹ کے بل لیٹے لیٹے بیان کروں۔

مدارج النبوت (۱/ ۵٤۱)

۲۔ وہ احادیث باوضو ہی پڑھاتے تھے

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۸ھ) میں اس امر کو مستحب سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث باوضو ہی پڑھائیں۔

مصنف عبدالرزاق (۱/ ۳٤٤)

۳۔ پانی نہ ہوتا تو تیمّم کرتے

حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا جب وضو نہ ہوتا اور حدیث بیان کرنا چاہتے تو تیمّم کر لیتے تھے۔

جامع البیان (۲/ ۱۹۸)

۴۔ بے وضو احادیث بیان مت کرو

حضرت ضرار بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ سلف صالحین اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بے وضو نبی علیہ السلام کی حدیثیں بیان کریں۔

جامع البیان العلم (ج۲ ص۱۹۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔وہ وضوء کر کے حدیث لکھا کرتے تھے

حضرت امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۵ھ) کتابت حدیث بھی وضو کر کے کیا کرتے تھے۔

مدارج النبوت(۱/ ۵۴۳)

۶۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ غسل کر کے حدیث لکھتے تھے

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ:

((مَا وَضَعْتُ فِیْ کِتَابِ الصَّحِیْحِ حَدِیْثًا اِلَّا غَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ))

''میں نے صحیح بخاری میں جو حدیثیں بھی درج کی ہے اس سے پہلے میں نے غسل کیا ہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے۔''

مقدمہ حاشیہ بخاری (ص٤ جلد ١)

۷۔میں بے ادب سے حدیث بیان نہیں کروں گا

امام قبیصہ بن عقبہ (المتوفی ۲۱۵ھ) کے دروازے پر بادشاہ ابو دلف کا لڑکا مع اپنے خادموں کے حدیث کی روایات حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا۔حضرت قبیصہ نے نکلنے میں کچھ دیر کی تو شہزادہ کے خادموں نے آواز دی۔شہزادہ دروازے پر ہے اور آپ باہر نہیں آتے؟ حضرت قبیصہ باہر نکلے تو انہوں نے اپنے تہہ بند کے کنارے پر خشک روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔فرمایا کہ جو شخص دنیا سے صرف اس پر راضی ہو وہ شہزادے کو کیا جانتا ہے۔ بخدا میں (شہزادے کی بے ادبی کی وجہ سے) اس سے حدیث بیان نہیں کروں گا۔

تذکرہ (۱/ ۳٤۰)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔عالم جانکنی میں احترام حدیث

سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ (سعید بن مسیّب عالم اہل مدینہ اور سید التابعین تھے۔ان کی ولادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تیسرے سال ہوئی۔انہوں نے متعدد صحابہ کرام کو دیکھا اور ان سے فیض حاصل کیا۔حدیث کے عالم وحافظ ہونے کے ساتھ مفسر قرآن بھی تھے۔علم قرآن وسنت پر اس قدر عبور تھا کہ صحابہ کی موجودگی میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حق بات کہنے میں بے باک تھے یہی وجہ ہے کہ متعدد حکمرانوں نے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا۔وہ خوابوں کی تعبیر میں بھی خاصا علم رکھتے تھے۔علی بن مدینی کہتے ہیں: سعید بن مسیّب سے زیادہ وسیع العلم کوئی شخص میں نے نہیں دیکھا۔انہوں نے ۹۴ھ میں وفات پائی۔سیر اعلام النبلاء ج٤) مشہور تابعی تھے۔ان کے علم کا چرچا دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔اور قتادہ کہا کرتے تھے:

((مَا اَحَدٌ اَعْلَمَ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ مِنِّیْ))

''رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلوں کا مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی نہیں۔''

سیر الاعلام النبلاء(٤/٢٢١)و طبقات ابن سعد(٥/١٢٠)

سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی کیا کرتے تھے بلکہ ان کا بیان ہے:

((مَا فَاتَتْنِی الصَّلَاةُ فِیْ جَمَاعَةٍ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً))

''چالیس سال سے کوئی باجماعت نماز مجھ سے فوت نہیں ہوئی۔''

حلیة الاولیاء (٢/١٦٢)و سیر الاعلام النبلاء(٤/٢٢١)

علاوہ ازیں رسول اکرم ﷺ کی احادیث کے متعلق جب آپ سے سوال کیا جاتا تو نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ جواب دیا کرتے تھے۔جانکنی کے عالم میں ایک حدیث کے متعلق آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

((اَجْلِسُوْنِیْ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''مجھے اٹھا کر بٹھادو!''

''مجھے اٹھا کر بٹھادو!''

لوگوں نے عرض کیا: آپ تو سخت مریض ہیں۔

آپ نے فرمایا:

((اَجْلِسُوْنِیْ کَیْفَ اَسْاَلُ عَنْ کَلَامِ الْحَبِیْبِ ﷺ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ))

''مجھے اٹھا کر بٹھادو۔ مجھ سے حبیب ﷺ کے کلام کے بارے میں پوچھا جائے اور میں لیٹ کر جواب دوں یہ کیسے ممکن ہے؟'' مدارج النبوت (۱/ ۵٤۱)

۹۔ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دیا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک جوان آیا جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا۔ اسے گزرنے کے لیے اور کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے یہ چاہا کہ ان کے آگے سے ہی گزر جائے تو سیدنا ابوسعید نے اس کے سینے میں دھکا دیا۔ جوان نے ان کی طرف نظر اور پھر جب اسے دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے دوبارہ آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ لیکن حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا جس سے اسے تکلیف ہوئی اور وہ مروان کے پاس چلا گیا اور ابوسعید سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی اور اس کے پیچھے پیچھے ابوسعید بھی مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے کہا کہ اے بوسعید! تمہارا اور تمہارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

''جب میں سے کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لیے کہ وہ شیطان ہی ہے۔''

بخاری، الصلاۃ، باب یر المصلی من مر بین یدیہ، (۵۰۹)

۱۰۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے ثبوت مانگ لیا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے (ملاقات کے لیے) اجازت طلب کی مگر ان کو اجازت نہ ملی (کیوں کہ اس وقت) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کسی کام میں) مشغول تھے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹ گئے۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) کی آواز سنی تھی ان کو اجازت دے دو تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو واپس چلے گئے ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلوایا (اور پوچھا کہ تم کیوں لوٹ گئے تھے؟) انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ (یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے کہ اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو لہٰذا وہ انصار کی مجلس میں آئے اور ان سے پوچھا تو انصار سے کہا کہ اس بات کو گواہی تو سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دے سکتے ہیں جو ہم سب سے چھوٹے ہیں چنانچہ وہ انہی کو لے گئے (اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم پوشیدہ رہ گیا کیوں کہ میں بازاروں میں تجارت کے لیے سفر کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔

البخاری، البیوع، باب الخروج فی التجارۃ (۲۰۶۲)

۱۱۔ کنکریاں پھینکنے والے صحابی سے بائیکاٹ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ (اس طرح) مت پھینکو کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منع فرمایا ہے اور فرمایا:

((لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ))

''اس سے (کیا فائدہ کہ اس سے) نہ تو کوئی شکار ہی ہوتا ہے اور نہ دشمن ہی زخمی ہوتا ہے البتہ (یہ کنکری) کسی کا دانت توڑ دیتی ہے یا آنکھ پھوڑ دیتی ہے (یعنی سوائے نقصان کے کوئی نفع نہیں ہے)''

اس کے بعد انہوں نے اسے پھر اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع فرمایا تھا لیکن تو پھر بھی وہی حرکت کر رہا ہے؟

((لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا))

''اب میں تجھ سے اتنی مدت تک کلام نہ کروں گا۔''

البخاری، الصید والذبائح، باب الحذف والندقة (٥٤٧٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سنت و بدعت

۱۔اے اللہ! کیا یہ میرا امتی نہیں ہے۔؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو کس بات سے ہنسی آ رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی پھر

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ الکوثر(۱/ ۱-۳)

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے''

پڑھا پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ ایک نہر ہے مجھ سے میرے رب نے اس کا وعدہ کیا ہے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کے لیے آئیں گے اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد کے برابر ہے ایک شخص کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا یا اللہ کیا یہ میرا امتی نہیں ہے۔؟ تو اللہ تعالی فرمائیں گے کیا آپ ﷺ جانتے ہو کہ اس نے آپ ﷺ کے بعد نئی باتیں گھڑی تھیں۔

صحیح مسلم، الصلاۃ، باب حجۃ من قال ،البسملۃ آیۃ من اول کل سورۃ سوی براۃ...(۸۹۴)وابو داؤد (۷۸۴)والنسائی(۹۰۳)

۲۔تم اپنے گناہ شمار کرو نیکیوں کے ہم ضامن ہیں

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد میں ایک نیا کام ہوتا دیکھ کر سیدنا عبداللہ بن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ چند لوگ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے سو دفعہ اللہ اکبر کہو تو وہ سنگریزوں پر سو دفعہ اللہ اکبر کا ورد شروع کر دیتے ہیں پھر سو بار لا الہ الا اللہ اور سو بار سبحان اللہ پڑھنے کے لیے کہتا ہے تو لوگ مل کر اس کا ورد شروع کر دیتے ہیں ۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں کہہ دو کہ تم اپنے گناہ شمار کرو نیکیوں کے ہم ضامن ہیں۔ پھر آپ موقع پر پہنچ گئے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

((مَاهٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعُوْنَ ؟))

''یہ تم کیا کر رہے ہو''؟

انہوں نے کہا کہ کنکریوں پر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ سبحان اللہ پڑھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم اپنے گناہ شمار کرو نیکیوں کا میں ضامن ہوں کہ وہ برباد نہیں ہوں گی افسوس ہے تم پر اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم کس قدر جلد برباد ہو رہے ہو ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے صحابہ موجود ہیں، ابھی تو آپ کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے، آپ کے برتن نہیں ٹوٹے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو تمہارا یہ طریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے بہتر ہے یا تم گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو''

وہ بولے اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تو یہ اچھا کام کر رہے ہیں تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَكَمْ مِنْ مُرِيْدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيْبَهُ))

کتنے ہی نیکی کے خواہش مند ایسے ہوتے ہیں جو نیکی حاصل نہیں کر سکتے

دارمی (۷۹/۱)(۲۰٤) صحیح

۳۔سنت سے محبت کی ایک مثال

خلیفہ مروان نے یہ شاہی حکم جاری کر رکھا تھا کہ جب بادشاہ خطبہ پڑھ رہا ہو تو دورانِ خطبہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آنے والا بغیر دو رکعتیں پڑھے بیٹھ جائے کیونکہ اس سے شان شاہی کی تحقیر ہوتی ہے اتفاق سے ایک جمعہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لئے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالی آپ پر رحم کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں ان دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہیں چھوڑ سکتا پھر واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے رہے (یا روا گر آج شاہی فرمانروا مجھے نماز کی وجہ سے قتل بھی کر دیتے تو مجھے برا نہ لگتا اور میں روز قیامت دربار الٰہی میں فخر سے کہہ سکتا کہ اے اللہ! میں نے تیرے نبی کی سنت کی لاج اپنی گردن پیش کر کے رکھ لی، اب تو مجھ سے راضی ہو جا۔) جامع ترمذی، الجمعة (٤٩٠)

۴۔ دین میں رائے کا کوئی عمل دخل نہیں

امام عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۰ھ) فرماتے ہیں:

سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

((لَا اَدْرِیْ)) "مجھے اس کے متعلق علم نہیں۔"

عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ امام عطاء سے کہا گیا:

((اَلَا تَقُوْلُ بِرَاْیِكَ؟))

"آپ اپنی رائے سے جواب کیوں نہیں دیتے؟"

تو اس کے جواب میں امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

((اِنِّیْ اَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یُّدَانَ فِی الْاَرْضِ بِرَاْیِیْ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے کو دین بنایا جائے۔''

سنن الدارمی، المقدمة، باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه کتاب ولا سنة، (۱۰۸) صحیح

۵۔اس رسی کو کھول دو!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو (دیکھا) کہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی ہے۔

((قَالَ:مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟))

آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کیا ہے؟ (یعنی کس مقصد کے لئے بندھی ہے؟)

لوگوں نے بتلایا کہ یہ (حضرت ام المؤمنین) زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے۔ جب وہ (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں (تاکہ سستی دور ہو جائے) نبی ﷺ نے فرمایا، اس کو کھول دو! تم میں سے ایک شخص کو چاہیے کہ وہ اس وقت نماز پڑھے جب وہ فرحت ونشاط محسوس کرے، جب سست ہو جائے (تھک جائے) تو وہ سو جائے۔

صحیح بخاری، التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة (۵۱۵۰) و صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب امر من نعس فی صلاته (۷۸٤)

۶۔اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر آئے، ان سے نبی ﷺ کی عبادت سے متعلق پوچھتے تھے، جب ان کو (اس کی تفصیل بتلائی گئی) تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی ﷺ کا کیا مقابلہ؟ آپ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں (اس لیے ہمیں تو آپ سے زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت ہے) چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا، میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا، میں ہمیشہ روزے رکھوں گا،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کبھی روزے کا ناغہ نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا، میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا (رسول اللہ ﷺ کو جب یہ باتیں پہنچیں تو) آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا، تم نے اس اس طرح کہا ہے؟ (جب اس کا جواب انہوں نے اثبات میں دیا تو) آپ نے فرمایا، خبردار! اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا سب سے زیادہ خوف دل میں رکھنے والا ہوں لیکن میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں (رات) کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں (پس یہ سارے کام ہی میری سنت ہیں) اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا، پس وہ مجھ میں سے نہیں (یعنی مجھ سے اس کا تعلق نہیں)

صحیح بخاری، النکاح، باب الترغیب فی النکاح (۵۰۶۳) وصحیح مسلم (۱۴۰۱) وسنن نسائی (۳۲۱۷)

۷۔ ہر بدعت گمراہی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ))

''(دین میں) ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہوتی ہے''

صحیح جامع الصغیر (۱۳۵۳) وابو داؤد (۴۶۰۷) والنسائی (۱۵۷۸)

۸۔ بدعتی پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تمام انسانوں کی لعنت ہے‘‘

بخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب اثم من آوی محدثا(۷۳۰۶)

۹۔ مدینہ میں بدعت کبیرہ گناہ ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے متعلق کچھ مفسدین کا خیال تھا کہ ان کے پاس خاص راز کی باتیں موجود ہیں انہوں نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے دوسری کوئی مخفی چیز نہیں ہے (اس صحیفے میں یہ مضمون بھی ہے) مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے لے کر مقام ثور تک حرم ہے۔

((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

’’جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے، اس پر عمل کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔ اس کی نہ کوئی نفلی عبادت مقبول ہوگی اور نہ ہی کوئی فرض عبادت‘‘

اور جو کوئی (غلام) اپنے مالک کو چھوڑ کر، بغیر اس کی اجازت کے کسی دوسرے کو مالک بنائے تو اس پر بھی اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔ نہ اس کی کوئی نفلی عبادت مقبول ہوگی نہ کوئی فرض عبادت۔

بخاری، فضائل المدینة، باب حرم المدینة (۱۸۷۰)

۱۰۔ سنت اور بدعت جاری کرنے والے کا ثواب

عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارُ

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا))

''جس شخص نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اسے ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس سنت پر عمل کیا اور ان لوگوں کے اپنے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آئی گیا اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ کا بوجھ ہوگا جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور اس بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کے بوجھ میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔''

سنن ابن ماجه ،مقدمه ،باب احياسنت قدامیت (۲۰۹)صحیح

۱۱۔ جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا اِلَّا هَالِكٌ))

''لوگو! میں تمھیں ایسے روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا سمجھو وہ ہلاک ہو گیا۔''

كتاب السنة لابن عاصم تحقيق از البانی (٤٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شب برأت کی حقیقت

ماہ شعبان کی فضیلت میں بہت سی باتیں معروف ہیں اصل میں جن کی کچھ حقیقت نہیں سوائے اسکے کہ رسول اللہ ﷺ اس میں کثرت سے روزے رکھتے تھے اور دوسروں کو اسکی تلقین فرماتے تھے اور وہ بھی استقبال رمضان کیلئے نہیں۔

ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو کچھ واعظین اور صوفی حضرات بہت اہمیت دیتے ہیں اور اسکی فضیلت میں بہت سی من گھڑت باتیں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً کہ اللہ کے عرش کے نیچے ایک درخت ہے جس کے ہر پتے پر ہر انسان کا نام لکھا ہوا ہے۔ پندرہ شعبان سے لیکر ایک سال تک جنہوں نے مرنا ہوتا ہے ان کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنہوں نے پیدا ہونا ہوتا ہے ان کے پتے اگ آتے ہیں۔ پھر اس دن اور رات کو خصوصی نماز وظائف اور کئی بدعات کرتے اور اسکی ترویج میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں اور نہ ہی ان کا اسلام سے کچھ تعلق ہے۔

شب برأت چہ معنی دارد

عرف عام میں پندرہ شعبان کی رات کو ''شب برأت'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

''شب براءت'' فارسی اور عربی یا اردو کے دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔

① شب فارسی میں رات کو کہتے ہے اور برأت (مہموز) عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہے بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں۔ اس اعتبار سے اسکا معنی ہوا ''بیزاری والی رات''

② اگر لفظ برات (غیر مہموز) ہو تو یہ سنسکرت سے ماخوذ ہے اور یہ فارسی اور اردو میں الگ الگ معنی دے گا۔

اردو میں اس (برات) سے مراد وہ جلوس جو دولہا اپنے ساتھ شادی کیلئے لے کر جاتا ہے اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فارسی میں برات (غیر مہموز) یعنی حصہ، نقد اور تقدیر وغیرہ ہے۔

اس نام ''شب برأت'' کے خالص عربی نہ ہونے سے ہی اسکے بناوٹی ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔اگر دین میں اسکی کوئی اہمیت ہوتی تو اسکا نام لیلۃ البرأۃ ہوتا جبکہ دین حنیف میں اسکا کسی صحیح حدیث سے ثبوت نہیں ملتا۔

بعض کا خیال ہے کہ یہ نام شیعہ نے رکھا ہے وہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تبرّا کرتے ہیں اس لیے اسے ''شب برأت'' کہتے ہیں یعنی ''تبرّا کی رات'' (بیزاری کی رات) اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے ''تبرّا'' کی جگہ اسی کا ہم معنی لفظ ''برأت'' لگا کر مسلمانوں میں اسے عام کر دیا۔

بعض لوگ سورہ دخان کی ابتدائی آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں جو لیلۃ مبارکہ کا تذکرہ ہوا ہے وہ نصف شعبان کی رات ہے مگر یہ قیاس آرائی محض باطل پر مبنی ہے اس جگہ لیلہ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے کیونکہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا ہے۔

جامع البیان رقم(۲۴۰۹)

اس ضمن میں جو روایات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔سب کی سب ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں۔ہم اس مقام پر چند روایات کی تخریج وتحقیق پیش کرتے ہیں۔

ا۔مغفرت کا دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

((فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَاءِكَ فَقَالَ :((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ))

«ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا تو) آپ ﷺ بقیع الغرقد میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے..؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا یہ گمان تھا کہ آپ کسی دوسری اہلیہ کے ہاں چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار افراد کو بخش دیتے ہیں“

تخریج وتحقیق

① ترمذی ،الصوم، باب ما جاء فی لیلة نصف الشعبان(۷۳۹)وابن ماجه(۱۳۸۹) واحمد(۲٦٥٤٦)والبیهقی فی شعب الایمان (۳۸۲٤)والمعجم الاوسط لطبرانی(۱۹۹)و جمع الجوامع(۱۷۳۷)

② حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا الحجاج بن أرطاه عن يحيى بن أبى كثير عن عروة عن عائشة

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اسے یحییٰ (ابن ابی کثیر) نے عروہ سے نہیں سنا۔

اور نہ حجاج بن اُرطاۃ نے یحییٰ سے سنا ہے، نیز یہ دونوں راوی عند المحدثین مدلس ہیں۔

الجرح والتعدیل(۲۷۳/۳)و تاریخ بغداد(۲۲٥/۸)

③ معلوم ہوا کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے البتہ اس روایت کے تین شواہد موجود ہیں جبکہ وہ تمام بھی ضعیف، منکر اور مردود ہیں۔ العلل المتناهية(٦٧/٢، ٦٩)(٩١٨، ٩١٩)

آپ ﷺ کا بقیع قبرستان جانے کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح روایت بھی مروی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اس میں پندرہ شعبان کا تذکرہ نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ-صلى الله عليه وسلم-. قُلْنَا بَلَى. قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ-صلى الله عليه وسلم-فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً. قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ. قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي. قُلْتُ نَعَمْ. فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ)

''حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا کیا میں آپ ﷺ کو اپنی اور اپنی ماں کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں ہم نے گمان کیا کہ وہ ماں سے اپنی جننے والی ماں مراد لے رہے ہیں ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس میری باری کی رات میں تھے کہ آپ ﷺ نے کروٹ لی اور اپنی چادر اوڑھ لی اور جوتے اتارے اور ان کو اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا اور اپنی چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور آپ ﷺ اتنی ہی دیر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے گمان کر لیا کہ میں سو چکی ہوں آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر نکلے پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہنا اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کو طویل کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار اٹھایا پھر آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹی آپ ﷺ تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی آپ ﷺ دوڑے تو میں بھی دوڑی آپ ﷺ پہنچے تو میں بھی پہنچی میں آپ ﷺ سے سبقت لے گئی اور داخل ہوتے ہی لیٹ گئی آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم بتا دو ورنہ مجھے باریک بین خبردار یعنی اللہ تعالیٰ خبر دے دے گا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان پھر پورے قصہ کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خبر میں نے آپ ﷺ کو دے دی فرمایا میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ تو تھی میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی پھر فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق داب لے گا فرماتی ہیں جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے چھپایا تو میں نے بھی تم سے چھپانے ہی کو پسند کیا اور وہ تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تو نے اپنے کپڑے اتار دیے تھے اور میں نے گمان کیا کہ تو سو چکی ہے اور میں نے تجھے بیدار کرنا پسند نہ کیا میں نے یہ خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ قبع تشریف لے جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کیسے کہوں آپ ﷺ نے فرمایا:

(السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ)

''سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے جانے والوں پر ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها(٢٢٥٦)والنسائی(٢٠٣٦، ٣٩٧٣، ٣٩٧٤)

۲۔ شب برأت، حلوہ اور چراغاں

① عوام الناس میں یہ بات معروف کر دی گی ہے کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی رات نبی کریم ﷺ کے (غزوہ احد میں) دندان مبارک شہید

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے حلوہ تناول فرمایا تھا اس لیے تمام لوگ اس رات خصوصی حلوے کا اہتمام کریں۔

کتاب ماثبت فی السنة (ص/۲۱٤) از شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمہ اللہ

فائدہ: یہ بات بالاتفاق مسلّم ہے کہ غزوہ احد ۶ شوال ۳ھ بمطابق ۲۶ جنوری ۶۲۵ء کو ہوا

تاریخ اسلام (۱/ ۶۱) وابن سعد (۲/ ۲۵)

② علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''رجب اور شعبان میں ہونے والے سبھی کام (نماز، حلوہ، آتشبازی وغیرہ) بدعات میں سے ہیں''

آثار مرفوعه (ص/ ۱۰۸، ۱۰۹) وفتاوی عبد الحی حنفی (ص/ ۱۱۰/ مترجم)

۳۔ عجیب کہانی، ایک راز

اہل تشیع کا اصول: تیسرے امام ''حسین'' کے سوا ہر امام کا امامِ سابق کی اولاد سے ہونا ضروری ہے۔ اصول کافی اور دیگر کتب شیعہ کے مطابق گیارہویں امام ''حسن عسکری'' ہیں جو کہ لاولد تھے' اب شیعہ کو اپنے اصول وعقیدے کے مطابق حسن عسکری کی اولاد سے بارہواں امام ثابت کرنے کی مشکل پیش آئی تو اس کا حل انہوں نے یہ نکالا، کہ اس کے لیے ایک افسانہ گھڑا وہ یہ کہ حسن عسکری کے انتقال سے چار یا پانچ سال پہلے اس کے گھر امام مہدی پیدا ہوا (اہل تشیع اسی مہدی کی خوشی میں اس رات آتش بازی اور حلوہ خوری کرتے ہیں) جو عوام کو نظر نہیں آتا تھا اور حسن عسکری کے انتقال سے دس روز پہلے صرف چار پانچ سال کا یہ بچہ چالیس ہاتھ لمبا اور اونٹ کی ران جتنا موٹا قرآن اور تمام انبیاء سابقین پر نازل شدہ کتابیں اور وہ سارا سامان جو ہر امام کے پاس رہتا تھا سب اٹھا کر کے غار سرمن رائی میں غائب ہو گیا۔

بزعم شیعہ مہدی کی غیبت صغریٰ کی ابتداء سے غیبتِ کبریٰ تک اس کے چار نائب علی الترتیب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گزرے ہیں جن کو مہدی کے مقام رہائش کا علم ہے۔

ا۔ابوعمر عثمان بن سعید۲۔محمد بن عثمان بن سعید۳۔حسین بن روح ۴۔علی بن محمد ان کا عقیدہ ہے کہ شعبان کی پندرہ کو ہمارے امام حسین بن روح ظاہر ہوں گے جو ہمیں امام مہدی تک لے جائیں گے، جس کے لیے وہ ہر شعبان کی پندرہ کو دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر چراغ روشن کر کے اس کا انتظار کرتے ہیں اور جب وہ صبح تک نمودار نہیں ہوتے تو پھر عریضہ (چٹھی) لکھ کر دریا میں بہا دیتے ہیں کہ اب ان کا ظہور آئندہ سال ہوگا۔

مزید ان کا کہنا ہے کہ ''شب برأت'' میں جاگنا اور تلاوت قرآن، دعا و نماز میں بسر کرنا آتش جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے

پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ الاسلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے (عریضہ حاجت جو علی الصباح پیش کرتے ہیں اسکی ایک مخصوص دعا ہے جو لکھنے کی ہمیں ہمارے قرطاس اجازت نہیں دیتے اس لیے چھوڑ رہے ہیں)

عریضہ حاجت کے متعلق ہدایات: زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے اور خوشبو لگا کر یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصباح ڈالے۔(یہ منظر شب برأت کو لاہور دریائے راوی کے کنارے دیکھا جا سکتا ہے) جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے بتوجہ تمام پکارے یا حسین بن روح! اور دعائے عریضہ پڑھ کر عریضہ ڈال دے''

تحفة العوام(مصدقه مقبول جدید)(ص/۴۹۲،۴۹۵)سات سائل از مفتی رشید(ص/۳۹، ۴۰)

۴۔شب برأت اور آتش بازی، میرا مذہب نہیں

شعبان کی پندرہ تاریخ بعض لوگ آتشبازی، چراغاں اور پہاڑیاں بنا کر بتیاں روشن کرتے ہیں اور اس کو دین، ثواب سمجھتے ہیں جبکہ اس کا دین اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ سب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اہل مصر اور شام کے آتش پرستوں نے کام شروعکیا۔صاحب تحفۃ الأحوذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''اصل میں یہ رسم بد برامکہ اور ہنود کی ہے جو آتش پرست تھے۔اسلام لانے کے بعد یہ لوگ اپنی رسوم جاہلیت پر قائم رہے ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان بھی اس رسم بد میں ملوث ہوگے۔

اصل میں آتش کدوں کی آگ روشن کرنے والوں کو''برمک'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا مجوسیوں کے ہاں ان کا سب سے بڑا مذہبی عمدہ یہی تھا۔نصف صدی کے بعد وزارت کے عہدے پر خالد برمکی فائز ہوا۔۱۶۳ھ میں خالد برمکی کا انتقال ہوگیا تو خلیفہ ہارون الرشید نے خالد کے بیٹے یحییٰ برمکی کو وزارت کے عہدے پر بیٹھا دیا۔چونکہ یہ سابقہ آتش پرست تھے اور اب اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے لیکن دل میں آگ کی محبت مکمل موجود تھی جس کے ظہور کے لیے اس یحییٰ برمکی نے سب سے پہلے شعبان کی پندرہ تاریخ کو مساجد اور گھروں میں چراغاں کرنے کی رسم کو شروع کیا' اور اس کی نسبت اسلام کی طرف کر دی حالانکہ اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

تحفة الأحوذی(۵۰۵/۳)[طبع دار الضیاء ،الکویت]

قارئین کرام! اسلام تو وہ دین ہے کہ جب ابتدائے اسلام میں فرضیت نماز کا حکم ہوا تو نماز کی ادائیگی کے لیے بغیر اطلاع کے جمع ہونا مشکل ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے مجلس شوریٰ قائم کی اس پریشانی کا حل کیا کیا جائے اس پر کئی مشورے آئے۔

۱۔عیسائیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے۔

۲۔یہودیوں کی طرح بگل،سنکھ بجایا جائے۔

۳۔مجوسیوں کی طرح آگ کو روشن کیا جائے۔

آپ ﷺ نے تمام گفتگو کو سماعت کرنے کے بعد فرمایا: اسلام ہمیں کسی غیر کی نقالی کی اجازت

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتا' حتی کہ خود اللہ نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دے دیا۔ بخاری (۶۰۴)

غور کیجئے! جب اسلام اہم ترین فریضہ نماز کے لیے بطور اطلاع بھی آگ کو روشن کرنا پسند نہیں کرتا تو بناوٹی خوشیوں کے موقعوں پر اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ شب برأت کو چراغاں کرنا، قندیلیں روشن کرنا اور اسے کار ثواب تصور کرنا سراسر گمراہی اور بدعت ہے۔

علاوہ ازیں یہ ایک فضول خرچی اور اسراف ہے جو اسلام کے ہاں ناپسندیدہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيراً، إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينَ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً﴾

''اور فضول خرچی مت کرو یقیناً اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے'' سورۃ اسراء (۲۷/۱۷)

۵۔ روحوں کی آمد

دور حاضر میں دین سے دور ایک طبقے کا خیال ہے کہ ہر جمعرات اور شب برأت کو روحوں کی آمد ہوتی ہے حالانکہ مردے برزخی زندگی سے وابستہ ہیں، ان کا عالم دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾

''ان (مردوں) کے پیچھے ایک پردہ ہے جو قیامت تک رہے گا''

سورۃ المومنون (۲۳ / ۱۰۰)

سورۃ القدر میں ﴿ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴾ سے بعض لوگ روحوں کا اترنا مراد لیتے ہیں' حالانکہ اس ''روح'' سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اس کی صراحت موجود ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ﴾ سورة النحل (۱۰۲/۱۶)

''کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ)! اس کو جبرائیل نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے''

اگر کوئی اس سے روحوں کی آمد کا دعوی کرتا ہے تو وہ تحریف قرآن کا مرتکب ہو چکا ہے۔ اسے جلد توبہ کر لینی چاہیے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَمَّا تَقْسِيْمُ اَنْوَاعِ الْاَطْعِمَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ خَاصَّةً فَلَمْ يَرِدْ فِيْهِ حَدِيْثٌ وَلَا مَوْقُوْفٌ وَلَا ضَعِيْفٌ وَاَمَّا اِعْتِقَادُ حُضُوْرِ اَرْوَاحِ الْاَمْوَاتِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَتَنْظِيْفِ الْبُيُوْتِ وَتَطْيِيْنِ جُدَارَانِهَا لِتَكْرِيْمِهَا وَزِيَادَةُ السِّرَجِ وَالْقَنَادِيْلِ عَلَى الْحَاجَةِ فِيْهَا فَهِيَ مِنَ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ بِلَا شَكٍّ))

''اس رات خاص طور سے فقراء کے لیے انواع واقسام کے کھانے تقسیم کرنا، اس بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں نہ مرفوع نہ موقوف نہ صحیح اور نہ ضعیف اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس رات مردوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ان کی تکریم کے لیے گھروں کو صاف کرنا اور دیواروں (اور قبروں) کی لیپائی کرنا اور ضرورت سے زیادہ چراغوں اور قندیلوں کو روشن کرنا تمام بدعات' گمراہی کے کاموں میں سے ہے''

مرقاة شرح مشكوٰة (۲۳۹.۲۳۸/۲)

ابوبکر العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((وَلَيْسَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَدِيْثٌ يُعَوَّلُ عَلَيْهِ لَا فِيْ فَضْلِهَا وَلَا فِيْ نَسْخِ الْآجَالِ فِيْهَا، فَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهَا))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''نصف شعبان کی رات اور اس کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث بھی قابل اعتماد نہیں اور نہ ہی اس رات موت کے فیصلے کی منسوخی کے متعلق کوئی (صحیح) روایت ہے۔ لہذا آپ ان ناقابل اعتماد روایات کی طرف ذرہ بھی التفات نہ کریں''

احکام القرآن لابن العربی (٤/ ١٦٩٠)

نوٹ: اس مضمون کو بالتفصیل پڑھنے کے لیے ہماری کتاب ''شب برأت حقیقت کے آئینہ میں'' کا مطالعہ کریں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طہارت

۱۔طہارت میں سستی اوراس کاانجام

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،فرمایا کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے،تو دو آدمیوں کی آواز سنی،جن پر قبروں میں عذاب ہورہا تھا،پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ بَلَى اِنَّهٗ كَبِيْرٌ،اَمَّا اَحَدُ هُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِا لنَّمِيْمَةِ ،وَاَمَّا الآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْ لِهٖ))

''ان دونوں کوعذاب ہورہا ہےاوروہ عذاب کسی بڑی بات پرنہیں ہورہا(کہ جس سے یہ رک نہیں سکتے تھے)پھرفرمایاوہ بڑی بات ہی تو ہےان میں ایک تو چغل خوری کرتا تھااوردوسرااپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا''

پھرآپ نے ایک شاخ منگوائی اوراس کے دوٹکڑے کئے،ان دونوں میں سے ہرایک کی قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا،آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ نے کیوں کیا..؟آپ نے فرمایا:امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوجائیں ان دونوں پرعذاب میں کمی ہوجائے۔

بخاری الوضوء،باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ(۲۱۶.۲۱۸.۱۳۶۱)

۲۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جوتے اتار دیئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اتارے اوراپنی بائیں طرف رکھ لیے جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوایسا کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے بھی اپنے جوتے نکال ڈالے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے پوچھا تم نے اپنے جوتے کیوں اتارے؟ لوگوں نے جواب دیا ہم نے آپ ﷺ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بتایا کہ تمھارے جوتوں میں نجاست لگی ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے۔ اگر جوتوں میں گندگی یا نجاست لگی ہو تو ان کو زمین پر رگڑ دے اس کے بعد (ان کو پہن کر) نماز پڑھے۔

ابو داؤد ،الصلاة، باب الصلاة فی النعل (٦٥٠) والدارمی (١/ ٣٢٠) وابن حبان (٣٦٠) واحمد (٣/ ٢٠) والبیهقی (٢/ ٤٣١) صحیح عند الألبانی

۳۔ طہارت حاصل کرنے والوں کی شان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ آیت

﴿فیه رِجَال یُّحِبُّونَ اَن یَّتَطَهّرُوا وَالله یُحِبُ المُطَّهِّرِین﴾

(یہاں کے لوگ ایسے ہیں جو خوب طہارت حاصل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں''

اہل قباء کے بارے نازل ہوئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قباء کے لوگ (ڈھیلوں سے استنجے کے بعد) پانی سے طہارت حاصل کیا کرتے تھے اور اسی بنا پر یہ آیت ان کی شان میں نازل ہوئی۔

۴۔ ابراہیم علیہ السلام اور طہارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی۔

((وَاِذَا ابْتَلَی اِبْرَاهِیمَ رَبُّهُ بِکَلِمَاتٍ))

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو چند چیزوں کے ساتھ آزمایا'' (البقرة: ١٢٤)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((اِبْتَلَاهُ بِالطَّهَارَةِ خَمْسٌ فِيْ الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِيْ الْجَسَدِ))

«طہارت کے سلسلے میں آزمایا تھا جن میں پانچ کا تعلق سر اور پانچ کا تعلق جسم سے ہے"

خَمْسٌ فِيْ الرَّأْسِ سر کی پانچ (سنتیں)

(١) قَصُّ الشَّارِبِ مونچھیں کاٹنا

(٢) وَالْمَضْمَضَةُ کلی کرنا

(٣) وَالْاِسْتِنْشَاقُ ناک میں پانی چڑھانا

(٤) وَالسِّوَاكُ مسواک کرنا

(٥) وَفَرْقُ الرَّأْسِ سر میں مانگ نکالنا

خَمْسٌ فِيْ الْجَسَدِ جسم کی پانچ (سنتیں)

(١) تَقْلِيْمُ الْاَظَافِرِ ناخن کاٹنا

(٢) وَحَلْقُ الْعَانَةِ زیر ناف بال مونڈنا

(٣) وَالْخِتَانُ ختنہ کرنا

(٤) وَنَتْفُ الْاِبِطِ بغلوں کے بال مونڈنا

(٥) وَغَسْلُ اَثَرِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ

"پانی کے ساتھ بول و براز کے نشانات دھونا"

تفسیر ابن کثیر (١٦٦/١)

۵۔ طہارت ایمان میں سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: تین چیزیں ایمان میں سے ہیں کہ:

① ((أَنْ يَّحْتَلِمَ الرَّجُلُ فِيْ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ فَيَقُوْمَ فَيَغْتَسِلَ لَا يَرَاهُ اِلَّا اللّٰهُ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''سرد رات میں آدمی محتلم ہوا، پس اٹھ کر اس نے غسل کیا جبکہ اسے اللہ کے علاوہ کوئی دیکھ نہیں رہا تھا''

② ((وَالصَّوْمُ فِيْ الْيَوْمِ الْحَارِّ))

''سخت گرمی (لمبے دنوں) کے روزے''

③ ((وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ الْاَرْضِ الفَلَاةِ لَا يَرَاهُ اِلَّا اللّٰهُ))

'' گھنے جنگل میں آدمی کا نماز پڑھنا جبکہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے دیکھ نہ رہا ہو''

البیھقی فی الشعب الایمان (۲۲/۳)(۲۷۵۷)

۶۔دلوں کی طہارت ضروری ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَوْ طَهُرَتْ قُلُوْبُنَا مَا اُشْبِعَتْ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا))

''اگر ہمارے دل پاک ہوں تو دل کبھی بھی ہمارے پرودگار کے کلام (تلاوت قرآن) سے سیر نہ ہوں''

اغاثۃ اللھفان لابن القیم (۵۵/۱)

۷۔کیا تیرے گھر میں کوئی پاک جگہ ہے..؟

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک عسائی عورت کے گھر میں نماز پڑھنی چاہی تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عورت

((هَلْ فِيْ بَيْتِكَ مَكَانٌ طَاهِرٌ فَنُصَلِّيَ فِيْهِ ؟))

''کیا تیرے گھر میں کوئی پاک جگہ ہے یہاں ہم نماز ادا کریں''

تو اس عورت نے کہا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((طَهِّرَا قُلُوْبَكُمَا ثُمَّ صَلِّيَا أَيْنَ اَحْبَبْتُمَا))

''تم اپنے دلوں کو پاک کرو پھر جہاں چاہو نماز پڑھو''

اس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابودارداء رضی اللہ عنہ تو نے مسئلہ ایک غیر فقیہ سے سمجھ لیا۔

اغاثة اللهفان (۱/۱۵۳)

۸۔ اعضائے وضوء روز قیامت چمک رہے ہوں گے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ ۔))

''(اے) مومن لوگوں کے گھر (والو) تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں''۔

(صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے) کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں...؟ فرمایا: تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی ابھی نہیں آئے ہیں۔ میں حوض (کوثر) پر سب سے آگے ہوں گا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے بعد والے امتیوں کو کس طرح پہچانیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خیال ہے ایک آدمی کے کالے سیاہ گھوڑوں میں سیاہ جسم وسفید سبز والے گھوڑے ہوں تو وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس وہ (امتی) قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید چمکتے چہرے ہاتھوں قدموں کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض پر انکے آگے ہوں گا پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو مجھ سے روکا جائے گا جس طرح گم شدہ اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں آواز دوں گا آؤ آؤ (پانی پیو) تو کہا جائے گا انہوں نے دین کو بدل دیا تھا (بدعتی ہو گئے تھے) میں کہوں گا دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

صحیح مسلم (۲۴۹)

۹۔ بلال کیا کرتے ہو کہ..!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے کہا:

''اے بلال! مجھے اپنا اسلام میں کیا ہوا کوئی سب سے زیادہ پُرامید عمل بتاؤ۔ بلاشبہ میں نے جنت میں اپنے سامنے (معراج کی رات) تمہارے جوتوں کی آہٹ (حرکت) سنی ہے۔''

تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پرامید ہو کہ میں نے رات اور دِن کے اوقات میں جب بھی وضوء کیا اس کے ساتھ لازماً اس قدر نماز پڑھی جتنی کہ میرے لیے پہلے سے لکھ دی گئی تھی (یعنی میں ہر وضوء کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں)۔

صحیح بخاری، الجمعة، باب فضل الطهور بالليل والنهار و فضل الصلاة بعد الوضوء (١١٤٩) ومسلم (٢٤٥٨). ابن خزيمة (١٣٠٨).

۱۰۔ وضو کر کے سونے کی فضیلت

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مسلمان رات کو ذکر و اذکار اور وضو کر کے سوتا ہے تو وہ رات کو بیدار ہونے پر دنیا و آخرت کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ بھلائی اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔''

سنن أبي داود (٥٠٤٢) سنده صحيح

۱۱۔ جمعہ کے دن غسل کرنے والے کو ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت (کی طرح) غسل کیا پھر پہلی گھڑی میں (مسجد کی طرف) گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ کا نذرانہ دیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس نے گائے کا صدقہ کیا اور جو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگوں والے میڈھے کا صدقہ کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی کا صدقہ کیا، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے کا صدقہ کیا۔''

صحیح البخاری(۹۲۹)وصحیح مسلم(۸۵۰)

۱۲۔وہ مسجد میں مسواک لے کر جاتے تھے

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((فَرَایْتُ زَیْدًا یَجْلِسُ فِیْ الْمَسْجِدِ وَاِنَّ السَّوَاكَ مِنْ اُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أذنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَاقَامَ))

''میں نے حضرت خالد بن زید جہنی رضی اللہ عنہ کو مسجد بیٹھے ہوئے دیکھا اور بلاشبہ مسواک ان کے کان میں اس جگہ موجود تھی جہاں کاتب کے قلم ہوتا ہے اور جب بھی وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے۔(اور پھر مسواک کو اسی جگہ یعنی کان پر رکھ لیتے تھے)''

ترمذی ،الطھارۃ،باب ماجاء فی السواك (۲۳)

۱۳۔۔پاکیزگی،نصف ایمان ہے

ابو مالک، حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الطُّهُورُ شَطْرُ الایمَان، والْحَمْدُ للّٰه تَمْلَأُ المیزانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰه وَالْحَمدُ للّٰه ، تَمْلَانِ أو تَمْلَأ مَا بَیْنَ السَّمَاوَاتِ والْأَرْضِ، وَالصَّلاةُ نُور((، وَالصَّدَقَةُ بُرهَان((، وَالصَّبْرُ ضِیَاء((، وَالقُرآنُ حُجَّة((لَكَ اَ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَغدُو، فَبَائِع((نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، أوْ مُوبِقُهَا))

''پاکیزگی،نصف ایمان ہے(یعنی اجروثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے)اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ' کہنا میزان کو بھر دیتا ہے (یعنی بہت وزنی عمل ہے جس کے اجر وثواب سے میزان اعمال بھاری ہو جائے گی) اور سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا، یہ آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتا ہے اور نماز روشنی ہے (جس سے اسے دنیا میں حق کی طرف رہنمائی ملتی ہے اور آخرت میں پل صراط سے گذرتے وقت بھی یہ روشنی مومن کے کام آئے گی) اور صدقہ دلیل ہے (اس بات پر کہ اس کا ادا کرنا والا مومن ہے) صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لئے حجت (دلیل) ہے (اگر اس پر عمل کیا جائے بصورت دیگر) تیرے خلاف دلیل ہے۔ ہر ایک صبح صبح اپنے کاموں میں نکلنے والا ہے اور وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس اسے (عذاب سے آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرن والا ہے۔''

صحیح مسلم، الطهارة، باب فضل الطهور، (۲۲۳)

۱۴۔ پانی نہیں تو تیمّم کرلو

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم بیداء یا ذات الجیش (مقام) پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ڈھونڈنے کے لی قیام کیا اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے اور اس مقام پر کہیں پانی نہ تھا (اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا) لہٰذا لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ (ام المومنین) عائشہ نے کیا کیا ہے؟ کہ رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو روک لیا اور لوگ ایسے مقام پر ہیں جہاں پانی نہیں ہے؟ اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہوئے اور جو اللہ نے چاہا وہ انہوں نے مجھے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں چوکے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور آپ ﷺ سو رہے تھے اس لیے میں درد کی شدت کے باوجود

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حرکت بھی کر سکتی تھی پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ اٹھ بیٹھے جب کہ آپ بغیر پانی والے (مقام پر) تھے چنانچہ اللہ بزرگ و برتر نے آیت تیمّم نازل فرمائی لوگوں نے تیمّم کیا (اور نماز ادا کی)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ))

''اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔''

(یعنی تیمّم والی سہولت کے علاوہ کئی سہولتیں صحابہ کو ابوبکر کی اولاد کی وجہ سے مل چکی تھیں) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتیں کہ جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

صحیح بخاری، التیمم، باب، (٣٣٤)

١٥۔اے اللہ کے رسول مجھے پاک کیجئے...!

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے:

((فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرْ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرْ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي))

''اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو واپس جا، اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ تو وہ تھوڑی دور ہی جا کر لوٹ آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو تیرے لیے۔ لوٹ جا اللہ سے معافی مانگ اور اس کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرف رجوع کر۔ وہ تھوڑی دور جا کر لوٹا پھر آ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کریں۔''

تو نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ چوتھی دفعہ اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھے کس بارے میں پاک کروں؟ اس نے عرض کیا زنا سے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا یہ دیوانہ ہے؟ تو آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ وہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ تو ایک آدمی نے اٹھ کر اسے سونگھا اور اس سے شراب کی بدبو نہ پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے زنا کیا؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا اور لوگ اس کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یہ ہلاک ہو گیا اور اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا اور دوسرے کہنے والے نے کہا کہ ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ نہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا اس نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ کر عرض کیا مجھے پتھروں سے قتل کر دیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم دو دن یا تین دن اسی بات پر ٹھہرے رہے یعنی اختلاف رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے سلام فرمایا اور بیٹھ گئے اور فرمایا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش مانگو صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنْ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي))

''کہ انہوں نے ایسی خالص توبہ کی ہے کہ اگر اس کو امت میں تقسیم کر دیا جاتا تو ان سب کے لیے کافی ہو جاتی۔ پھر ایک عورت جو قبیلہ غامد سے تھی جو کہ ازد کی شاخ ہے آپ کے پاس حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر دیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو واپس ہو جا اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر اس نے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ مجھے واپس کرنے ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کیا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے اس سے فرمایا وضع حمل تک جو تیر پیٹ میں ہے ایک انصاری آدمی نے اس کی کفالت کی ذمہ داری لی یہاں تک کہ وضع حمل ہو گیا وہ نبی کریم ﷺ نے کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ غامدیہ نے وضع حمل کر دیا ہے آپ نے فرمایا ہم اس وقت اسے رجم نہیں کریں گے کیونکہ ہم اسکے بچے کو چھوٹا چھوڑیں گے تو اسے دودھ کان پلائے گا؟ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے پھر اسے رجم کر دیا گیا۔

صحیح مسلم، الدیات، باب عیادة

ایک دوسری روایت میں اس طرح کے لفظ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور زنا کیا اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا اگلی صبح وہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ تحقیق میں نے زنا کیا آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کیا تم اس کی عقل میں کوئی خرابی جانتے ہو اور تم نیاس میں کوئی غیر پسندیدہ بات دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تو اسے اپنے برگزیدہ لوگوں میں سے کامل العقل جانتے ہیں ماعز آپ ﷺ کے پاس تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی قوم کے پاس پیغام بھیجوایا اور اس نے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ کو خبر دی کہ اسے کوئی بیماری نہ ہے اور نہ ہی عقل میں خرابی ہے جب چوتھی بار ہوئی تو اس کے لئے گڑھا کھودا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا راوی کہتے ہیں کہ پھر غامدیہ عورت آئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول تحقیق میں نے زنا کیا پس آپ ﷺ نے مجھے پاک کر دیں آپ نے اسے واپس کر دیا جب اگلی صبح ہوئی تو اسے نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں شاید کہ آپ ﷺ مجھے اسی طرح واپس کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز کو واپس کیا اللہ کی قسم میں تو البتہ حاملہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تو واپس نہیں جانا چاہتی تو جا یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور عرض کیا یہ میں نے بچہ جن دیا ہے آپ نے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا یہاں تک کہ یہ کھانے کے قابل ہو جائے یعنی دودھ چھڑا دے پس جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اس حال میں کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور عرض کی اے اللہ کے نبی میں نے اس کو دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھاتا ہے آپ ﷺ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی انصاری کے سپرد کیا پھر حکم دیا تو اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

((فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ))

''پس خالد بنی ولید رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو خون کی دھار خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آ پڑی اور انہوں نے اسے برا بھلا کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی اس بری بات کو سنا تو روکتے ہوئے فرمایا اے خالد اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا جنازہ ادا کیا گیا اور دفن کیا گیا''

صحیح مسلم، الدیات، باب عیادة

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خوشبو

۱۔ پسند اپنی اپنی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُبِّبَ اِلَیَّ مَنَ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِیْ الصَّلَاةِ))

''دنیاوی اشیاء میں سے میرے دل میں عورتوں (اہل خانہ) اور خوشبو کی محبت پیدا کر دی گئی ہے اور نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا گیا ہے''

سنن نسائی، عشرة النساء، باب حب النساء (۳۹٤۹) والبیهقی فی الکبری (۷/۷۸) وصحیح الجامع الصغیر (۳۱۲٤)

۲۔ خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ

((أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ))

''(انس رضی اللہ عنہ) خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے''

صحیح بخاری، اللباس، باب من لم یرد الطیب (۵۹۲۹) واترمذی (۲۷۸۹) وتحفة الاشراف (٤۹۹)

۳۔ تین چیزیں واپس نہ کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں کا تحفہ واپس نہ کیا جائے

① اَلْوَسَائِدُ تکیہ (یا ٹیک لگانے کی کوئی چیز)

② وَالدُّهْنُ خوشبو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

③ اللَّبَنُ دودھ

ترمذی،الادب،باب ماجاء فی کراھیۃ برد الطیب(۲۷۹۰)

۴۔ نبی ﷺ کا پسینہ بہترین خوشبو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشرتف لائے اورآ کر سو گے اور آپ ﷺ کو پسینہ آیا۔اور میری والدہ محترمہ قارورہ (بوتل) لے کر آئیں اور نبی کریم ﷺ کے پسینے کو صاف کر کے شیشی میں ڈالنے لگیں اتنے میں نبی کریم ﷺ بیدار ہو گے اور فرمانے لگے یہ کیا ہے جو تو کر رہی ہے اے ام سلیم؟ تو ام سلیم نے کہا۔

((هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ))

''یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے ہم اسکو اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو ہے''

صحیح مسلم،الفضائل ،باب طیب عرقھ.....(۲۳۳۱)(۷۰۵۵)بخاری(۶۲۸۱)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو ام سلیم کو دیکھ کر گھبرا گے اور فرمانے لگے اے ام سلیم تو کر رہی ہے

((فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتَ))

''تو ام سلیم نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! ہم اسکے ساتھ اپنے بچوں کیلئے (اللہ سے) برکت کے امیدوار ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے''

صحیح مسلم،الفضائل ،باب طیب عرقه،التبرك(۷۰۵۶)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((قَالَتْ عَرَقُكَ أَدُوْفُ بِهِ طِيْبِيْ))

''کہتی ہیں یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے اور میں اسکو اپنی خوشبو میں ملا لیتی ہوں (تا کہ ہماری خوشبو کائنات کی عمدہ خوشبو بن جائے)''

صحیح مسلم،الفضائل ،باب طیب عرقه.....(۷۰۵۷)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا پسینہ بھی عمدہ ترین خوشبو تھا۔ کیا خوب شاعر نے کہا ہے

میں نے گلستاں میں جا کر ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

احادیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام سے گزرے تو بے ساختہ لوگ کہہ دیتے کہ یہ نبی کریم ﷺ ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی آمد آپ ﷺ کے حسن مہکار سے معلوم ہو جاتی تھی۔ صحابی بیان کرتے ہیں۔

((كَانَ ﷺ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ اِذَا أَقْبَلَ))

''رسول اللہ ﷺ کی آمد کا پتہ آپ ﷺ کی حسن مہکار ہی بتا دیتی تھی''

صحیح الجامع الصغیر (٤٩٨٨)

بقول شاعر

ابھی اس رست سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

۵۔خوشبو سب سے بڑھ کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق بیان کرو؟ تو انھوں نے فرمایا کہ جب بھی میرا دل چاہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے سے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) دیکھنا چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو اسی طرح دیکھتا

((وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم))

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے زیادہ نرم ونازک ریشم کے کپڑوں کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک عبیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا''

صحیح بخاری، الصوم، باب مایذکر من صوم النبی (۱۹۷۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو سے محبت کرتے تھے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری اور روحانی خوشبو سے دو عالم معطر تھا۔

بقول شاعر

شاہِ طیبہ کا ثنا گر ہے زمانہ سارا.....

محو توصیف پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے زمانہ سار

کیا حسن پھول کھلا شاخ بنی ھاشم پر

جس کی خوشبو سے معطر ہے زمانہ سارا

۶۔ جمعہ کے دن خوشبو لگاؤ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَّغْسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طِيْبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيْبٌ))

''مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھریلو خوشبو استعمال کریں اگر اسے میسر نہ آئے تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو ہے''

ترمذی،الجمعة،باب ماجاء فی السواك والطيب يوم الجمعة(٥٢٨)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ:الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالسِّوَاكُ وَالطِّيْبُ))

''تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا،مسواک کرنا،اور خوشبو لگانا''

صحيح الجامع الصغير (٣٠٢٨)والصحيحة(١٧٩٦)

۷۔مساجد کو خوشبودار رکھو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

((اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِيْ الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ))

''رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا محلوں میں مساجد بنانے ،انکو پاکیزہ رکھنے اور یہ کہ (مسجدوں کو) خوشبو لگائی جائے''

ابو داؤد،الصلاة، باب اتخاذالمساجد فی الدور(٤٥٥)وصحيح ابی داؤد(٤٣٦)وترمذی(٥٩٤)(٥٩٥)وابن ماجه(٧٥٨)واحمد(١٧/٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ ایک خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے مسجد کے ایک کونے میں تھوک وغیرہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اسکو جا کر کھرچ دیا اور پھر خوشبو منگوا کر وہاں لگائی اور تھوکنے والے کو سخت سرزنش کی۔''

صحيح مسلم،الزهد،باب حديث جابر الطويل وقصة ابی اليسر(٧٥١٤)وبخاری(١٢١٣)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔شہداء کے زخموں سے خوشبو آئے گی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن آئے گا اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کا ہوگا، اور اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطاء فرمائیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر ہی مر جائے''

ابن حبان ،موارد الظمأن،الجهاد،باب فيمن خرج فی سبيل الله (ص/۳۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ))

''اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آیا روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آ رہی ہوگی''

صحيح مسلم، المغازی، باب فضل الجهاد والخروج فی سبيل الله(٤٨٥٩) (٤٨٦٢)

۹۔راہ جہاد کا غبار جنت کی خوشبو

حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ درمیانی رفتار سے چلے جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک قریشی جوان پر پڑی جو راستے سے ہٹ کر چلا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا یہ منذب نہیں ہے..؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یہ وہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکو بلاؤ، وہ حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم راستے سے ہٹ کر کیوں چل رہے ہوں؟ اس نے کہا، ''غبار اچھا معلوم نہیں ہوتا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''راستے سے ہٹ کر مت چلو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ بھی ایک قسم کی جنت کی خوشبو ہے''

مصنف ابن ابی شیبہ(۳۰۵/۵)

۱۰۔خوشبو لگا کر میدان میں کود پڑے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''جنگ یمامہ کے وقت میں حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ خوشبو لگا رہے تھے میں نے کہا چچا جان! آپ دیکھ نہیں کہ مسلمان کیا کر رہے ہیں اور آپ ادھر ہیں؟ تو مسکرائے اور کہا! ابھی آیا، ہتھیار پہنے گھوڑے پر سوار ہوئے صف میں آ گئے تو کہا اُف! یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اور دشمنوں سے کہا افسوس ان پر اور جن کو یہ پوجا کرتے ہیں۔ میرے گھوڑے کا راستہ چھوڑ دو تا کہ میں بھی جنگ میں داخل ہو جاؤں، تو حملہ کر دیا لڑتے رہے حتی کہ شہید ہو گئے۔''

بخاری ،الجهاد،باب التعنط عند القتال(۲۸۴۵)کتاب الجهاد ولابن مبارك(۱۲۵/۲۱)والبیهقی(۴۴/۹)ومجمع الزوائد(۳۲۲/۹)اسکی سند صحیح ہے۔

۱۱۔ قرآن پڑھنے والے کی مثال عمدہ خوشبو جیسی

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ))

''اس مومن مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ ترنجبین (نارنگی) جیسی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور اسکا ذائقہ بھی اچھا ہے''

((وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

«اس مومن مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ کھجور جیسی ہے اسکی خوشبو نہیں لیکن اسکا ذائقہ میٹھا ہے»

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

«اس منافق مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ خوشبودار پودے (جیسے گلاب وغیرہ) کیطرح ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ تلخ ہے"

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

«اس منافق مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ اندائن (تمہ) جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں اور اسکا ذائقہ بھی کڑوا ہے»

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکام (۵۰۲۰) صحیح ومسلم، صلاة المساخرین (۷۹۷)

۱۲۔ اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اسکی تلاوت کرتے رہو، یاد رکھو! قرآن پاک کی مثال جب کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ پھر وہ (غافل ہو کر) سویا رہا حالانکہ قرآن مجید اسکے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (اسی سے) باندھا گیا ہے"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترمذی،فضائل القرآن،باب جاء فی سورة البقرة،وآیة الکرسی(۲۸۷۶)وابن ماجه(۲۱۷)حدیث صحیح

۱۳۔نیک مومن عطر فروش جیسا

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

''نیک اور اچھے دوست اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لکڑیاں جلانے والے کیطرح ہے کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے خوشبو ہبہ کردے گا یا تو اس سے خریدے گا اور اگر خریدے گا نہیں تو تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور لکڑیاں جلانے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے برا دھواں یا بری خوشبو پائے گا''

صحیح بخاری ،الزبائح والصید،باب المسك(٥٥٣٤)

۱۴۔خوشبو سے محروم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہونگے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ظالم حکمران) دوسری قسم ان عورتوں کی ہیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کہولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ انکے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی''

صحیح مسلم،اللباس والزینة ،باب النساء الکاسیات.....(٢١٢٨)واحمد(٨٦٧٣)وابن حبان(٧٤٦١)والبیهقی(٢/٢٣٤)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مساجد

۱۔ تم اللہ کے گھر بناؤ اور اللہ تمہارے..!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع ضرور کی لیکن عمارت اسی طرح کی رکھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی یعنی کچی اینٹیں، ڈالیاں اور ستون اسی کھجور کی لکڑی کے بنائے گے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کر کے بہت توسیع فرمائی یعنی اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان سے تیار کی۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جب انھوں نے منقش پتھروں اور چونے سے مسجد بنوائی تو لوگ اس کے متعلق باتیں کرنے لگے تب انھوں نے فرمایا:

کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :

((مَنْ بَنَىٰ مَسْجِدًا يَبْتَغِىْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَىٰ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِىْ الْجَنَّةِ))

''جو شخص مسجد بنائے اور اس سے محض اللہ کی رضا مقصود ہو تو اللہ اس لے لیے اس جیسا گھر جنت میں بنا دے گا''

بخاری ،الصلاۃ، باب بنیان المسجد (٤٤٦) (٤٥٠)

۲۔ خادم مسجد کا احترام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کالے رنگ کا ایک مرد یا ایک کالی عورت مسجد کی خدمت

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیا کرتی تھی‘اس کی وفات ہوگئی ۔لیکن نبی کریم ﷺ کو اسکی وفات کی کسی نے خبر نہیں دی۔ایک دن خود آپ ﷺ نے یاد کیا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ..!اس کا تو انتقال ہوگیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہیں دی..؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ وجہ تھی (یعنی آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے) گویا لوگوں نے اسے حقیر سمجھ کر قابل توجہ نہ سمجھا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر آئے اور اسکی نماز جنازہ پڑھی۔

بخاری،الجنائز،باب الصلاۃعلی القبر بعد مایدفن (۱۳۳۷)ومسلم(۹۵۶)وأبو داؤد(۳۲۰۳)وابن ماجہ(۱۵۲۷)

۳۔ فرشتے تیرے لیے دعا کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

نماز باجماعت گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اس لیے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضوء کرے اور مسجد میں نماز ہی کے ارادہ سے آئے تو مسجد میں پہنچنے تک جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس پر اللہ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اسکا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور جب وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو جب تک نماز کے لیے وہاں رہے تو اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جب تک وہ اپنے اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں۔

((اللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ))

’’اے اللہ!اسے معاف کردے۔اے اللہ اس پر رحم فرما‘‘

یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک وہ بے وضوء نہ ہو۔

بخاری، الصلاۃ ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق (۴۷۷)

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مسجد سے سب سے زیادہ دور رہنے والے صحابی

ایک انصاری صحابی کا مکان سب کے مکانوں کے بہ نسبت مسجد نبوی سے زیادہ دور تھا لیکن اس کی کوئی نماز ایسی نہ تھی جو رسول کریم ﷺ کے ساتھ نہ ہوتی ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان پر ترس آیا اور ان سے کہا: کاش تم ایک گدھا خرید لیتے اور اس پر سوار ہو کر آ جایا کرتے، وہ تمہیں گرمی سے اور تاریکیوں میں کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھتا۔

اس انصاری صحابی نے جواب دیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں رسول کریم ﷺ کے گھر سے متصل ہو، بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے لیے مسجد میں آنے جانے کے قدم لکھے جائیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بات گراں گزری انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ سب کچھ جمع کر دیا ہے، جس ثواب کی تمہیں امید ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔''

مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ف ـ ص کثرۃ الخطا الی المساجد، (۱۵۱۶)

۵۔ مسجد جنت کا باغیچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تمہارا گزر بہشت کے باغوں سے ہو تو وہاں سے میوے چن لیا کرو۔ دریافت کیا گیا اے اللہ رسول ﷺ بہشت کے باغ اور میوے کیا ہیں...؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدیں بہشت کے باغ ہیں اور اس کے میوے یہ ہیں۔

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

ترمذی، الدعوات، باب حدیث فی اسماء اللہ.....(۳۵۰۹) امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مسجد میں جلدی آؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے (سب سے پہلے مسجد میں) جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی' اور اگر دوسرے نمبر پر گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو کوئی چوتھے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک مرغی صدقہ کی' اور جو کوئی پانچویں نمبر پر گیا تو اس نے گویا انڈہ اللہ کی راہ میں دیا۔ لیکن جب امام خطبہ کے لیے باہر آ جاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں''

بخاری، الجمعة، باب فضل الجمعة (۸۸۱) ومسلم (۸۵۰) والترمذی (۴۹۹)

نیز ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے اور اپنے کپڑے پہنے۔

((وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ))

''اور اطمینان کے ساتھ مسجد میں آئے''

پھر اگر موقع ملے تو رکعتیں پڑھ لے اور کسی کو بھی تکلیف نہ دے پھر جب امام نکلے تو خاموش رہے حتی کہ نماز ادا کر لے تو یہ عمل اس کے اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''

ابن خزیمة (۱۷۷۵) اس کے رجال ثقہ ہیں مجمع الزوائد (۲/ ۱۷۴)

۷۔ اعتکاف مسجد میں بیٹھو

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: وہ رمضان کے آخری عشرے میں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں۔ کچھ دیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تک آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں ۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں گھر چھوڑنے کے لیے روانہ ہوئے ۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو انصار آدمی ادھر سے گزرے اور نبی ﷺ کو سلام کیا ۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہیں ۔''

انہوں نے کہا' سبحان اللہ !اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ..! (گویا)ان پر آپ کا یہ جملہ نہایت گراں گزرا۔آپ ﷺ نے فرمایا:''شیطان خون کی مانند جسم میں دوڑتا ہے مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ بدگمانی نہ ڈال دے ۔''

بخاری ،الاعتکاف ،باب هل یخرج المعتکف لحوائجة الی باب.....(۲۰۳۵) ومسلم (۵ ۲۱۷)وابن ماجه (۱۷۷۹)

۸۔لونڈی اور چیل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ فام باندی تھی جسے انہوں نے آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ ہی رہا کرتی تھی اس کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اس قبیلے کی ایک لڑکی باہر نکلی اس پر سرخ تسموں کا ایک کمر بند تھا جسے اس نے اتار کر رکھ دیا یا وہ از خود گر گیا ایک چیل ادھر سے گزری تو اس نے اسے گوشت خیال کیا اور جھپٹ کر لے گئی وہ کہتی ہے کہ اہل قبیلہ نے کمر بند تلاش کیا مگر کہیں سے نہ ملا انہوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگا دیا اور میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ انہوں نے میری شرم گاہ کو بھی نہ چھوڑا اور کہتی ہے اللہ کی قسم ! میں ان کے پاس کھڑی تھی کہ اتنے میں وہی چیل آئی اور اس نے کمر بند پھینک دیا تو وہ ان کے درمیان آ کر گرا میں نے کہا تم اس کی چوری کا الزام مجھ پر لگاتے تھے حالانکہ میں اس سے بری تھی اب اپنا کمر بند سنبھال لو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلی آئی اور مسلمان ہوگئی۔اس کا خیمہ یا جھونپڑا مسجد میں تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آکر باتیں کیا کرتی تھی۔

بخاری ،الصلاۃ،باب نوم المرأۃ فی المسجد(٤٣٩)

معلوم ہوا کہ عورت مسجد میں اپنا خیمہ لگا سکتی ہے اور رہ سکتی ہے جیسا کہ دور نبوی میں عورتیں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھا کرتیں تھیں۔

۹۔وہ مسجد میں ہوں گے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ تمہارے چچا زاد کہاں ہیں' انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا وہ مجھ پر ناراض ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں یہاں نہیں سوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہیں وہ دیکھ کر آیا اور کہنے لگا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے ان پر ایک پہلو کے گرنے کی وجہ سے وہاں مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے۔

((قُمْ يَا اَبَا تُرَاب))

''اے ابوتراب اٹھو..!''

بخاری ،الصلاۃ،باب نوم الرجل فی المسجد (٤٤١)

۱۰۔مسجد کے دروازے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کر لے تو اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ بوڑھا کس لیے روتا ہے۔

بات تو صرف یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرنے کا اختیار دیا ہے پس اس نے آخرت کو پسند کیا ہے تو اس میں رونے کی کیا بات ہے ..؟ مگر بعد میں یہ راز کھلا کہ بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر تم مت روٴ میں لوگوں میں سے کسی کے مال اور صحبت کا اتنا زیر بار نہیں جتنا ابو بکر صدیق کا ہوں ۔اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ضرور ہے ۔دیکھو مسجد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔

بخاری، الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد (٤٦٦)

۱۱۔ مسجد کا نمازی سایہ عرش میں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بندے جن کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں گے جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اِمَامٌ عَادِلٌ

عادل حکمران

وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ

''وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی''

وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے''

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی بنیاد پر ملے اور اسی پر جدا ہوئے''

وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ أَخَافُ اللّٰهَ

''اور وہ آدمی جس کو حسب ونسب اور خوبصورت عورت نے برائی کی دعوت دی لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں''

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

''اور وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے حتی کہ بائیں ہاتھ کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔''

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

''اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں رو دیں''

بخاری، الزکاۃ، باب الصدقة بالیمین (۱۴۲۳)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہر نماز کے لیے اذان کہو

ا۔نماز کیلئے گھنٹی نہیں اللہ اکبر کہو

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنی روایت میں بتلاتے ہیں کہ:

جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے لوگوں کو جمع کرنے کی خاطر گھنٹی بجانے کا حکم دے دیا تو رات کو جب میں سویا ہوا تھا، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گھنٹی اٹھائے گھوم رہا ہے۔ میں نے اسے کہا: ''اے اللہ کے بندے! کیا تو گھنٹی بیچے گا؟'' اس نے کہا: ''تم اسے کیا کرو گے؟'' میں نے کہا: ''ہم اس کے ذریعے لوگوں کو نماز کیطرف بلائیں گے'' اس نے کہا: ''کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں، بتلایئے!'' اسنے کہا پھر کہو:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَر

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے''

أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں''

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

''نماز کیطرف آؤ، نماز کیطرف آؤ''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

''کامیابی کیطرف آؤ، کامیابی کیطرف آؤ''

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَر

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے''

أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں''

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

''نماز کیطرف آؤ، کامیابی کیطرف آؤ''

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

''نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی''

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

''پھر جب صبح ہوئی تو اللہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کو جو کچھ خواب میں دیکھا وہ آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ نے چاہا تو بلاشبہ یہ خواب سچا ہے، تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ تم نے خواب میں جو کچھ سنا، اسے بتاتے جاؤ تاکہ وہ اذان کہے۔ ایسا اس لئے کہہ ہوں کہ تمھاری نسبت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اسے اذان کے الفاظ بتلائے تو اس اذان دی، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی، وہ سنتے ہی اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے دوڑے اور آ کر کہنے لگے: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس ذات کی، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا! میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا جسطرح عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہے'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ))

''پس اللہ کا شکر ہے''

مسند احمد، واسناده حسن لذاته (٤/٣٤)(١٦٤٨٤) ابن حبان، واسناده حسن لذاته (١٦٧٩) أبوداؤد، واسناده حسن لذاته (٤٩٩)

٢۔ اذان سن کر اس کا جواب بھی دو

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ))

''جب تم اذان دینے والے کو سنو تو جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی کہو پھر مجھ پر درود پڑھو۔''

اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرمائے گا پھر میرے لیے وسیلہ طلب کرو اور وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جو شخص میری لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔''

صحیح مسلم، الصلوة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (٣٨٤) و جامع الترمذی، المناقب عن رسول الله ﷺ، باب فی فضل النبی ﷺ (٣٦١٤)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۳۔دربار قیصر میں اذان کا مقصد

ابومحمد بن قتیبہ، ابوابراہیم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ ہوگئے تو انھیں بے خوابی کا مرض لاحق ہوگیا۔رات کو جب وہ سوتے تو بسا اوقات عیسائیوں کے گرجا گھر سے اٹھنے والی ناقوس کی آواز ان کے کانوں سے ٹکراتی اوران کی نیند اڑ جاتی۔ایک دن صبح سویرے جب ان کی خدمت لوگ حاضر ہوئے تو فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ!هَلْ فِیکُمْ مَنْ یَفْعَلُ مَا اٰمُرُہُ بِهِ وَأُعْطِیهِ ثَلاَثَ دِیَاتٍ أُعَجِّلُهَا لَهُ وَدِیَتَیْنِ اِذَارَجَعَ))

''اے عرب قوم! کیا تم سے کوئی ایسا بہادر ہے جو میرے حکم کی تعمیل کر سکے اسے میں مہم کی انجام دہی سے قبل تین دیت کے مساوی رقم دوں گا اور وہ جب مہم سے واپس آئے گا تو مزید دو دیت کے مساوی انعام نوازوں گا''

امیر معاویہ کی بات سن کر غسان کا ایک نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور گویا ہوا:

((أَنَا یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ!))

''امیر المومنین! آپ کے حکم کو سرانجام دینے کیلئے یہ ناچیز حاضر خدمت ہے''

امیر معاویہ نے فرمایا:

((تَذْهَبُ بِکِتَابِی اِلٰی مَلِكِ الرُّومِ فَاِذَا صِرْتَ عَلٰی بِسَاطِهِ أَذَّنْتَ))

''تم میرا خط لے کر شاہِ روم کے پاس جاؤ گے،جب اسکے دربار میں پہنچ جاؤ تو بلند آواز سے اذان کہو گے''

غسانی نوجوان نے عرض کیا: پھر کیا حکم ہے؟

امیر معاویہ نے فرمایا: صرف یہی درکار ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غسانی نوجوان گویا ہوا:

((لَقَدْ كَلَّفْتَ صَغِيرًا وَأَعْطَيْتَ كَبِيرًا))

''آپ کام تو بہت معمولی دیا مگر معاوضہ بہت زیادہ رکھا''

اسکے بعد نوجوان روم کو روانہ ہو گیا۔شاہِ روم کا دربار لگا ہوا ہے، چاروں طرف سے وزرا اور درباریوں کا گروہ اسے گھیرے ہوئے ہے، بادشاہ انکے درمیان جلوہ افروز ہے۔فوجیوں کا دستہ چاق و چوبند، مخصوص وردی میں حفاظتی فرائض انجام دے رہا ہے۔قالین بچھا ہوا ہے۔ہیرے جواہرات کی رنگینیاں شاہِ روم کے دربار کی خوبصورتی میں چار چاند لگائے ہوئے ہیں اور کسی اہم موضوع پر دلچسپ بحث چل رہی ہے۔اسی دوران میں امیر معاویہ کا نمائندہ غسانی نوجوان بلا جھجک شاہِ روم کے دربار میں داخل ہوتا ہے، اور محافظین کے دستے کی صفوں کو چیرتا ہوا آگے کو بڑھتا ہے اور اچانک وہاں موجود لوگوں کے کانوں سے اذان کا یہ کلمہ ٹکراتا ہے:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،أَشْهَدُأَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،أَشْهَدُأَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...))

اور امیر معاویہ کا ایلچی نوجوان پوری اذان سنا کر درباریوں کو متحیر کر دیتا ہے۔شاہِ روم کے اردگرد فوجیوں اور محافظین کا دستہ ہے، وہ اپنی تلواریں فوراً سونت کر آگے بڑھتے ہیں کہ اس گستاخ مسلمان نے ہمارے شاہ کی توہین کی ہے، اب اسکا سر تن سے جدا ہونا چاہیے۔اچانک شاہِ روم بلند آواز سے اپنے فوجیوں کو آگے قدم بڑھانے سے روک دیتا ہے۔فوجیوں کے جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔انھیں ایک ہی فکر ہے کہ اس گستاخ مسلم کا سر چاہیے اور بس!!اتنے میں بادشاہ کی آواز گونجتی ہے:''اپنی تلواریں میان میں رکھ لو''

کچھ ہی لمحے بعد بادشاہ فوجیوں سے پہلے مسلمان ایلچی کے سامنے آتا ہے اور گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتا ہے۔اب جب کہ فوجیوں کی تلواریں میان میں واپس جا چکی ہیں، بادشاہ درباریوں سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مخاطب ہوتا ہے: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر تمھارا اور تمھارے اوپر انکا کیا حق ہے؟'' غالباً بادشاہ اس جملے کے ذریعے سے اپنے درباریوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا اور یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس طرح کسی ایلچی کو قتل کرنا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

غرض معاملہ ٹھنڈا کرنے کے بعد بادشاہ مسند پر جا بیٹھا اور درباریوں سے مخاطب ہوا:

((يَامَعْشَرَ الْبَطَارِقَةِ! إِنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ أَسَنَّ وَمَنْ أَسَنَّ أَرِقَ وَقَدْ آذَتْهُ النَّوَاقِيسُ فَأَرَادَ أَنْ يُقْتَلَ هٰذَا عَلَى الْأَذَانِ فَيُقْتَلُ مَنْ بِبِلَادِهِ عَلٰى ضَرْبِ النَّوَاقِيسِ وَبِاللّٰهِ لَيَرْجِعَنَّ إِلَيْهِ عَلٰى خِلَافِ مَاظَنَّ))

''اے فوجیوں کی جماعت! معاویہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور جو آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے وہ بے خوابی کا مریض بن جاتا ہے (اور رات کو اسے بہت کم ہی نیند آتی ہے،) ناقوس کی آواز سے انھیں تکلیف ہوتی ہے، اسلئے انھوں نے اپنے اس نوجوان ایلچی کو میرے دربار میں اذان دینے کیلئے بھیجا ہے تاکہ اذان کے جرم میں اسے قتل کر دیا گیا تو وہ ناقوس بجانے کے جرم میں اپنے ملک کے سارے عیسائیوں کو قتل کر دیں، اسلئے اللہ کی قسم! انکا یہ ایلچی انکے خلافِ توقع انکے پاس واپس جائے گا (ہم اسے کوئی زک نہیں پہنچائیں گے)''

چنانچہ شاہِ روم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس نوجوان ایلچی کو کپڑے کے جوڑے عنایت کیے اور انعام واکرام کے ساتھ سواری دے کر اسے روانہ کیا۔ جب وہ نوجوان واپس امیر معاویہ کی خدمت میں آیا تو انھوں نے پوچھا:

((أَوَقَدْ جِئْتَنِي سَالِمًا؟))

''کیا تم صحیح سالم میرے پاس واپس آ گئے؟''

نوجوان نے جواب دیا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((أَمَّا مِنْ قِبَلِكَ فَلَا))

''میں آپ کرم فرمائی سے تو نہیں البتہ شاہِ روم کی کرم فرمائی سے واپس آ رہا ہوں''

کہتے ہیں کہ جس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ جس صلاحیت کا مالک ہوتا تھا، روم کا بادشاہ بھی اسی صفت کا حامل ہوا کرتا تھا۔ اگر مسلمانوں کا خلیفہ ہوشیار اور سیاستدان ہوتا تو روم کا بادشاہ بھی اسی طرح کا ہوتا اور مسلم خلیفہ کچھ کم لیاقت والا ہوتا تو شاہ روم بھی اسی کی مانند ہوتا۔ جیسا کی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شاہ روم بہت ہی ہوشیار اور سیاستدان تھا، اس نے اپنی رعایا کیلئے دیوان بنوایا اور دشمنوں کی سازشوں کو ناکام کر کے انھیں سرنگوں کر دیا تھا، اسیطرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جو روم کا بادشاہ بنا وہ بھی انھی کی طرح ذہین وفطین تھا۔ سنہری اوراق (ص /)

۴۔ اذان سن لو تو حملہ نہ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرنے کے لے نکلتے تو ہمیں حملہ کرنے کا اس وقت تک حکم نہ دیتے جب تک صبح نہ ہو جاتی اور آپ انتظار نہ کر لیتے۔ اگر اذان سن لیتے تو ان پر حملہ سے رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کا حکم دے دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم خیبر کی طرف نکلے تو ہم ان کے علاقے میں رات کو پہنچے، جب صبح ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان نہ سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سوار پر سوار ہو گئے اور میں بھی حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ (ہماری سواری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے اتنے قریب تھی کہ) میرا پاؤں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا۔

اور خیبر کے لوگ اپنی ٹوکریاں اور پھاوڑے لے کر (اپنے کھیتوں کی طرف) نکلے، (اچانک) انہوں نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، اللہ کی قسم یہ تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محمد اور ان کا لشکر ہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، خَرِبَتْ خَیْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِیْنَ))

''اللہ اکبر! اللہ اکبر! خیبر برباد ہوگیا، بے شک جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں (لڑائی کے لیے) اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔''

بخاری(۵۸۵)(۳٦٤)

۵۔اذان سننے والا تیری گواہی دے گا

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو (یعنی جنگل میں بکریاں چرانے کو پسند کرتے ہو۔)

((فَإِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ، أَوْ بَادِیَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: (لاَ یَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ، جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَیْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)۔ قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ))

''سو جب اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہا کرو، کیوں کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی کوئی جن، انسان یا کوئی بھی چیز سنے گی وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔ (پھر) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔''

بخاری(۵۸٤) (۳۱۲۲، ۷۱۰۹،)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز

۱۔نماز گناہ دھونے والا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا))

''دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔عرض کیا گیا نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

جامع ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل الصلوات الخمس (۲۸۶۸) والبخاری (۵۲۸۸) والنسائی (٤٦٢) والدارمی (۱/ ۲٦۷) وأحمد (۲/ ۳۷۹) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔میری نماز عشاء کبھی قضاء نہ ہوئی تھی لیکن..!

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے عبید اللہ القواریری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوسنا ہے میری نمازِ عشاء کی جماعت کبھی فوت نہیں ہوئی تھی لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے پاس مہمان آ گیا میں اس کی خاطر مدارت کی وجہ سے مصروف ہو گیا سو میں گھر سے نکلا کہ بصرہ کے قبائل میں نماز ادا کروں تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو نماز پڑھ چکے تھے پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔''

صحیح بخاری، الاذان، باب: فضل صلاۃ الجماعۃ، رقم (٦٤٥)

پس میں گھر لوٹ آیا پھر میں نے اس دن عشاء کی نماز ستائیس دفعہ پڑھی پھر میں سو گیا پس میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک گھڑ سوار قوم کے ساتھ ہوں اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے گھڑ دوڑ میں مقابلہ کر رہے ہیں لیکن ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے آگے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانا شروع کی تا کہ ان سے جا ملوں تو ان میں جو سب سے پیچھے تھا اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: تم اپنے گھوڑے کو مت تھکاؤ تم ہمارا ساتھ نہیں پکڑ سکتے۔ میں نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہارا ساتھ کیوں نہیں پکڑ سکتا پس اس شخص نے پلٹ کر جواب دیا اس لیے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی ہے اور تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کی۔

السیر (١١ / ٤٤٤)

٣۔نماز قضاء ہوئی تو گھوڑے قربان کر دیئے

سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی پسندیدہ خصلت کی بنا پر گھوڑوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کے پاس مضبوط اور تیز رفتار گھوڑے تھے۔ اور ان کے پہلو پروں سے مزین تھے (یعنی وہ پروں والے گھوڑے تھے) جو ہواؤں میں اڑتے تھے۔ اور ان کی تعداد (٢٠) بیس ہزار تھی۔ آپ ان کے جائزہ و معائنہ اور نظم و تنظیم میں مشغول رہے۔ اسی دوران نماز عصر نقش خیال سے اتر گئی کہ پڑھ نہ سکے۔ حالانکہ قصداً ایسا نہ کیا تھا، مگر جب یاد آیا کہ ان گھوڑوں کے پیار کی وجہ سے میری نماز فوت ہو گئی ہے تو کہنے لگے ''اللہ ذوالجلال کی قسم! آج

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے بعد میرے رب کی عبادت میں تم رکاوٹ نہ بن سکو گے۔'' پھر ان کے پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی گردنیں اور کونچیں تلوار سے مارنے کا کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قصے کا تذکرہ سورہ ص میں کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝﴾ (ص: ۳۸/ ۳۰۔ ۳۳)

''اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کئے بہت خوب بندے (تھے اور) وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ جب ان کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے۔ تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔ (بولے کہ) ان کو میرے پاس واپس لے آؤ پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔''

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ خاص سلیمان علیہ السلام کو دیکھا کہ اس نے میرے اخلاص کی وجہ سے، میرے عذاب سے خوفزدہ ہو کر اور میری محبت وجلالت کے سامنے سرافگندہ ہو کر، صرف اس لیے ان نفیس گھوڑوں کو تہ تیغ کر دیا ہے کہ انہوں نے ان کو اپنی کشش میں اتنا محو کر دیا کہ نماز کا وقت نکل گیا ہے۔ تو اللہ کریم نے اس کا صلہ اس سے کئی گنا بہتر دیا کہ سبک اندام اور چابک فرام ہوا تابع فرمان کر دی۔ سلیمان علیہ السلام جہاں جانا چاہیں ان کے لیے رواں دواں رہتی تھی۔ ایک ماہ کا سفر آغازِ دن سے اور ایک ماہ کا سفر دن کے پچھلے پہر طے کر لیتی تھی۔ یہ گھوڑوں کی رفتار دلکشا سے کہیں بہتر اور تیز تر تھی۔

اس واقعہ سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی صداقت حقیقت کے روپ میں سامنے آ جاتی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے:

''اے انسان! اگر تو کوئی چیز بھی خوف الٰہی سے ترک کرگا گا تو اللہ عزوجل تجھے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا۔''

مسند احمد (۳۶۳/۵). و بیھقی (۳۳۵/۵) حدیث صحیح ہے۔

۴۔اے سورج..!رک جا،کہیں میری نماز عصر قضاء نہ ہو جائے

جب موسیٰ علیہ السلام اس دار فانی سے کوچ فرما گئے تو یوشع بن نون علیہ السلام (جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے نبی تھے) میدان تیہ سے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے اور انہوں نے نہر اردن عبور کر لی، اور اریحا مقام تک پہنچ گئے۔ یہ شہر مضبوط فصیلوں میں گھرا ہوا تھا۔اس میں بلند و بالا محلات تھے اور وہاں کے رہائشی بہت کثرت میں تھے۔ یوشع بن نون علیہ السلام نے چھ ماہ تک اس کا محاصرہ جاری رکھا۔ایک دن اسے گھیرے میں لے لیا اور لوگوں میں اجتماعیت و جوش پیدا کرنے کے لیے نرسنگا بجایا، اور بہ یک آواز ہو کر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔اس سیل جوش زن کے سامنے کوئی دیوار حائل نہ ہو سکی۔اس کی فصیل میں دراڑ پڑ گئی اور ایک ہی دھماکہ سے زمین بوس ہو گئی۔ وہ اس میں داخل ہو گئے اور جو کچھ وہاں موجود تھا اسے بطور غنیمت سمیٹ لیا اور بارہ ہزار مرد و زن ہو قتل کر دیا۔انہوں نے بہت سے فرمان رواؤں سے معرکۂ حرب وضرب بپا کیے رکھا۔شام کے علاقہ کے گیارہ ملکوں پر تسلط جما لیا۔اس کا محاصرہ بروز جمعۃ المبارکہ عصر کے بعد جاری رہا۔ جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوا، اور ہفتہ کے دن نمودار ہونے ہی والا تھا جو کہ اس زمانہ میں بنی اسرائیل کی عبادت وشریعت کا دن تھا، یوشع بن نون علیہ السلام نے کہا:

اے آفتاب! تو بھی حکم الٰہی کا پابند ہے اور میں بھی اسی کے حکم سے آیا ہوں۔

اور کہا:

((اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے اللہ! اسے روک دے۔'' (تاکہ ہم جہاد جاری رکھ سکیں)

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روانی روک دی، یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو گیا اور چاند کو حکم دیا وہ طلوع ہونے سے موقوف ہو گیا۔ البداية والنهاية (١/٣٢٣، ٣٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِبَشَرٍ اِلَّا لِيُوْشَعَ لِيَالِيَ سَارَ إِلَىٰ بَيْتِ الْمَقْدَسِ)) مسند احمد (٢/٣٢٥) یہ حدیث امام بخاری کے سند پر ہے۔

''آفتاب آج تک کسی بشر کے لیے رفتار میں موقوف نہیں ہوا، سوائے یوشع بن نون علیہ السلام۔ یہ ان راتوں کی بات ہے جب وہ بیت المقدس کی جانب (بغرض جہاد) گئے تھے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی نے غزوہ کا اعلان فرمایا اور اپنی قوم سے کہا: جو آدمی شادی کے تمام اسباب رکھتا ہے اور وہ اپنی بیوی کی رخصتی کا ارادہ رکھتا ہے وہ میرے ساتھ نہ جائے اور نہ ہی میرے ساتھ روانہ ہو۔ جو عمارت تیار کر رہا ہے اور ابھی تک اس نے چھت نہیں ڈالی اور نہ ہی وہ میرے ساتھ روانہ ہو، جس کی بکریاں یا اونٹنیاں بچہ جننے کے قریب ہیں اور ان کی ولادت کا منتظر ہے۔ پس اللہ کے نبی نے معرکہ آرائی کی تیاری کی اور جب بستی کے نزدیک پہنچے تو نماز عصر پڑھی گئی تھی یا قریب تھی، تو نبی علیہ السلام نے آفتاب سے کہا:

((اَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُا فَاَتَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ نَابَتْ اَنْ تُطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ))

''اے سورج! تو بھی پابند ہے میں بھی پابند ہوں۔ اے میرے اللہ! اس کو میرے اوپر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روک دے، تو یہ آفتاب رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح سے ہمکنار فرمایا۔ انہوں نے مالِ غنیمت سمیٹا تا کہ آگ آئے اور سے کھائے مگر آگ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ نبی علیہ السلام نے کہا: لوگو! تمہارے درمیان خیانت کا ارتکاب ہوا ہے۔'' ہر قبیلہ کا آدمی میری بیعت کرے، انہوں نے بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ نبی علیہ السلام کے ہاتھ میں چپک کر رہ گیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا ''تم نے خیانت کی ہے (اور خیانت کی ہوئی چیز) اب بھی تم میں موجود ہے۔'' اس آدمی کا سارا قبیلہ میری بیعت کرے، تو قبیلہ نے بیعت کی دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ چپک گئے۔ نبی علیہ السلام نے کہا: ابھی خیانت ہے، تم نے خیانت کی ہے۔ تو انہوں نے گائے کے سر جتنا سونا پیش کر دیا جو خیانت کیا تھا۔ تب انہوں نے اس کو مال غنیمت میں رکھا جو کہ میدان میں پڑا تھا، تو آگ آئی اسے کھا گئی۔ اس وقت آگ آ کر جلا دیتی تھی مال غنیمت تقسیم نہیں ہوتا تھا۔

((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأٰى ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا) بخاری، فرض الخمس، باب قول النبی احل اللہ الغنائم (۳۱۲٤) ومسلم (۱۷٤۷)

''ہم سے پہلے مال غنیمت حلال نہ تھا یہ ہماری کمزوی و بے بسی کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے حلال قرار دیا ہے۔''

جب بنی اسرائیل نے بیت المقدس پر کامل دستگاہ حاصل کر لی اس میں وہ رہے۔ اور ان کے درمیان اللہ کے نبی یوشع بن نون علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات کے ذریعہ کے ان کے فیصلہ جات نبٹاتے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایک سو ستائیس سال میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی مدت حیات موسیٰ علیہ السلام کی وفات حسرت آیات کے بعد ستائیس سال بنتی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔میں موذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے موذن کی آواز سنی اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی یعنی قریب المرگ تھے تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑ وان سے کہا گیا کہ تم تو بیمار ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (موذن) کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں۔لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو مسجد تک پہنچا دیا۔پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے۔سوانہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔''

السیر (۵ / ۲۲۰)

۶۔نما کی جماعت فوت ہو جاتی تو..!

محمد بن مبارک الصوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جب سعید بن عبدالعزیز سے نما کی جماعت فوت ہو جاتی تو رونے لگتے۔''

السیر (۸/ ۳٤)

۷۔کاش کہ مجھے قدم قدم پر ثواب مل جائے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک انصاری صحابی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے خیال میں کوئی اور آدمی اس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا لیکن وہ ہر نماز با جماعت ادا کرتا تھا اس سے کہا گیا کہ آپ کوئی گدھا خرید لیں تا کہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر جایا کریں۔

((قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ))

''اس نے کہا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آؤں تو میرا لوٹنا لکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے تیرے لیے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔''

صحیح مسلم، المساجد، باب: فضل کثرة الخطا الی المساجد ح (٦٦٣)

۸۔نابینا بھی جماعت ترک نہ کرے

رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا۔اس کی آنکھیں بصارت سے ضرور محروم تھیں لیکن اس کا دل بصیرت سے پوری طرح منور تھا۔یہی وہ مرد مومن تھا جس کو تاریخ اسلامی عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ [ان کے نام میں اختلاف ہے، اہل مدینہ کا نام عبداللہ بن قیس جب کہ اہل عراق ان کا نام عمرو بتاتے ہیں۔ بہرحال آپ اپنی کنیت ابن ام مکتوم ہی سے معروف ہیں۔ان کی والدہ ام مکتوم عاتکہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سابقین مہاجرین میں سے تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے موذن تھے۔غزوہ بدر کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا۔بچپن ہی میں ان کی بینائی جاتی رہی۔ وہ رسول کریم ﷺ سے والہانہ محبت کرتے تھے۔وہ مدینہ میں ایک یہودیہ کے ہاں رہتے تھے جو ان کا بہت خیال رکھتی تھی لیکن تھی گستاخ رسول، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس گستاخ رسول یہودیہ کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔عہد فاروقی میں انہوں نے معرکہ قادسیہ میں شرکت کی اور وہیں شہید ہوئے۔سیر اعلام النبلاء ج۱ ص ۳۶۰. ۳۶۵)] کے نام سے جانتی ہے اور جو توحید کا ایک عظیم اور بلند و بالا منارہ تھا۔

عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ معرکوں میں شریک ہوتے رہے۔ والانکہ اللہ تعالیٰ [illegible] کو جنگوں میں شرکت سے مستثنیٰ قرار دیا تھا لیکن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شرکت کرتے اور باضابطہ قتال کرتے تھے چنانچہ وہ اللہ کی راہ میں شہادت کے شرف سے مشرف ہوئے۔عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ایک نابینا آدمی ہوں، میرے اور مسجد کے درمیان راستہ ناہموار ہے درختوں اور جھاڑیوں کی رکاوٹیں بھی ہیں، میرا گھر بھی مسجد سے خاصا دور ہے اور میرے پاس کوئی آدمی بھی نہیں ہے جو میری رہنمائی کر سکے اور ہاتھ پکڑ کر مسجد تک لا سکے۔

((فَهَلْ تَجِدُلِيْ رُخْصَةً اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ؟))

''تو کیا آپ میرے لیے اس بات کی کوئی رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کروں (اور مسجد میں حاضری کی مشقت سے بچ جاؤں؟)''

مسند احمد (٤٢٣/٣)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی مشقت و پریشانی دیکھی، عذر معقول تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں، گھر میں نماز پڑھ سکتے ہو۔''

عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جب واپس ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی ان کے پیچھے روانہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيَّ بِهِ))

''اسے میرے پاس بلا کر لاؤ۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت تو عطا فرما دی تھی مگر جماعت کی فرضیت و اہمیت کے پیش نظر انہیں واپس بلا لیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟))

''کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟''

عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاَجِبْ))

''پھر تو تمہیں مسجد میں نماز کے لیے آنا ہوگا۔''

صحیح مسلم، المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء (٦٥٣). وابن ماجة، المساجد والجماعة، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة (٧٩١)

ایک دوسری روایت میں ہے:

((مَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً))

''میں تمہارے لیے (گھر نماز پڑھنے کی) کوئی رخصت نہیں پاتا ہوں۔''

مطلب یہ تھا کہ میں تمہارے لیے جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کی کوئی رخصت، کوئی گنجائش نہیں پاتا ہوں، اگرچہ تم نابینا ہو، اگرچہ تمہارے اور مسجد کے درمیان رکاوٹیں ہیں، اگرچہ تمہارا گھر دور بہت دور ہے۔ اگرچہ تمہارے پاس کوئی آدمی نہیں ہے جو مسجد تک تمہاری رہنمائی کر سکے اور اگرچہ تم اس (اندھے پن) مصیبت میں پھنسے ہو۔ لیکن جب اذان کی آواز تمہارے کانوں سے ٹکراتی ہے، یہ ربانی آواز تمہارے دل کے شعور و احساس تک رسائی حاصل کرتی تو پھر تمہارے لیے مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر کے اندر نماز پڑھنا درست نہیں، مسجد میں ضرور حاضر ہوا کرو!!

۹۔ نماز کے ذریعہ سکون

ایک انصاری صحابی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ پانی لاؤ میں نماز پڑھ کر سکون حاصل کروں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سننے والوں کو تعجب ہوا تو اس نے فرمایا یہ تو نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

((قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ))

"اے بلال اٹھو ہمیں نماز کے ذریعہ سکون پہنچاؤ۔"

ابوداؤد، الصلوۃ، ب(٤٩٨٦). ومسند احمد بن (٣٧١) حسن صحیح

۱۰۔نماز کا طریقہ

محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا، انہوں نے اصحاب رسول میں سے دس افراد کی جماعت میں کہا.....اوران میں ابوقتادہ بھی تھے.....کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، انہوں نے کہا کیسے؟قسم اللہ کی! تم کوئی ہم سے زیادہ نبی ﷺ کی اتباع کرنے والے تو نہیں ہو، یا ہماری طرح نسبت قدیم الصحبت تو نہیں ہو، انہوں نے کہا کیوں نہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا اچھا تو بیان کرو، (ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ) نے کہا:

"رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آجاتے، پھر (اللہ اکبر) کہتے حتی کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ پر ٹھیک طرح ٹک جاتی، پھر آپ ﷺ قراءت فرماتے پھر (اللہ اکبر) کہتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ دونوں کندھوں کے برابر آجاتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور اعتدال وسکون سے رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ اوپر اٹھائے ہوئے ہوتے، پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ کندھوں کے برابر آجاتے.....اور خوب اعتدال وسکون سے کھڑے ہوتے، پھر (اللہ اکبر) کہتے اور زمین کیطرف جھکتے اور (سجدے میں) اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔پھر اپنا سر اٹھاتے اور اپنا بائیں موڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیتے ،اور اس کے اوپر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جوڑ پر بیٹھ لوٹ آتی ،پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے ،پھر جب دو رکعتوں سے تیسری کیلئے اٹھتے ،تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ دونوں کندھوں کے برابر آجاتے ،جیسا کہ نماز کے شروع میں کرتے تھے، پھر بقیہ نماز میں اسطرح کرتے حتی جب اس سجدہ میں ہوتے جس میں سلام کہنا ہوتا ،(تو تشہد) میں اپنے بائیں پاؤں اگے کر دیتے اور بائیں سرین کے حصے پر بیٹھ جاتے ۔ان سب صحابہ نے کہا آپ نے سچ فرمایا: آپ ﷺ ایسے ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔''

سنن ابو دائود، الصلاۃ (۷۳۰)وسنن ترمذی(۳۰٤)وسنن ابن ماجہ (٦١١٠)وابن خزیمہ (۸۸۸)وابن حبان (٤٤٢)

۱۱۔دوسری روایت

ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو نعمان بن فضیل رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، تو میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حماد بن زید رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے نماز شروع کرتے وقت رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، تو میں نے ان سے رفع الیدین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابو سختیانی رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ نماز شروع کرتے وقت رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (استاد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) کے پیچھے نماز پڑھی وہ شروع نماز اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، جب میں نے ان سے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا تو عطاء رحمہ اللہ (استاد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) نے کہا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے نماز پڑھی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے عطاء کہتے ہیں میں نے رفع الیدین کے بارے میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''میں نے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔''

السنن الکبری للبیهقی (۷۳/۲) تفسیر الثعلبی (۳۱۲/۱۰) امام بیہقی احدیث کے بارے میں فرماتے ہیں ''رواته ثقات'' کہ اسکے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۔ان کے سوا میرے اوپر اور کوئی نماز

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے لیکن سمجھ میں نہ آتا تھا کہ وہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دن رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں''

وہ بولا: ان کے سوا میرے اوپر اور کوئی نماز ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہے۔

صحیح البخاری (٤٦) وصحیح مسلم (٨)

۱۳۔پانچ نمازیں اور پچاس کا ثواب

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پھر اللہ تعالی نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں لوٹ کر آیا، جب موسی علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: اللہ نے کیا فرض کیا تمہاری امت پر؟۔ میں نے کہا پچاس نمازیں ان پر فرض کیں۔ موسی علیہ السلام نے کہا: تم پھر اپنے رب کے پاس واپس جاؤ کیونکہ تمھاری امت میں اس قدر طاقت نہیں میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر گیا اس نے آدھی معاف کر دیں۔ پھر میں لوٹ کر موسی علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان، کیا انھوں نے کہا کہ اپنے پرور دگار کے پاس لوٹ جاؤ کیونکہ تمھاری امت میں اتنی طاقت نہیں، پھر میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا۔ اس نے فرمایا:

''پانچ نمازیں فرض ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میری بات نہیں بدلتی۔''

صحیح البخاری(۳۴۹)وصحیح مسلم(۱۶۳)

۱۴۔ وہ نماز تاخیر سے پڑھتی تھی

علامہ ابوعبداللہ محمد القرطبی نے ''الجامع لاحکام القرآن'' میں عمرو بن دینار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنے والے ایک شخص کی بہن کا انتقال ہو گیا۔ اتفاق سے تدفین کے وقت اس وقت اس شخص کی ایک تھیلی جس میں دینار بھرے ہوئے تھے قبر میں رہ گئی۔ چنانچہ اس نے قبر کھودی تو کیا دیکھتا ہے کہ پوری قبر آگ کے شعلوں میں بھری ہوئی ہے۔ اس نے جا کر اپنی والدہ سے پوچھا کہ میری بہن کی عملی زندگی کیسی تھی؟ والدہ نے بتایا کہ ایک تو نماز تو اپنے وقت سے ٹال دیتی تھی یعنی قضا کر دیتی تھی دوسرے یہ کہ جب رات کو پڑوسی اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تو یہ اٹھ کر ان کے دروازوں پر کان لگا لیتی اور ان کے رازوں کو حاصل کر لیتی تھی۔ تو اس شخص نے اپنا چشم دید واقعہ ذکر کیا اور کہا کہ اس کی انہی بدعملیوں کا وبال ہے۔

تفسیر قرطبی ۳۰۲/۸)

۱۵۔ آپ ﷺ کو نماز کی فکر اور غشی کا دورہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں۔ اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے لیے برتن میں پانی رکھ دو (میں وضو اور غسل کروں گا)'

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی نہیں اللہ کے سول! وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھ دو (میں وضو اور غسل کروں گا) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کی نہیں اللہ کے سول! وہ آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق کے پاس پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک نرم دل انسان تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ تب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بقیہ دنوں میں نماز پڑھائی۔ (بیماری کی شدت کے باوجود نماز کی فکر تھی)

بخاری، الاذان، باب انما جعل الامام لیوتم به (٦٨٧)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز میں خشوع وخضوع

۱۔چھت سے سانپ آ گرا مگر...!

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بڑے جلیل القدر صحابی ہیں ہجرت کے پہلے سال مہاجرین کے گھروں میں سب سے پہلے پہلے پیدا ہونے والے یہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے۔ بڑی لمبی نماز پڑھتے۔مسلم بن یناق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: کہ ایک بار تو رکوع اتنا طویل کیا کہ ہم نے سورۃ البقرۃ، آل عمران، النساء، المائدہ تلاوت کر لی۔جن دنوں حجاج بن یوسف ان کے خلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کر رہا تھا۔منجنیق سے پتھر برستے، وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ان سے بے نیاز ہو کر التفات نہ کرتے ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آ گرا، اہل خانہ گھبرا اٹھے سانپ سانپ پکارا، مگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما برابر نماز پڑھتے رہے، وہ گویا نماز میں اس قدر مستغرق تھے کہ انہیں اس واقعہ کی خبر تک نہ ملی۔

السیر (۳/ ۳۶۹، ۳۷۰) و الحلیۃ (۱/ ۳۳۵)

۲۔میں نماز پڑھتا ہوں تو تم میری ٹانگ کاٹ دینا

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعہ میں شمار ہوتا تھا، بڑے عابد و زاہد اور کبار تابعین میں سے تھے روزانہ دن کو قرآن میں دیکھ کر ربع قرآن تلاوت کرتے اور پھر رات تہجد کی نماز میں اسی قدر تلاوت فرماتے۔نماز میں ان خشوع اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دوائی پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل وفکر زائل ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی ٹیس و درد سے بچ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا: بالکل نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لیں مجھے اس کا احساس نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعت نفل شروع کیے تو طبیبوں نے آری سے ان کی ٹانگ کاٹ دی، مگر انہیں اس کا احساس تک نہ ہوا۔

البدایہ (۹/۱۰۲)

۳۔ وہ نماز میں ادھر ادھر حرکت نہ کرتے

مسلم بن یسار بصری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بصرہ کے فقہا اور اصحاب فتویٰ میں ہوتا ہے بڑے عابد و زاہد تابعی تھے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ جب نماز پڑھتے تو اس قدر اطمینان سے کھڑے ہوتے کہ بالکل ادھر ادھر حرکت نہ کرتے، دیکھنے والا سمجھتا کہ گویا کپڑا لٹکا ہوا ہے، میمون بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اچانک مسجد کا ایک کونہ گر گیا، باہر بازار میں لوگ گھبرا گئے مگر حضرت مسلم رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز برابر پڑھتے رہے، التفات تک نہ کیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ آپ جب گھر تشریف لاتے تو اہل خانہ ان کے احترام میں ساکت و خاموش ہو جاتے، مگر عجیب بات ہے کہ جب حضرت مسلم رحمۃ اللہ علیہ گھر میں نوافل پڑھنا شروع کر دیتے تو اہل خانہ آپس میں باتیں کرنے لگتے اور ہنسی مذاق شروع کر دیتے۔ [گویا وہ سمجھتے تھے کہ ہماری باتوں کا انہیں نماز کے دوران احساس نہیں ہوتا۔]

السیر (٤/٥١٢) و الحلیۃ (٢/٢٩٠، ٢٩١)

۴۔ شاید کہ ان کی روح پرواز کر جائے گی

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کہ اگر تم منصور کو نماز پڑھتے دیکھتے تو سمجھتے کہ نماز کے دوران ان کی روح پرواز کر جائے گی۔''

الحلیة (٥/٤٠)

۵۔ اتنا لمبا سجدہ...!

حافظ عبدالحق نے جعفر بن زید العبدی سے نقل کیا ہے کہ:

''میں کابل کی لڑائی میں تھا اور لشکر میں حضرت صلۃ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے رات ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ آج رات میں دیکھوں گا کہ صلہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ لشکر سو گیا تو وہ لشکر سے علیحدہ گئے، انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، اسی دوران ایک شیر آیا اور آ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں ڈر کے مارے درخت پر چڑھ گیا اور سارا منظر دیکھتا رہا۔ حضرت صلہ شب بھر نماز پڑھتے رہے اور شیر ان کے سامنے بیٹھا رہا، جب سلام پھیرا تو شیر سے کہا چلے جاؤ، جا کر اپنا رزق تلاش کرو، شیر چلا گیا اس کے بعد انہوں نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں سجدہ میں فوت ہی نہ ہو گئے ہیں، سجدہ سے سر اٹھایا تو وہ گم شدہ بچے کی طرح رو رہے تھے۔''

الحلیة (٢/٢٤٠)

۶۔ مجھے آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا

حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ جن کا لقب کثرت عبادت کی بنا پر زین العابدین ہوا، اللہ کی راہ میں بلا حساب خرچ کرتے، رات کے اندھیرے میں فقراء اور مساکین کے گھروں میں سامان خود اٹھا کر پہنچاتے، اور ان کو خبر تک نہ ہوتی کہ سامان لانے والا کون ہے، یہ راز تو تب کھلا جب ان کا انتقال ہوا اور فقرا کے گھروں میں سامان پہنچنا بند ہو گیا۔ اللہ کے خوف و ڈر کا یہ عالم تھا کہ حضرت امام مالک اور امام ابن عیینہ فرماتے ہیں: حج کے لیے احرام باندھا اور لبیک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے تو جسم کانپنے لگا لبیک کہنے کی ہمت نہ رہی فرمایا:

مجھے خوف آ رہا ہے کہ میں لبیک کہوں تو کہیں یہ جواب نہ آئے، لا لبیک تیری حاضری قبول نہیں، بڑی مشکل سے لبیک کہا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اس طرح لرزتے کانپتے انہوں نے فریضہ حج ادا کیا، وضو کرتے تو رنگ زرد ہو جاتا، نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھنے والے نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا:

((اَلاَ تَدْرِیْ بَیْنَ یَدِیْ مَنْ اَقُوْمُ وَلِمَنْ اُنَاجِیْ))

''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے مناجات کرتا ہوں۔''

ایک بار تو ایسا بھی ہوا کہ گھر میں آگ بھڑک اٹھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے رہے، نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا: کہ اس پریشانی میں نماز ختم کر دیتے، فرمایا: آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا۔

السیر (٤/ ٣٨٦. ٤٠٠) والتهذیب (٧/ ٣٠٤. ٣٠٧)

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک رات حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نماز کے لیے حرم پاک میں داخل ہوئے میں نے سنا سجدہ میں یہ کلمات کہہ رہے تھے

((عَبِیْدُكَ بِفَنَآئِكَ فَقِیْرُكَ بِفَنَآئِكَ مِسْكِیْنُكَ بِفَنَآئِكَ سَآئِلُكَ بِفَنَآئِكَ))

''تیرا چھوٹا سا بندہ تیرے صحن میں، تیرا فقیر تیرے صحن میں، تیرا مسکین تیرے صحن میں، تیرا بھکاری تیرے صحن میں۔''

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہ کلمات یاد کر لیے جب بھی ان کلمات سے میں نے کسی مصیبت کے موقع پر دعا کی اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل دور فرما دی۔ السیر (٤/ ٣٩٣)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۷۔دوران نماز موذی جانور نے کاٹا مگر احساس تک نہ ہوا

سید الفقہاء امام المحدثین حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک بار آپ کے رفقاء نے آپ کو ایک باغ میں آنے کی دعوت دی۔ جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو نماز پڑھانے کے بعد سنتیں پڑھنے لگے اور ان میں بڑا لمبا قیام کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا قمیص اٹھا کر اپنے ساتھی سے فرمایا:

''دیکھیں میری قمیص کے نیچے کیا ہے، چنانچہ اس نے دیکھا تو بھڑ نکلی، جس کے ڈنک کے جسم پر سولہ سترہ نشان تھے اور جسم متورم ہو چکا تھا۔ ساتھی نے عرض کیا: آپ نے نماز کیوں نہ توڑ دی..؟ انہوں نے فرمایا: میں ایک سورت پڑھ رہا تھا اور دل چاہتا تھا اس کو ختم کرلوں۔''

تاریخ بغداد (۲ / ۱۲)و السیر (۱۲ / ٤٤١)

۸۔قابل رشک خشوع

امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا کبار محدثین میں شمار ہوتا ہے''قیام اللیل''ان کی معروف کتاب ہے۔امام محمد بن یعقوب بن الاخرم وغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن نصر سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، بھڑ ان کی پیشانی پر ڈنگ مارتی رہی، ایک قول میں ہے کہ کان پر ڈنگ مارتی رہی، یہاں تک کہ خون رسنے لگا مگر آپ نے حرکت نہ کی، ہم ان کے خشوع اور بہترین طریقے پر نماز پڑھنے سے تعجب کرتے تھے، اپنی ٹھوڑی سینہ پر لگا لیتے اور ایسے کھڑے ہوتے جیسے کوئی لکڑی کا ستون ہے۔

السیر (٤١ / ٣٦)

۹۔نماز میں بارش کا پتہ بھی نہ چلا

حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ للّٰہیت وتقویٰ میں یکتائے روزگار تھے اور شیخ الکل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے، نماز میں محویت اور توجہ الی اللہ کا یہ عالم تھا کہ اپنی جان کی خبر نہ رہتی، ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ یکا یک سخت بارش ہوگئی۔ ایسی سخت بارش کہ مقتدی سب نماز چھوڑ کر بھاگ گئے، صرف دو چار رہ گئے، نماز سے فارغ ہو کر جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھ کیچڑ سے بھرے ہوئے تھے، فرمانے لگے:

باراں شد ، واللہ عبداللہ را خبر نہ شد

بارش ہوئی اللہ کی قسم..! عبداللہ کو خبر نہیں ہوئی (داؤد غزنوی ص ۱۴)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفلی نماز

۱۔جس نے سنا عمل کیا

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ))

''جو ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد ،دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے) ادا کرے اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے''

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم))

''جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں''

(راوی حدیث) حضرت عنبسہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں عمرو بن اویس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت عنبسہ رحمہ اللہ سے یہ حدیث سنی ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔نعمان بن سالم رحمہ اللہ جب سے ہم نے عمرو بن اویس رحمہ اللہ سے سنا ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔

صحیح مسلم ،صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن وبیان عددھن(۱۶۹۶)

۲۔اے ربیعہ...! کچھ مانگ لو

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ میں رات کو نبی کریم ﷺ کے ہاں بستر کرتا آپ ﷺ وضو کے لیے وضو کا پانی دوسری چیزیں لایا کرتا، ایک روز آپ ﷺ (خوشی سے) ارشاد فرمایا: کوئی چیز مانگنا چاہتے ہو تو مانگ لو، میں نے عرض کیا جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں آپ ﷺ نے پھر پوچھا میں پھر یہی بتلایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

''تو پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے لیے میری مدد کر''

صحیح مسلم ،الصلاۃ ،باب فضل السجود(١٠٩٤) ، ابو داؤد(١٣٢٠)، نسائی(١١٣٧، ١٦١٧) ،ترمذی (٣٤١٦) ،ابن ماجه (٣٨٧٩)

۳۔اب اٹھ کر قیام کرو

حضرت ابو جہیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی ﷺ نے سلمان اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا تھا پس سلمان رضی اللہ عنہ ایک روز اپنے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ انکی اہلیہ ام درداء رضی اللہ عنہا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے، انہوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں اتنے میں ابودرداء بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنے بھائی سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا تم کھاؤ، (وہ بولے میرا) تو روزہ ہے انہوں نے (سلمان) فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ نہیں کھاؤ گے۔

چنانچہ انہوں نے نفلی روزہ توڑ کر ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو وہ نوافل پڑھنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ابھی سو جاؤ چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے آپ نے پھر روک دیا وہ پھر سو گئے جب رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان نے ان سے کہا اب اٹھ کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیام کرو چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نوافل پڑھے پھر سلمان نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا یقیناً تمہارے رب کا تمہارے اوپر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اس لئے ہر صاحب حق کو اسکا حق دو! پھر وہ ابو درداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ بیان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا''

صحیح بخاری ،الصیام ،باب من اقسم علی اخیہ.....الخ(۱۹٦۸)

۴۔اماں آج سے میں بھی اللہ کی عبادت کیا کروں گی

منصور بن معتمر کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار کوفہ کے کبار محدثین میں ہوتا ہے، حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہم ایسے تابعین کے وہ شاگرد رشید تھے، نہایت عابد و زاہد، روزہ دار اور شب زندہ دار تھے، کثرت سے رونے کے سبب بینائی جاتی رہی تھی۔ ساٹھ سال ان کا معمول رہا کہ دن کو روزہ رکھتے اور شب بھر قیام کرتے، حافظ عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کی ایک پڑوسن تھی، رات کو سونے کے لیے اپنی بیٹی کے ہمراہ چھت پر چلی جاتی اور رات کے آخری حصہ میں نیچے آ جاتی اس کی بیٹی حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کو نماز پڑھتے دیکھتی، جب ان کی وفات ہوگئی تو اس نے اپنی والدہ سے پوچھا یہاں چھت پر رات کو لکڑی کا ایک تنا ہوتا تھا وہ اب کہاں ہے؟ اس کی والدہ نے کہا بیٹی وہ تنا نہیں بلکہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ تھے جو شب بھر نماز پڑھتے تھے، اس نے کہا اماں اس قدر عبادت میں تو کئی سالوں سے اسے دیکھتی رہی اور آپ کہتی ہیں وہ منصور تھے ان کو کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ وہ فوت ہو گئے اور لوگوں نے انہیں دفن کر دیا، سعادت مند بیٹی نے کہا اماں آج سے میں بھی اللہ کی عبادت کیا کروں گی، چنانچہ اس کے بعد وہ نیک خاتون بیس سال زندہ رہی دن کو روزہ اور شب بھر قیام کرتی۔

کتاب التھجد، الحلیۃ(۵/ ۴۰)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جلدی جلدی نماز مت پڑھو

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ہی لکھا ہے کہ:

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: بھائی تمہاری کوئی حاجت وضرورت ایسی نہ تھی جو تم نماز میں اپنے رب سے طلب کرتے:

((اِنِّیْ لَاَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْ صَلَاتِیْ اَسْاَلُہُ الْمِلْحَ))

''میں تو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں حتی کہ نمک کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔''

البدایۃ (۹/ ۱۰۳) و الزھد لاحمد (ص/ ۳۷۱)

۶۔ کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کرتا، میرے دِل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اور نوعمر بھی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا خواب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ))

''عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے، کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا''۔

سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

صحیح بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عبداللہ بن عمر (۳۷۳۸)

۷۔ وتر رات کے وقت ادا کرو

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کو ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ رات کے اول حصے میں (نماز عشاء کے بعد) پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھے گا تو وہ وتر رات کے آخری حصے میں پڑھے اس لیے کہ آخری رات کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

صحیح مسلم (۷۵۵)

[رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر ہر مسلمان پر حق ہے پس جس کی مرضی ہو پانچ وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو تین وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو ایک وتر پڑھے۔ سنن النسائی (۱۷۱۰) صححه الألبانی]

۸۔ کہیں وتر تم پر فرض نہ کر دیا جائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے آئندہ رات ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور ہم نے امید کی کہ آپ ہماری طرف آئیں گے ہم مسجد میں رہے یہاں تک ہم نے صبح کر دی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہم نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امید کی تھی کہ آپ ہماری طرف نکلیں گے اور ہمیں نماز پڑھائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَرِهْتُ اَنْ يَّكْتُبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرَ))

''میں نے ناپسند سمجھا کہ وتر تم پر فرض کر دیا جائے۔'' صحیح ابن خزیمہ(۱۳۸/۲)(۱۰۷۰)

۹۔حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی سجدہ کی حالت میں وفات

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بڑے مشہور صحابی ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ مجھے مرتے وقت اس طرح کی شدت پیش نہ آئے گی جیسے عام لوگوں کو پیش آتی ہے چنانچہ ان کی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ وہ ایک دن درمیانی رات میں تہجد کی نماز پڑھنے میں مشغول تھے، نماز کے دوران ہی سجدے کی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی، اسی وقت آپ کی ایک صاحبزادی نے خواب دیکھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں وہ گھبرا کر اٹھی اور دوڑی ہوئی آپ کے مصلیٰ تک آئی اس نے آپ کو آواز دی لیکن جواب ندارد، جا کر دیکھا تو سجدے کی حالت میں ہی آپ کی روح قبض ہو چکی تھی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

الاصابة (۵۱/۷)

۱۰۔تہجد ضرور پڑھا کرو

رات کی نماز کو، نمازِ تہجد، قیام اللیل، نفلی نماز اور نمازِ تراویح کا نام دیا جاتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَ فَهْمَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ))

''تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے قربِ الٰہی کا سبب ہے اور گناہوں کے دور ہونے کا سبب ہے اور یہ گناہوں سے باز رکھنے والا ہے''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، الدعوات، باب فی دعا النبی ﷺ (۳۵۴۹) و ابن خزیمة (۱۳۵) والطبرانی فی الکبیر (۱۰۹/۸). یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۔اللہ ایسے مرد وعورت پر رحم فرمائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ))

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جو قیام اللیل کے لیے اٹھتا ہے اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے۔ تاکہ وہ بھی نماز ادا کرے۔ اگر وہ بیوی اٹھنے سے انکار کرتی ہے (یا سستی کرتی ہے) تو یہ پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارتا ہے''۔

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ))

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر رحم فرمائے جو نماز (تہجد) کے لیے رات کو بیدار ہوتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کر لیا اس نے نماز پڑھی اور اگر وہ (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) انکار کرتا ہے تو پانی کے چھینٹے مارتی ہے''۔

ابوداؤد، الصلاة، باب قیام اللیل (۱۳۰۸) والنسائی (۲۰۵/۳) وابن ماجه (۱۳۳۶) و احمد (۲/ ۲۵۰) (۴۳۶/۲) و ابن حبان (٦٤٧) و ابن ابی شیبة فی المصنف (۲۷۱/۲) و جمع الجوامع (۳٦۰/٤) (۱۲٤۹۱)۔اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

۱۲۔تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے..؟

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک رات امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اٹھا دے گا۔ جب انہوں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ (کچھ ناراض سے) واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہیں دیا اور آپ ﷺ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے جا رہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾

''انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

بخاری، التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل..... (۱۱۲۷)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ذکرواذکار

۱۔کیا میں تمہیں اس سے بہتر ذکر نہ بتاؤں..؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسنے کی وجہ سے جو تکلیف پہنچتی تھی اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس گئیں تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا اور ان سے اپنے آنے کی وجہ بیان کی جب آپ تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے آنے کی وجہ بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی بات سکھاتا ہوں جو تمہاری طلب کردہ چیز سے بدرجہا بہتر ہے جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر جایا کرو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

بخاری، النفقات، باب خادم امراۃ (۵۳۶۲) ومسلم (۲۷۲۷)

۲۔تم اسی طرح مسلسل بیٹھی ہوئی ہو..؟

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں) سے منقول ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز فجر کے لئے ان کے پاس سے نکلے وروہ اپنے مصلی پر بیٹھی ہوئی تھیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت واپس تشریف لائے وہ اپنی جگہ یعنی مصلی پر بدستور بیٹھی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جس حالت میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا اسی طرح مسلسل بیٹھی ہوئی ہو؟ یعنی صبح کے وقت سے اب تک کہ چاشت کا وقت آ گیا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصلی پر بیٹھی ہوئی اسی طرح ذکر الٰہی میں مشغول ہو) انہوں نے کہا کہ جی ہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

''میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں وہ چار کلمے ایسے ہیں کہ اگر ان کو اس چیز سے تولا جائے جس کے کہنے میں تم ابتداء دن سے اب تک مشغول رہی ہو (یعنی ذکر میں تو یقیناً چار کلمے اس چیز پر بھاری رہیں گے (یعنی ان چار کلموں کا ثواب اس پورے وقت ذکر الٰہی میں تمہاری مشغولیت کے ثواب سے زیادہ ہوگا۔ اور وہ چار کلمے یہ ہیں (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے بقدر اور اس کی ذات کی مرضی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلموں کی مقدار کیمانند ہے۔''

مسلم

۳۔حدیث رسول ﷺ کی صداقت پر یقین

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کائنات ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے شام کو تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی وہ دعا یہ ہے۔

((بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے نام سے.....وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔''

اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھی لی، اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔

راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا ان کا شاگرد انہیں تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر آپ کو یہ فالج کیوں کر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا، مجھے دیکھتے کیا ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن غصے میں تھا اور کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔

سنن ابی داؤد، الادب، باب ما یقول اذا اصبح، (۵۰۸۸) صحیح

۴۔سایہ عرش پانے والے

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات آدمی جنہیں اللہ عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا

اِمَامٌ عَادِلٌ عادل حکمران

وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ

''وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی''

وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ

''اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے''

وَرَجُلَانِ تَحَابَا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی بنیاد پر ملے اور اسی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پر جدا ہوئے‘‘

وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ أَخَافُ اللّٰهِ

’’اور وہ آدمی جس کو حسب ونسب والی اور خوبصورت عورت نے برائی کی دعوت دی لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں‘‘

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

’’اور وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے حتی کہ بائیں ہاتھ کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔‘‘

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

’’اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں رو دیں‘‘

بخاری» کتاب الزکاۃ» باب الصدقة بالیمین (۱۴۲۳)

۵۔ بہترین کلام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلاَئِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

’’وہ کلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے (اور وہ یہ ہے) سبحان اللہ وبحمدہ۔‘‘

مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل سبحان الله وبحمده (۲۷۳۱)

۶۔ اللہ نے شیروں کو تابع کر دیا

بخت نصر (اسے بنو خذ نصر بھی کہتے ہیں۔ ۵۶۱ تا ۶۰۴ قبل عیسوی میں پیدا ہوا ہے۔ یہ بابل کا بادشاہ تھا، اہل مصر کو تاخت وتاراج کرتا ہوا، یروشلم (بیت المقدس) تک پہنچا، اسے جلا کر

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

خاکستر بنا دیا اور یہودا کے باسیوں کو بابل کی جانب جلاوطن کر دیا۔ (المنجد))

ایک بادشاہ تھا اس نے شام کی طرف سے بیت المقدس میں قدم رکھا۔ آتے ہی بنی اسرائیل کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اور بیت المقدس کا شہر زبردستی چھین لیا۔ اور بنی اسرائیل کے بچوں کو قید کر لیا، ان قیدیوں میں دانیال علیہ السلام بھی تھے۔

(دانیال نبی ہیں۔ عہد قدیم کے سفروں میں صاحب سفر ہیں۔ عہد قدیم والے نے تو ان کی نبوت کا انکار کیا ہے، دوسری جانب مسیح علیہ السلام کے مقلدین نے ان کو چار کبار انبیائے کرام علیہم السلام میں شمار کیا ہے۔ المنجد) البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۳۶ تا ۳۸..... صحابہ کرام ان کی قبر کو اس وقت معلوم کیا تھا جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان علاقوں کو فتح کیا تھا۔ بعد ازاں مختلف قبریں کھود کر ان کی میت کو دوبارہ کسی ایک قبر میں چھپا دیا گیا تا کہ مشرکوں کی غلط اظہار عقیدت کا مرکز نہ بن جائے۔)

بخت نصر بادشاہ کو نجومیوں اور اہل علم نے یہ بتایا دیا تھا کہ فلاں رات ایک لڑکا، یعور نامی پیدا ہوگا جو تیری سلطنت میں فساد پیدا کرے گا۔

بخت نصر نے کہا کہ اس رات جو بچہ بھی پیدا ہوگا میں اسے قتل کروا دوں گا۔ دانیال کو پکڑ کر (جو معصوم قیدیوں میں سے تھا) شیر کی کچھار میں ڈال دیا کہ وہ اسے چیر پھاڑ ڈالے گا لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا کہ شیر اور شیرنی دونوں دانیال کو پیار سے چاٹتے رہے، اسے ذرہ برابر نقصان نہ پہنچایا۔ دانیال کی والدہ آئیں دیکھا کہ شیر اور شیرنی اس سے پیار کر رہے ہیں، تو اس نے بچہ اٹھا لیا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے دانیال کو بچا لیا۔

ابن ابی دنیا نے حسن سند سے بیان کیا ہے کہ اس بستی کے واقفان حال نے کہا ہے کہ دانیال نے اپنی انگوٹھی کے نگینہ میں اپنی تصویر بنا رکھی تھی اور چاٹنے والے شیر اور شیرنی کا انداز محبت بھی اس میں نقش کر لیا تھا کہ بچپن میں اللہ تعالیٰ نے جو انعام کیا تھا اسے بھول نہ جاؤں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البدایہ والنہایہ (۲/۴۱.۴۲) بحوالہ ابن ابی الدنیا وقال ابن کثیر اسنادہ حسن

ایک روایت میں ہے (کہ یہ بڑی عمر کا واقعہ ہے) موسیٰ علیہ السلام سے طویل مدت کے بعد بنی اسرائیل کے ایک نبی تھے، جن کا نام دانیال تھا، ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی، بادشاہ نے ان کو گرفتار کر لیا اور ایک کنوئیں میں بھوکے شیر کے سامنے ان کو پھینک دیا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ان کے حسن توکل کی آزمائش کر لی اور پرکھ لیا کہ یہ میرے پاس جو ہے اسی پر صبر و قناعت کیے ہوئے ہیں۔ تو شیروں کا منہ موڑ دیا اور دانیال ان کی کمر پر سوار ہو گئے، مگر وہ شیر تابع ہیں ایک ذرہ برابر ضرر نہیں پہنچا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارمیا (ارمیا بنی اسرائیل کے چار بڑے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہودا کی مملکت کے خاتمے سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس وقت کے بادشاہوں کی ستم روانیوں کو برداشت کرتے رہے تھے۔ (حوالہ مذکور)

نبی شام سے بھیجا۔ تاکہ دانیال کو اس مصیبت سے رہائی دلائیں اور جو انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے یا اسے تباہ کر دیں۔

سیدنا عبداللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں:

بخت نصر نے دو شیر بھوکے رکھے، پھر انہیں ایک کنوئیں میں ڈالا، اور پھر دانیال کو لایا، انہیں ان کے پاس پھینک دیا، اللہ کی قدرت وہ دونوں شیر ذرہ برابر ہیجان میں نہیں آئے حالانکہ بھوکا ہونے کی وجہ سے انہیں غیظ و غضب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی بوٹی بوٹی نوچ لینی چاہیے تھی۔ مگر جتنی دیر اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی دانیال وہاں ٹھہرے، پھر انسانوں کی طرح انہیں کھانے پینے کی اشتہاء ہوئی تو اللہ نے ارمیاء نبی کو وحی کی کہ حالانکہ وہ وہاں سے دور شام کے علاقہ میں تھے کہ دانیال کے لیے کھانا پینا تیار کرو۔ ارمیاء عرض کناں ہوئے۔ میرے پروردگار! میں شام کی سرزمین مقدس میں ہوں، دانیال سرزمین بابل میں ہیں۔ جو کہ عراق میں ہے وہاں رسائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیسے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے اسے تیار کریں سواری کا بندوبست ہم خود کریں گے، جو تجھے اور تیار کھانے کو اٹھا لے جائے گی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سواری کا انتظام کر دیا۔ اب وہ کنوئیں کے کنارے کہ جہاں اللہ کے نبی قید تھے پہنچتے ہیں۔ کنارے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پکارتے ہیں اور مندرجہ ذیل مکالمہ ہوتا ہے:

دانیال: کون ہے؟

ارمیا: میں ارمیا نبی ہوں۔

دانیال: کس لیے تشریف لائے؟

ارمیا: مجھے رب کائنات نے آپ کے لیے بھیجا ہے۔

دانیال: کیا رب ذوالجلال نے میرا ذکر کیا ہے؟

ارمیا: ہاں

یہ سن کر دانیا لاس طرح اللہ تعالیٰ کی تعریفات کے نغمات بلند کرنے لگے

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے جو اسے نہیں بھولتا جو اس کو یاد کرتا ہے۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخِیْبُ مَنْ رَجَاهُ))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو اس کے ساتھ امیدیں وابستہ کرتا ہے وہ اسے نامراد نہیں کرتا۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ کَفَاهُ))

''تمام تعریفات اس ذات بے ہمتا کے لیے کہ جو اس پر توکل کرتا ہے تو وہ اسے کفایت کرتا ہے۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ وَثَقَ بِهٖ لَمْ یَکِلْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو اس پر اعتماد کرتا ہے تو وہ اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے غیر کی جانب نہیں سونپتا۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَبِالسَّیِّاٰتِ غُفْرَانًا))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو احسان کا بدلہ احسان دیتا ہے، اور برائی کے عوض مغفرت کا عطیہ دیتا ہے۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بَالصَّبْرِ نَجَاةً))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو صبر کے عوض نجات دیتا ہے۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا بَعْدَ کَرْبِنَا))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو ہماری پریشانی کے بعد ہماری تکلیف دور کرتا ہے۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَسُوْءُ ظُنُوْنُنَا بِاَعْمَالِنَا))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو ہمارا اس وقت سہارا ہے کہ جب ہمارے بداعمال کے ساتھ ہماری بدگمانیاں بڑھ جاتی ہیں۔''

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَاءُ نَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ الْحِیَلُ مِنَّا))

''تمام تعریفات اس اللہ کریم کے لیے کہ جو ہماری آرزوؤں کا مرکز ہے اس وقت کہ جب ہماری حیلہ سازیوں کے تمام اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔''

البدایہ والنہایہ (۲۱/ ۱۴۰)

۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امت محمدیہ کے نام پیغام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقِیتُ إِبْرَاهِیمَ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِی فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ أَقْرِءْ أُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِیعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

''شب معراج کو میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتلائیے کہ جنت کی مٹی بڑی عمدہ ہے، پانی میٹھا ہے، لیکن وہ چٹیل میدان ہے (اس میں کاشت کرنے کی ضرورت ہے) اس کی کاشت کاری ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ہے۔''

جامع الترمذی، الدعوات، باب ان غراس الجنة..... (٣٤٦٢)

٨۔ لا حول ولا قوة الا باللہ کی فضیلت

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

((مر أمتك فليكثروا من غراس الجنة فان تربتها طيبة وأرضها واسعة قال وما غراس الجنة قال لا حول ولا قوة الا بالله))

''اپنی امت سے کہیں کہ وہ جنت میں خوب کاشت کاری کریں، اس لیے کہ اس کی مٹی بڑی عمدہ ہے اور اس کی زمین فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جنت کی کاشت کاری کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ((لا حول ولا قوة الا بالله))''

مسند احمد (٤١٨/٥) والصحيحة، (١٦٥/١، ١٦٦.) (١٠٥) والاسراء والمعراج (ص/١٠٧.٩٩)

٩۔ فرشتے ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ))

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مقصود حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مل گئے) پھر فرمایا:

((فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا))

یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک (تہ بہ تہ پہنچ جاتے ہیں) پھر فرمایا: (ذکر کی مجلس برخواست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

((مَا يَقُولُ عِبَادِي))

کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ یہ کہتے ہیں کہ (اے اللہ!) تیری تسبیح وتکبیر اور حمد وثنا کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ آپ کی حمد وثنا اور تسبیح وتقدیس بیان کرتے۔ (نبی ﷺ نے) فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ سے جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ جو اس کی طلب کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ وزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کو دیکھتے تب ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بچتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ))

(اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے معاف کر دیا ہے۔''

پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان کے ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

''وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔''

بخاری، الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عز وجل(٦٤٠٨)

١٠۔ میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت فرماتا ہے:

''میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (میری رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

مسلم، الذکر والدعا والتوبة والاستغفار، باب فضل الذکر والدعاء...(٢٦٧٥)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آزمائش

۱۔زیادہ آزمائش میں مبتلا کون ہوتا ہے..؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

کہ لوگوں میں کون شخص (محنت ومصیبت کی) زیادہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ))

''انبیاء'' پھر وہ لوگ جو انبیاء سے بہت زیادہ مشابہ ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے بہت زیادہ مشابہ ہوں۔''

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) انسان اپنے دین کے مطابق (مصیبت میں) مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی ہلکی ہوتی ہے، (لہٰذا اپنے دین میں سخت شخص اسی طرح ہمیشہ) مصیبت و بلاء میں گرفتار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر اس حال میں چلتا ہے کہ (اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

ترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء (۲۳۹۸) و ابن ماجه (۴۰۲۳) و الدارمی (۲۷۸۳) امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔انبیاء کو آزمائشوں پر اجر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰه!أَنَّكَ تُوعَكُ وَعْكاً شَدِيدًا قال: ((أَجَلْ أَنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلانِ مِنْكُم)) قُلْتُ : ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قال: ((أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! بلاشبہ آپ کو شدید بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں، مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تمہارے دو آدمیوں کو۔ میں نے کہا، آپ کے لئے اجر بھی دوگنا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں یہ ایسا ہی ہے۔ جو بھی مسلمان، اسے کوئی تکلیف پہنچے، کانٹا لگے یا اس سے بڑی تکلیف آئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں دور فرما دیتا ہے اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں، جیسے (پت جھڑ کے موسم میں) درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔''

صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب شدة المرض (٥٦٤٧) وصحیح مسلم، البر، باب ثواب المومن فیما یصیبه.....(٢٥٧١)

۳۔ بیماری کیا چیز ہے..؟

حضرت عامر رامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) بیماریوں کا ذکر کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات دیتا ہے تو وہ بیماری (نہ صرف یہ کہ) اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے (بلکہ) زمانۂ آئندہ کے لیے باعث نصیحت (بھی) ہوتی ہے، یعنی بیماری اسے متنبہ کرتی ہے۔ (چنانچہ وہ آئندہ گناہوں سے بچتا ہے)

((وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور جب منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اسے بیماری سے نجات دی جاتی ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جسے اس کے مالک نے باندھا اور پھر چھوڑ دیا اور اونٹ نے یہ نہ جانا کہ مالک نے اسے کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑ دیا؟ (یہ سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بیماری کیا چیز ہے؟ میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔ تم ہم میں سے نہیں ہو۔''

ابو داؤد، الجنائز، باب الامراض، المکفرة للذنوب(۳۰۸۹)

۴۔ کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پر آیا ہے؟

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا:

''کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پر آیا ہے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا:

عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں ''قرن الثعالب'' کے مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''آپ ﷺ کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ ﷺ سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ ﷺ کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ﷺ ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

((يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمْ الْاَخْشَبَيْنِ))

''اے محمدؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''۔

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے''۔

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة فی السمآء... (۳۲۳۱).

۵۔ آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے...؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے آپ ﷺ پر اپنا ہاتھ پھیر کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہاں مجھے تمہارے دوآدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور پھر فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

''جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ (اسی طرح) دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔''

بخاری ،المرض ، باب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل (٥٦٤٨) ومسلم(٦٥٥٩) و الدارمی (٢٧٧١)

٦۔آپ کے لئے آزمائش اوراجر دوگنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ آپ کو شدید بخار ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا، ہاں، مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تمہارے دوآدمیوں کو۔ میں نے کہا:

((ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟))

''آپ کے لئے اجر بھی دوگنا ہے..؟))

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ہاں یہ ایسا ہی ہے۔ جو بھی مسلمان، اسے کوئی تکلیف پہنچے، کانٹا لگے یا اس سے بڑی تکلیف آئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں دور فرما دیتا ہے اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں، جیسے (پت جھڑ کے موسم میں) درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔''

صحیح بخاری، المرضی، باب شدة المرض (٥٦٤٧) وصحیح مسلم، البر، باب ثواب المومن فیما یصیبه..... (٢٥٧١)

۷۔ بڑائی آزمائش بڑا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَذَا أَرَادَ اللّٰه بِعَبْدِهِ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فی الدُّنْيَا، وَأَذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بَذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافی بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: أَنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَأَنَّ اللّٰه تعالى أَذا أَحَبَّ قَوْماً ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضٰى، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ))

''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی سزا) جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذریعے سے اس کے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور جب اپنے بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔ نبی ﷺ نے مزید فرمایا، بدلے میں بڑائی آزمائش جتنی عظیم ہوگی، بدلہ بھی اسی قدر عظیم ہوگا) اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو ان کو آزمائش سے دوچار فرما دیتا ہے، پس جو (اس سے) راضی ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی) رضا ہے اور جو (اس کی وجہ سے اللہ سے) ناراض ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی) ناراضی ہے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سنن ترمذی، ابواب الزهد باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ (۲۳)حسن صحیح

۸۔مومن ہمیشہ آزمائشوں میں

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ))

''مومن مرد اور مومن عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں (جن سے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور یہاں تک کہ جب وہ اللہ کو ملتے ہیں (ان کو موت آتی ہے) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

حسن.سنن ترمذی، أبواب الذهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، (۲۳۹۹) احاکم (۳۱۴/۴، ۳۱۵) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۹۔ماں میں محمد کا دین نہیں چھوڑ سکتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور فاقے کرنے لگی اور سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کا امتحان لینے لگی اور کہا جب تک تو اپنا دین نہیں چھوڑتا میں اسی حالت میں رہوں گی۔لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔انہوں نے کہا:

((يَا أُمَّاه لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَاتَرَكْتُ دِيْنِيْ هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَاتَأْكُلِيْ))

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں اور وہ (سب بھی میرے سامنے) ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین نہ چھوڑتا۔اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس نے استقامتِ سعد رضی اللہ عنہ دیکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

تفسیر قرطبی (۲۹۱/۱۳).

۱۰۔ مومن ہمیشہ آزمائشوں میں رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ))

''مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔''

[جامع ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل المؤمن القاری للقرآن وغیر القاری(۲۸۶۶)ومسلم(۲۸۰۹) وأحمد (۲۳٤/۱)(۲۸۳/۲). یہ حدیث حسن صحیح ہے۔]

۱۱۔ آزمائش سے تو گناہ ختم ہو جاتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام صائب رضی اللہ عنہا کے پاس (جو تپ ولرزہ میں مبتلا تھیں) تشریف لائے اور (ان کی حالت دیکھ کر) کہ یہ تمہیں کیا ہوا جو کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''بخار کو برا مت کہو کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اسی طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔''

مسلم، البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض او حزن او نحو ذلك(٦٥٧٠)

۱۲۔ مومن بیمار بھی ہو تو ثواب پاتا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے (اور اس کی بیماری یا سفر کی وجہ سے اس کے اوراد و نوافل فوت ہو جاتے ہیں) تو (اس کے نامہ اعمال میں اتنے عمل لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ حالت قیام اور زمانہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔''

بخاری، الجهاد، باب یکتب للمسافر ما کان یعمل فی الاقامة(۲۹۹۶)

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ عبادت کے نیک راستہ پر ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے (اور اس عبادت کے کرنے پر قادر نہیں رہتا) تو اس فرشتہ سے جو اس بندہ پر (اس کے نیک اعمال لکھنے پر) متعین ہوتا ہے کہا جاتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) کہ اس بندہ کے لیے (اس کے نامہ اعمال میں) اس عمل کے مثل لکھو جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے تندرستی عطا کروں، یا اسے (اپنے پاس) بلالوں''

شرح السنة، الجنائز، باب المریض یکتب له مثل عمله (۱۴۲۳) واحمد (۲/۲۰۳) (۶۸۹۵)

۱۳۔اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخت آزمائش

اس واقعہ کے مطالعہ کے لیے 'خوشی آئے تو..' عنوان کے تحت دیکھیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فکرِ آخرت

۱۔اس دن تو ہاتھ بول کر باتیں کریں گے

اچانک میرے نبی ﷺ بیٹھے بیٹھے ہنس دیئے، اس قدر ہنسے کہ چہرا کھل اٹھا پھر ہم سے دریافت کرنے لگے کہ جانتے ہو میں کیوں ہنسا...؟ ہم نے کہا، اللہ اور اللہ کا رسول ہی خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، بندہ جب اپنے ربّ سے قیامت کے دن جھگڑا کرے گا، اس پر کہے گا کہ باری تعالیٰ کیا تو نے مجھے ظلم سے بچایا نہ تھا؟ اللہ فرمائیں گے ہاں تو یہ کہے گا بس پھر میں کسی گواہ کی گواہی اپنے خلاف منظور نہیں کروں گا۔ بس میرا اپنا بدن تو میرا ہے باقی سب میرے دشمن ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا یونہی سہی، تو اپنا گواہ سہی اور میرے بزرگ فرشتے گواہ سہی، چنانچہ اسی وقت زبان پر مہر لگا دی جائے گی اور اعضائے بدن سے فرمایا جائے گا۔ اے بدن بول ذرا..! اور خود گواہی دے کہ تم سے اس نے کیا کیا کام لئے...؟ وہ صاف کھول کھول کر سچ سچ ایک ایک بات بتا دیں گے، پھر اس کی زبان کھول دی جائے گی تو یہ اپنے بدن کے جوڑوں سے کہے گی تمہارا ستیاناس ہو جائے تم ہی میرے دشمن بن بیٹھے، میں تو تمہارے ہی بچاؤ کی کوشش کر رہی تھی اور تمہارے ہی فائدے کے لیے حجت بازی کر رہی تھی۔

صحیح مسلم ،الزھد،باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر(۲۹۶۹)والنسائی فی الکبری(۱۱۶۵۳)وابن حبان (۷۳۵۸)وابو یعلیٰ(۳۹۷۵)

یہی بات تھی جس کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ جب گناہگار اور کافر مشرک اپنے گناہوں کا اعتراف نہیں کریں گے تو۔

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ سورة یٰسین(۳۶/۶۵)

''ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بول کر باتیں کریں گے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اورانکے پاؤں گواہیاں دیں گےان کاموں کی جنہیں وہ کرتے تھے‘‘

اوردوسرے مقام پرارشادفرمایا:

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

’’جب ان کے متعلق ان کی زبانیں،ان کے ہاتھ اوران کے پیر گواہی دیں گے وہ دنیا میں کیا عمل کرتے رہے تھے‘‘ سورة النور(٢٤/٢٤)

مزیدفرمایا:

﴿حَتَّى إِذَا مَا جَاؤُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ، وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾

’’یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گےان پران کے کان اورانکی آنکھیں اوران کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی،یہ اپنی کھالوں(بدن) سے کہیں گےتم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نےقوت گویائی عطافرمائی جس نے ہرچیزکوبولنے کی طاقت بخشی ہے‘‘ سورة حم السجدة(٤١/٢٠،٢١)

۲۔ حبشہ کی سرزمین اورعجیب واقعہ

حضرت جابربن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سمندرکی ہجرت سے واپس آئے تواللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے دریافت کیاتم نے حبشہ کی سرزمین میں کوئی تعجب خیزبات دیکھی ہوتوسناؤ،اس پرایک نوجوان نے کہاایک مرتبہ ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے،ان کے علماء کی ایک بڑھیاعورت ایک پانی کا گھڑااسر پر لئے آرہی تھی انہی میں سے ایک جوان نے اسے دھکادیاجس سے وہ گر پڑی اورگھڑاٹوٹ گیاوہ اٹھی اوراس شخص کی طرف دیکھ کر کہنے لگی،مکار تجھے اس کا حال اس وقت معلوم پڑے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرسی سجائے گا اورتب اگلے

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

پچھلوں کو جمع کرے گا اور ہاتھ پاؤں گواہیاں دیں گے، اور ایک ایک عمل کھل جائے گا اس وقت تیرا میرا فیصلہ بھی ہو جائے گا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا، اس قوم کو اللہ تعالیٰ کس طرح پاک کرے جس میں زور آور سے کمزور کا بدلہ نہ لیا جائے..؟

طبرانی الاوسط(۹۰۵۵)وبزار(۱۵۹۶) شواہد کی بناء پر حسن درجہ کی ہے

۳۔اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی

روز قیامت اللہ بندہ سے ملاقات کرے گا اور اس سے فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھ کو عزت اور سرداری نہیں دی تھی..؟ اور کیا میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ (سواریاں) مسخر نہیں کئے تھے..؟ اور کیا میں نے تجھ کو ریاست اور خوشحال زندگی میں نہیں چھوڑا ہوا تھا..؟ تو بندہ کہے گا.! اے میرے ربّ.! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ابھی پتہ چل جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا، پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اسکے گوشت اور اسکی ہڈیوں سے کہا جائے گا تم بتاؤ.! پھر اس کی ران، اسکا گوشت اور اسکی ہڈیاں اس کے اعمال کو بیان کریں گے اور یہ معاملہ اس وجہ سے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات سے اس کے خلاف حجت قائم ہو۔

صحیح مسلم، الزھد، باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر(۲۰۶۸)والترمذی (۲۴۲۸)

۴۔سب سے پہلے ران بولے گی

حکیم بن معاویہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ گے کہ تمہارے مونہوں پر پٹی باندھی ہوئی ہو گی اور کسی آدمی کا جو عضو سب سے پہلے کلام کرے گا وہ اس کی بائیں ران اور اس کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہتھیلی ہوگی‘‘ مسند احمد (۹۹۰۹/۵)طبع قاھرہ

ہر انسان کا بدن اسکے خلاف یا اسکے حق میں گواہی دینے والا ہے بالوں کے کناروں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں کے پوروں تلک بدن بول بول کر شہادت دے گا۔اے انسان اس بدن کو نیکی کی بھٹی میں سے گزار، کہ روز قیامت تیرا ہو کر رہ جائے اور زبان، ہاتھ، پاؤں بول کر کہیں کہ یہ بندہ اس قابل ہے کہ اسے جنت کا وارث بنا دیا جائے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

مجرم کے اعضاء اس کی برائیوں کو بیان کریں گے اور مومن کے اعضاء اس کی نیکیوں کو بیان کریں گے۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے کی اپنے آپ کو (اپنے بدن کو) جہنم کی آگ سے بچالو اور ان ہاتھوں کے پوروں پر تسبیحات پڑھا کرو تا کہ یہ تمہاری روز قیامت گواہی دے سکیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’کہ تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس پڑھنے کو لازم کرلو، اور پوروں (انگلیوں کے سروں) سے انکا شمار کیا کرو، کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان سے کلام طلب کیا جائے گا، اور تم (ان کو پڑھنے سے) غافل نہ ہو اور اللہ کی رحمت کو بھول نہ جانا‘‘

ترمذی، الدعوات، باب فی فضل التسبیح والتھلیل والتقدیس(۳۵۵۳)(۳۴۸۶)وصحیح ابن حبان (۸۴۲)

۵۔ کاش میں ایک درخت ہوتا

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے۔(ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

سنن ابن ماجه،الزهد، باب الحزن والبكاء(٤١٩٠)حسن عند الألباني

٦۔کاش! میں ایک پھل ہوتا جس کو پرندے کھا لیتے

حسن بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخت پر ایک پرندے کو بیٹھا دیکھ کر کہا تیرے لئے کتنی خیر ہے۔ پرندے تو پھل کھاتا ہے اور درخت پر بیٹھتا ہے کاش! میں ایک پھل ہوتا جس کو پرندے کھا لیتے۔''

كتاب الزهدلابن المبارك(٢٤٠)

٧۔کاش! میں ایک تنکا ہوتا

عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر کہا کاش! میں ایک تنکا ہوتا ۔کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا۔کاش! میں پیدا نہ ہوتا۔کاش! میں بھولا بسرا ہوتا۔''

كتاب الزهدلابن المبارك(٢٣٤)

٨۔کاش! میں گھر کا ایک مینڈھا ہوتا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میری خواہش ہے کہ میں اپنے گھر کا ایک مینڈھا ہوتا،گھر میں کوئی مہمان آتا اور مجھے کو ذبح کر دیا جاتا اور گھر والے مجھے کھا لیتے۔'' كتاب الزهدلابن المبارك(٢٣٨)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۹۔کاش! میں گھاس ہوتا

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں چاہتا ہوں کہ میں گھاس ہوتا اور مجھے تیز ہوا کے دن اندھیری اڑا کر لے جاتی۔''

كتاب الزهدلابن المبارك(٢٤١)

۱۰۔کاش! میں ایک درخت ہوتی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''کاش! میں ایک درخت ہوتی جس کو کاٹ دیا جاتا۔کاش! میں پیدا نہ ہوتی۔ ''

كتاب الزهد للوكيع(١٤١)الطبقات الكبرىٰ(٧٥)

۱۱۔اللہ تعالی کے خوف سے رونے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالی کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔(یہ ناممکن ہے)اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد وغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔''

صحيح سنن ترمذى، الجهاد، باب ماجاء فى فضل الغبار فى سبيل الله(١٦٣٣)والحاكم(٤/٢٦)

۱۲۔فضیل رحمہ اللہ رو رو کر نڈھال ہو گئے

حضرت محمد بن جاجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی سورۃ (الحاقہ) کی تلاوت کرتے ہوئے جب وہ:

﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ○ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فَاسْلُكُوهُ ○ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمِسْكِينِ ○ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ○ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ○ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ○ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ○ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ○ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ○ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ○ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ○ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ﴾

''(حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو، پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو، پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو، یہ نہ تو اللہ جل شانہ پر ایمان لاتا تھا، اور نہ فقیر کو کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا، سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں، اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لئے) کھانا ہے، جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''

(سورۃ الحاقہ: ۳۰۔۳۶)

اس آیت پر پہنچے تو رو رو کر نڈھال ہو گئے۔ اور ان کے بیٹے پر غشی طاری ہو گئی اور وہ مجھ پر گر پڑے۔

سیر اعلام النبلاء (۴۴/۸)

۱۳۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی نماز کی کیفیت

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے۔

﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ○ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾ (سورۃ غافر: ۷۱، ۷۲)

''جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے''

تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہو گئی۔ [حلیۃ الأولیاء (۵۱/۱) احیاء العلوم (۳۵۵/۱)]

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ کاش ہم پھر دنیا میں لوٹا دیئے جائیں

جناب مروان بن رباب الاسدی رحمہ اللہ رات کو تہجد کیلئے کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی یہی آیت صبح تک دہراتے رہتے اور روتے رہتے۔

﴿فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

''وہ کہیں گے کاش تم (ان کو اس وقت) دیکھو جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تاکہ اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور مومن ہو جائیں۔''

(سورۃ الانعام:۲۷)

الصلاۃ والتہجد للأشبیلی (۲۷۷)

۱۵۔ وہ رات بھر روتے رہے

سلف صالحین میں سے کسی کے متعلق علامہ ابن الخراط رحمہ اللہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ رات کی نماز پڑھ رہے تھے کہ قراءت کرتے ہوئے آل عمران کی (اس) آیت پر پہنچے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ﴾

''اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے'' (آل عمران:۱۳۳)

تو بار بار اسے پڑھتے اور روتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی، انہیں پوچھا گیا کہ جس آیت میں جنت کی چوڑائی کا ذکر ہو وہ تو نہیں رولاتی، تو انہوں نے جواب دیا اسکی چوڑائی مجھے کیا نفع دے گی جب اس میں میرے لیے ایک قدم برابر جگہ نہ ہو۔ (لہٰذا میں رو پڑا)

الصلاۃ والتہجد (ص/۲۷۷)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا...؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ بولتے خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں، مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا۔اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔''

پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔؟ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔'' (الانبیاء: ٤٧)

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کروں میں آپ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔

صحیح ترمذی، تفسیر القرآن، باب سورة الأنبياء(٣١٦٥)وأحمد(٦/ ٢٨٠)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دنیا اک مسافر خانہ

ا۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

انہوں نے کندہ قبیلہ کی صواب نامی عورت سے شادی کی جب اس کے پاس گئے تو دروازے پر رک کر اس عورت کو پکارا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرما یا اے فلانی کیا تو گونگی ہے یا بہری ہے کیا تو سنتی نہیں ۔اس نے جواب دیا اے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نہ تو گونگی ہوں نہ بہری ہوں لیکن دلہنیں بولنے سے حیا کرتی ہیں۔جب آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہے تو اس میں پردے لگے ہوے تھے۔قیمتی سامان رکھا ہوا تھا۔ریشمی پردے موجود تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اے فلانی۔کیا تیرے گھر کو بخار ہے جو تو نے کپڑے اوڑھار کھے ہیں۔یا کعبہ شریف قبیلہ کندہ میں آ گیا ہے۔

اس نے جواب دیا اے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تو کوئی بات نہیں دلہنیں تو اپنے گھر کو سجاتی ہیں۔پھر آپ ؓ نے سر اٹھایا تو نوکروں کو اپنے سامنے کھڑا پایا جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لائے تھے ۔آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا۔میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

((ومن نام على الموثور،ولبس المشهور،وركب المنظور،واكل الشهوات،لم يرح رائحة الجنة))

''جو نرم وملائم بستر پر سویا۔شہرت کا لباس پہنا شان وشوکت کی سواری پر سوار ہوا اور من پسند کھانے کھاے۔وہ جنت کی خشبو بھی نہیں سونگھے گا۔''

آپ رضی اللہ عنہ کی اس زوجہ نے عرض کیا اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ گھر میں ہے سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میرے سارے غلام اللہ کی راہ میں آزاد ہیں ۔ مجھے آپ تھوڑی سی گندم دے دیں میں آپ کے گھر کے کام کاج اور زندگی کی گزر بسر کی ضروریات کو پورا کرلوں گی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

''اللہ تم پر اپنی رحمت فرمائے اور تمہاری مدد کرے۔''

حلیه ابو نعیم (۱/۱۸۷) دون ذکر حدیث المرفوع)

۲۔ دنیا اللہ کے نزدیک بکری کے مرے بچے کی طرح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ :اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا:مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيءٍ قَالَ :فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)) مسلم، الزهدالرقاق (۲۹۵۷)

''رسول اللہ ﷺ ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جو مرا ہوا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ اس کو ایک درھم کے بدلہ میں خرید لے ۔۔؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں خرید سکتا چاہے ایک درھم کے بدلے ہی ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے صحابہ اللہ کی قسم! یہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری کے مرے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے''۔

۳۔ دنیا مچھر کے پر کے برابر

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ))

''اگر دنیا کی قدر اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔‘‘

جامع الترمذی، الزھد، (۲۳۲۰) وسلسلة الأحادیث الصحیحة (٦٨٦)

۴۔دنیا سے بے رغبتی کی مثال

حضرت عبیدہ بن جراح جناب عمر کے زمانے میں شام کے گورنر تھے اور گورنر شام کا انکو اس لئے بنا گیا کہ شام اکثر علاقہ انھوں فتح کیا تھا اس وقت شام ایک بہت بڑا علاقہ تھا آج اس شام کے علاقہ میں چار مما لک ہیں یعنی شام، اردن، فلسطین، لبنان اور اس وقت یہ چاروں ملک اسلامی ریاست کا ایک صوبہ تھا اور حضرت عبیدہ بن جراح اسکے گورنر تھے اور شام کا صوبہ بڑا زرخیز تھا مال دولت کی ریل پیل اور روم کا نیندیدہ اور چہیتا علاقہ تھا حضرت عمر مدینہ میں بیٹھ کر سارے عالم اسلام کی کمان کیا کرتے تھے چنانچہ وہ ایک دفعہ معائنہ کرنے کے لیے شام دورہ پر تشریف لائے شام کے دورہ کے دوران ایک مرتبہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائی کا گھر دیکھوں جہاں تم رہتے ہو جناب عمر کے ذہن میں یہ تھا کہ ابو عبیدہ اتنے بڑے صوبہ کے گورنر بن گئے ہیں اور یہاں مال دولت کی فراوانی ہے اس لئے انکا گھر دیکھنا چاہے کہ انھوں نے کتنا مال جمع کیا ہے۔

گورنر کی رہائش گاہ

ابوعبیدہؓ نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین آپ میرے گھر کو دیکھ کر کیا کریں گے؟ اس لئے کہ جب آپ میرے گھر کو دیکھیں گے تو آنکھیں نچوڑنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تو عمر فاروقؓ نے اسرار فرمایا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ابوعبیدہ امیر المؤمنین کو لے کر چلے۔ شہر کے اندر سے گزر رہے تھے جاتے جاتے جب شہر کی آبادی ختم ہوگئی تو حضرت عمر نے پوچھا کہ کہاں لے کر جا رہے ہو؟

حضرت ابوعبیدہ نے جواب دیا کہ بس اب تو قریب ہے چنانچہ پورا دمشق شہر جو دنیا کے مال

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

واسباب سے جگمگ کر رہا تھا گزر گیا آخر میں لے جا کر کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایک جھونپڑا دکھایا اور فرمایا: اے عمر میں اس میں رہتا ہوں جب عمرؓ اندر داخل ہوئے تو چاروں طرف نظریں دوڑا کر دیکھا سوائے ایک مصلّے کے کوئی چیز نظر نہ آئی۔

حضرت عمر نے پوچھا کہ ابوعبیدہ تم اس میں رہتے ہو؟ یہاں تو کوئی ساز وسامان، کوئی برتن کوئی کھانے پینے اور سونے کا انتظام کچھ بھی نہیں ہے تم یہاں کیسے رہتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین الحمدللہ میری ضرورت کے سارے سامان میسر ہیں یہ مصلی ہے اس پر نماز پڑھ لیتا ہوں اور رات کو اس پر سو جاتا ہوں اور پھر اپنا ہاتھ اوپر چھپر کی طرف اٹھایا اور وہاں سے ایک پیالہ نکالا جو نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ پیالہ نکال کر دکھایا کہ امیر المؤمنین برتن یہ ہے حضرت عمر نے جب اس برتن کو دیکھا تو اس میں پانی بھرا ہوا تھا اور سوکھی روٹی کے ٹکڑے بھیگے ہوئے تھے اور پھر حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین میں دن رات تو حکومت کے سرکاری کاموں میں مصروف رہتا ہوں کھانے وغیرہ کے انتظام کرنے کی فرصت نہیں ہوتی ایک خاتون میرے لئے دو تین دن کی روٹی ایک وقت میں پکا دیتی ہے میں اس روٹی کو رکھ لیتا ہوں اور جب وہ سوکھ جاتی ہے تو میں اس کو پانی میں ڈبو دیتا ہوں اور رات کو سوتے وقت کھا لیتا ہوں جناب عمرؓ نے یہ حالت دیکھی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا:

امیر المؤمنین میں تو آپ سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میرا مکان دیکھنے کے بعد آپ کو آنکھیں نچوڑنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ اس دنیا کی ریل پیل نے ہم سب کو بدل دیا مگر اللہ کی قسم تم ویسے ہی ہو جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے اس دنیا نے تم پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ [سیر اعلام النبلاء]

حقیقت میں یہی لوگ اس کے مصداق ہیں کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں

بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

کسی نے کیا خوف حضرت عمر کے خیال گورنر شام کے بارے میں جو تھے ان کی عکاسی کی ہے

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے

تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

۵۔ یہ آپ اور کھجور کی چٹائی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی ازواج سے علیحدہ ہو گئے اس وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں کو کنکریاں الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے یہ انہیں پردے کا حکم دیے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے کہا میں آج کے حالات ضرور معلوم کروں گا پس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے ابوبکر کی بیٹی تمہارا یہ حال کیا ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے لگی ہو انہوں نے کہا ابن خطاب مجھے تجھ سے اور تجھ کو مجھ سے کیا کام تم پر اپنی گٹھڑی کا خیال رکھنا لازم ہے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس گیا اور میں نے اسے کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا تمہارا یہ حال کیا ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگی ہو اور اللہ کی قسم تو جانتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت نہیں کرتے اور اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے طلاق دے چکے ہوتے پس وہ رو ئیں اور خوب رو ئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں تو اس نے کہا وہ اپنے گودام اور بالا خانے اوپر والے کمرے میں ہیں، میں حاضر ہوا تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رباح اس بالا خانے کے دروازے پر اپنے پاؤں ایک کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے جو کہ کھجور دکھائی دے رہی تھے بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی پر سے چڑھتے اور اترتے تھے میں نے آواز دی اے رباح میرے لئے رسول اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے پاس حاضر ہونے کے لئے اجازت لو رباح نے کمرے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی پھر میں نے کہا حاضر ہونے کی اجازت لو تو رباح نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی پھر میں نے بآواز بلند کہا اے رباح ! میرے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت لو پس میں نے اندازہ لگایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گمان کیا کہ میں حفصہ کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی گردن مار دینے کا حکم دیتے تو میں اس کی گردن مار دیتا اور میں نے اپنی آواز کو بلند کیا تو اس نے اشارہ کیا کہ میں چڑھ آؤں پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا

((وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ -فَابْتَدَرَتْ عَيْنَاىَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لاَ أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لاَ أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم -وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا .قُلْتُ بَلَى))

”آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ نے اپنی چادر اپنے اوپر لے لی اور آپ ﷺ کے پاس اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو (کمر) پر لگے ہوئے تھے پس میں نے رسول اللہ ﷺ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے خزانہ کو بغور دیکھا تو اس میں چند مٹھی جو تھے جو کہ ایک صاع کی مقدار میں ہوں گے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونہ میں پڑے ہوئے تھے اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت اچھی طرح نہ ہوئی تھی لٹکا ہوا تھا پس میری آنکھیں بھر آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب ! تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ! مجھے کیا ہوگیا کہ میں نہ روؤں حالانکہ یہ چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر ہیں اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر وہی جو سامنے ہے اور وہ قیصر و کسری ہیں جو پھلوں اور نہروں میں زندگی گزارتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور اس کے برگزید بندے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہے اور ان کے لئے دنیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔''

صحیح مسلم ،الطلاق ،با ب فی الایلاء.....(۳۶۹۱)

۶۔ کہیں دنیا تمہیں جنت سے دور نہ کردے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تم پر اپنے بعد اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تم پر دنیا کی زینت کھول دے اور دنیا کا نفع تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا خیر کا انجام شر ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ اس کی بات پر خاموش ہو گئے تو اس سے کہا گیا تیری بات کا کیا حال ہے کہ تم نے ایسی بات کی جس سے رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور تجھ سے گفتگو نہ کی اور ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ ﷺ نے تھوڑی دیر بعد پسینہ پونچھ کر ارشاد فرمایا یہ سوال کرنے والا کیسا ہے گویا آپ ﷺ اس کی تعریف کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرمایا بھلائی کا بدلہ برائی نہیں ہوتا لیکن موسم بہار کی پیداوار جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے سوائے اس سبزے کے جس کو اس نے کھایا یہاں تک کہ اس کی کوکھیں بھر گئیں وہ دھوپ میں چلا گیا پس جگالی کی اور پیشاب کیا اور معدہ کا اگال چبا کر کھایا یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کا اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم، مسافر کو دیتا ہے یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور جس نے اس کو ناحق حاصل کیا اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اس پر گواہ ہوگا۔

۷۔ہم آپ ﷺ کی نصیحت کو بھول گئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں۔سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت ﷺ کی صحبت نہیں اٹھائی کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دو باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص کی وجہ سے بخیلی کی راہ سے اور نہ اسوجہ سے کہ میں آخرت کو برا جانتا ہوں لیکن آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنے تئیں میں نے اس میں فرق کیا۔سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی؟ سلمان نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا تھا تم میں سے ایک کو دنیا میں اس قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے ترکہ میں صرف چوبیس درہم چھوڑے تھے۔

صحیح سنن ابن ماجه، الزهد، باب الزهد فی الدنیا(٤١٠٤)والحلیة(١/٢٥٣)

۸۔یہ دنیا اور یہ عمارات کیا ہیں..؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہی کہ ایک روز رسول کریم ﷺ کہیں جانے کے لئے باہر نکلے۔ہم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں ایک بلند قبہ کو دیکھا تو تحقیر ونفرت کے لہجہ میں فرمایا:

کہ یہ قبہ کیا ہے....؟ (یعنی یہ ناپسندیدہ عمارت کس نے بنائی ہے.؟)

صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کہ یہ قبہ فلاں شخص نے بنایا ہے جو ایک انصاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) خاموش رہے اور (کچھ فرمایا تو نہیں لیکن) اس بات کو (ناگواری اور غصہ کے طور پر) اپنے دل میں رکھا یہاں تک کہ جب اس قبہ کا مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا وراس نے لوگوں کی موجوگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (یعنی یا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب ہی نہیں دیا یا جواب تو دیا لیکن اس سے منہ پھیر لیا تا کہ اسے تنبیہ ہوجائے اور دوسرے لوگوں کو بھی تنبیہ ہوجائے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کئی مرتبہ کیا (کہ وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب نہ دیتے اور اس سے منہ پھیر لیتے تھے) آخر کار اس شخص نے (ان) صحابہ رضی اللہ عنہم سے (کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مصاحب اور ہم نشین تھے، اس امر کا شکوہ کرتے ہوئے کہا کہ بخدا، میں ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناآشنا ہوں (یعنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر جس غضب وغصہ کے آثار دیکھ رہا ہوں وہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے اور مجھے اس کا سبب بھی معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اتنا سخت ناراض ہیں؟) ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بتایا کہ (ایک دن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر (تمہاری طرف) تشریف لے گئے تھے اور (جب وہاں) تمہارے قبہ کو دیکھا (تو ناراض ہوگئے تھے) اس شخص (نے یہ سنا تو فوراً) اپنے قبہ کی طرف گیا اور اس کو ڈھا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کر دیا۔ (اس واقعہ کے بعد) ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر ادھر تشریف لے گئے اور قبہ کو وہاں نہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ وہ قبہ کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ قبہ بنانے والے نے اپنے تئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے التفاتی اور ناراضگی کا ہم سے شکوہ کیا تھا اور اس کا سبب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دریافت کیا تو ہم نے اس کو صورت حال سے آگاہ کر دیا تھا (کہ حضور ﷺ تم سے اس لئے ناراض ہیں کہ تم نے اس قبہ کی صورت میں ایک ناپسندیدہ تعمیر کرائی ہے) چنانچہ اس شخص نے اس قبہ کو ڈھا دیا ہے تب آپ ﷺ نے (اس عمارت کی ناپسندیدگی اور اپنی ناراضگی کا سبب بیان کرنے کے لئے) فرمایا کہ یاد رکھو یہ عمارت اپنے بنانے والے کے لیے آخرت میں وبال یعنی عذاب کا سبب بنے گی الا مالا الا مالا، یعنی علاوہ اس چیز کے، کہ جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

ابو داؤد، الادب، باب ماجاء فی البناء(۵۲۳۷)ولصحیحة(۲۸۳۰)

۹۔اک دنیادار کی کہانی

فرشتہ نے دفعہ فرشتوں کے سردار سے سوال کیا۔کیا تمہیں کبھی کسی انسان پر ترس آیا ہے اور کیا تم نے کبھی غصے اور غضب کی حالت میں کسی آدمی کی روح قبض کی ہے۔تو ملک الموت نے کہا کہ ہاں ایک دفعہ مجھے بہت زیادہ ترس اُس شخص پر آیا جو دنیا میں بادشاہت ملنے کے بعد خدا سے مقابلہ کرنے لگا۔نہایت غضب کی حالت میں جب اُس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے جشن نو روز کی تیاری کر رہا تھا جسکے لئے اُس نے اپنے لئے ایک محل بنوایا ہوا تھا جسکی تیاری میں پورے دس سال صرف ہوئے تھے۔جو اتنا وسیع وعریض تھا کہ دس سال تک اُس پر 2 ہزار مزدور مسلسل کام کرتے رہے تھے اور جس محل کی بلندی اتنی زیادہ تھی کہ دیکھنے والا نیچے کھڑا ہو کر دیکھتا تو اسکی پگڑی پیچھے جا گرتی، حیرت وحیرانگی سے وہ بے دم ہو کر بیٹھ جاتا کہ اتنا عالی شان محل پہلے کسی آدمی نے دیکھا تک نہ تھا۔اُس کے اندر سڑکیں بنوائی، تالاب بنوائے، باغ باغیچے اور گلستان وچمنستان بنوائے۔

غرض وقت کے نبی نے جو نقشہ حیات بعد الوفات میں ملنے والی جنت الفردوس کا کھینچا تھا وہ سارا منظر اس نے اس جنت نما محل میں تیار کروا کے کہنے لگا تمہارے ماننے والوں کو مرنے کے بعد جنت ملے گی میں نے ایسی ہی جنت جس میں حور وغلمان بھی ہیں۔غلام نوکر چاکر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدمت گزار بھی ہیں نہریں، آبشاریں اور درخت، پھل پھول بھی ہیں وہ میں نے دنیا میں ہی اپنے لئے اور اپنے خدمت گاروں کے لئے بنوالی ہے۔ تو وقت کے نبی نے اُسکے لئے بددعا کردی ''خدا کرے تیرا انجام عبرت ناک ہو'' فرشتوں کے سردار کو ملک الموت یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ میں غصے میں غضب ناک حالت میں اس ظالم اور کافر بادشاہ کے پاس پہنچا کہ ایسا بدبخت ہے کہ اس نے خدا اور اسکے رسولؐ کو دکھ دیا اور بالآخر نبی کی بددعا کا مستحق ٹھہرا۔ نہایت سختی سے اس کی جان نکالوں گا۔ مگر یہ کیا ہوا۔ کہ یکا یک میرا پروگرام بدل گیا مجھے اس پر غصے کی بجائے ترس آنے لگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جب اُسکی موت کا وقت آیا اُس وقت وہ اپنی سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے جڑی ہوئی چمکتی دمکتی سواری پر بڑے کرّ وفرّ، غرور وتکبر کیساتھ اُس جنت میں داخل ہورہا تھا جس کی تیاری میں اُس نے زندگی کے نہایت قیمتی دس سال ضائع کردیئے تھے۔ جب وہ اُس خودساختہ جنت کے مین گیٹ پر پہنچا تو میں نے ایک فقیرانہ روپ میں سامنے آکر اسکی سواری کی لگام کو زور سے جھٹکا دیا اور بارُعب آواز میں کہا'' میں ملک الموت ہوں'' میری آواز صرف اس نے سنی اور مجھے اس کے علاوہ کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔ لوگوں نے تو بس اسکے پسینے چھوٹتے دیکھے، پھر اسکا سرخ وسفید رنگ فق ہوتے دیکھا اور پھر اس کی گردش ایام رُکتی ہوئی محسوس کی۔ حسرت کے ساتھ کہنے لگا'' کچھ مہلت دو۔ گھر والوں سے مل لوں، ایک نظر اپنی بنائی ہوئی جنت کو ہی دیکھ لوں۔'' میں نے کہا اب مہلت ختم ہے اب ہمیشہ کیلئے اس جہنم کو دیکھو گے جسکا تم آج تک انکار کرتے رہے ہو۔ پھر اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی اور وہ اپنی سواری سے نیچے آرہا تھا میں نے اس کی جان نہایت سختی سے نکالی لیکن مجھے اس پر ترس بھی آیا کہ اس بدنصیب کو اپنی بنائی ہوئی جنت دیکھنے کا بھی موقع نہیں ملا جس پر اس نے زندگی کا ایک حصہ تباہ و برباد کردیا۔ فرشتوں کے سردار نے کہا۔ کیا تمہیں کسی اور پر بھی ترس آیا تو ملک الموت نے جواب دیا۔ جی ہاں ایک دفعہ مجھے حکم ملا کہ سمندر کے اندر ایک کشتی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ چکی ہے اس کے تمام مسافروں کی روح قبض کر لے سوائے ایک بچے کے جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا ایک دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کی گود میں چمٹا ہوا ہے اور اسکی ماں کو اپنی جان سے زیادہ اپنے بچے کی جان کی فکر ہے۔ وہ دونوں ایک تختے پر نامعلوم راستوں پر چلے جا رہے ہیں کہ سمندری طوفان کی ایک لہر آئی اس نے تختے کو اُلٹ دیا۔ بچہ ماں کی گود سے نکل کر تختے کے اوپر تھا اور اسکی ماں پانی کے اندر ہاتھ پاؤں مار رہی تھی اور اسکی نگاہیں اپنے بچے کے معصوم چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ یہی وقت تھا جب مجھے اس عورت کی روح قبض کرنا تھی۔ مجھے اس بچے پر بڑا ترس آیا کہ اس سمندری طوفان میں جہاں حد نگاہ تک پانی ہی پانی ہے کبھی رات کیا اندھیرے میں اور کبھی سورج کی گرمی میں اسکا کیا بنے گا۔ ملک الموت فرشتوں کے سردار کو یہ واقعہ سنا رہا تھا۔ کہ فرشتوں کے سردار نے سوال کیا۔ کیا تمہیں پتہ ہے اس بچے کا کیا بنا؟ ملک الموت نے لاعلمی کا اظہار کیا تو فرشتوں کے سردار نے کہا۔ سنو ''جس بادشاہ کو تم نے اسکی بنائی ہوئی جنت کے دروازے پر روک لیا۔ یہی تو وہ بچہ تھا جس پر تم کو سمندر کے وسط میں دیکھ کر ترس آیا تھا'' یعنی ایک ہی آدمی پر تم کو غضب بھی آیا اور اسی آدمی پر تم کو دو دفعہ ترس بھی آیا۔ ایک دفعہ اس وقت جب وہ دنیا میں آیا تھا اور دوسری دفعہ اس وقت جب وہ دنیا سے جا رہا تھا۔ اس سرکش بادشاہ کا نام شداد تھا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موت

۱۔ موت بہت جلد آنے والی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک دن میں اور میری والدہ گارے سے کسی چیز کو یعنی اپنے مکان کی دیواروں یا چھت کو لیپ پوت رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہماری طرف ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے (یعنی یہ لیپ پوت کس وجہ سے ہو رہی ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اس چیز (یعنی دیواروں یا چھت) کی درستی و مرمت کر رہے ہیں (یا اس کو اس لئے لیپ پوت رہے ہیں تا کہ اس میں پختگی آجائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امر، (موت) اس سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے۔''

ابو داود، الأدب، باب ما جاء فی البناء (۵۲۳۵) وترمذی (۲۳۳۵) صحیح

۲۔ اے موسیٰ! آخر موت تو آنی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا، جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی، تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں۔ ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر (مزید) مل جائے''۔

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''پھر موت آ جائے گی''۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''تب وہی ٹھیک ہے۔''

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ آپ کو ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر ہوسکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قریب وفات دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو آپ کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ہے''۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے ربّ کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی''۔

صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، باب وفاق موسٰی و ذکر (۳٤۰۷). صحیح ابن حبان (۳۸/۸) (٦١٩٠) و مسلم (۲۳۷۲) و احمد (۷٦٥۰) و عبدالرزاق (۲۰٥۳۰).

۳۔ قابل رشک موت

صحابی رسول حضرت ابو شیبہ خدری رضی اللہ عنہ اس فوج میں شامل تھے جس نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر رکھا تھا ایک دن آپ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے آواز دی تو بڑی تعداد میں لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے اس وقت آپ نے اپنے چہرہ مبارک پر پردہ ڈال رکھا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ جو مجھے جانتا ہے وہ جان لے کے ابو شیبہ خدری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہوں اور میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص بھی اللہ کے ایک ہونے کے اخلاص کے ساتھ گواہی دے وہ جنت میں داخل ہوگا لہٰذا اعمال صالحہ کرتے رہو اور بھروسہ کر کے نہ بیٹھو۔''

یہ حدیث سنا کر آپ وہیں وفات پا گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ الاصابة (۱۷۱/۷)

۴۔ بندہ مؤمن اپنی موت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ راحت پانے والا ہے، یا یہ کہ اس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ راحت پانے والا کون ہے؟ اور وہ کون ہے جس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بندہ مؤمن اپنی موت کے ذریعہ دنیا کے رنج وایذاء سے راحت پاتا ہے اور خدا کی رحمت کی طرف جاتا ہے اور بندہ فاجر (یعنی گنہگار) کی موت کے ذریعہ اس کے شر فساد سے بندے، شہر، درخت اور جانور (سب ہی) راحت پاتے ہیں۔

بخاری، الرقاق، باب سکرات الموت (۶۵۱۲) ومسلم (۲۲۰۲)

۵۔ مومن اور کافر کی موت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مراوی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور روح سے کہتے ہیں کہ تو (جسد سے) نکل اس حال میں کہ تو اللہ تعالیٰ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ومہربانی، بہترین رزق اور پروردگار کی طرف کہ جو تجھ پر غضبناک نہیں ہے چل، چنانچہ روح مشک کی بہترین خوشبو کی طرح (جسم سے) نکلتی ہے اور فرشتے اس کو (از راہ تعظیم وتکریم) ہاتھوں ہاتھ لے چلتے ہیں یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان کے دروازں تک آتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہاں فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ کیا خوب ہے یہ خوشبو جو تمہارے پاس زمین سے آ رہی ہے۔ پھر اسے ارواح مومنین کے پاس علیین میں یا جنت میں یا جنت کے دروازہ پر اور یا عرش کے نیچے کہ جہاں مومنین کی روحیں اپنے اپنے حسب مراتب و درجات رہتی ہیں۔ چنانچہ وہ روحیں اس روح کے آنے سے اسی طرح خوش ہوتی ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اس وقت خوش ہوتا ہے جب کہ اس کے پاس اس کا غائب آتا ہے یعنی تم میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس آتا ہے تو جس طرح اس کے اہل وعیال اس کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں اس طرح آسمان میں مومنین کی روحیں اس وقت بہت زیادہ خوش ہوتی ہیں جب کہ کسی مومن کی روح زمین سے ان کے پاس آتی ہے، پھر تمام روحین اس روح سے پوچھتیں ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے اور فلاں کیا کرتا ہے؟ یعنی روحیں ان متعارفین کے بارہ میں جنہیں وہ دنیا میں چھوڑ کر آئی تھیں نام بنام پوچھتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص کا کیا حال ہے مگر پھر روحیں (خود) آپ میں کہتی ہیں کہ اس روح کو چھوڑ دو (ابھی کچھ نہ پوچھو کیونکہ) یہ دنیا کے غم و آلام میں تھی (جب اسے ذرہ سکون مل جائے تو پوچھنا) چنانچہ روح (جب سکون پالیتی ہے تو خود کہتی ہے) کہ فلاں شخص (جو بدکار تھا اور جس کے بارہ میں تم پوچھ رہے ہو) مر گیا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ چنانچہ وہ روحیں اسے بتاتی ہیں کہ وہ تو دوزخ کی آگ کی طرف لیے گئے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ کا فرش لے کر آتے ہیں اور اس کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح (کافر کے جسم سے) مردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے آسمان کے دروازوں کی طرف لاتے ہیں وہاں فرشتے کہتے ہیں کہ " کتنی بری ہے یہ بدبو! پھر اس کے بعد اسے کافروں کی ارواح کے پاس لے جایا جاتا ہے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنن النسائی،الجنائز، باب مایلقی به المؤمن من الکرامة عند خروج نفسه(۱۸۳۳)

۶۔علیین میں یا سجین میں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری شخص کے جنازہ کے ساتھ چلے ہم قبر پر پہنچے قبر تیار نہ ہونے کی وجہ سے ابھی جنازہ سپرد خاک نہیں ہوا تھا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے ہم بھی آپ کے گرداگرد (اس طرح)بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی ہم بالکل خاموش سر جھکائے بیٹھے)آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔جس سے آپ زمین کرید رہے تھے(جس طرح کہ کوئی شخص انتہائی تفکر واستغراق کے عالم میں ہوتا ہے)پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور(ہمیں مخاطب کرتے ہوئے)فرمایا:عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار فرمایا۔اور پھر فرمایا:جب بندہ مومن دنیا سے اپنا تعلق ختم کرنے کو ہوتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے (یعنی مرنے کے قریب ہوتا ہے)تو اس کے پاس آسمان سے نہایت روشن چہرے والے فرشتے اترتے ہیں (جن کے چہرہ کی چمک دمک ایسی ہوتی ہے)گویا کہ انچہرے آفتاب ہیں،ان کے ہمراہ جنت کا (یعنی ریشمی کپڑے کا)کفن اور جنت کی خوشبو (یعنی مشک وعنبر وغیرہ کی خوشبو)ہوتی ہے اور وہ (بسبب کمال ادب اور روح نکلنے کے انتظار میں)اس کے سامنے اتنی دور کہ جہاں تک کہ اس کی نگاہ پہنچ سکے،بیٹھ جاتے ہیں،پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سر کے قریب بیٹھ کر کہتے ہیں کہ:اے پاک جان اللہ بزرگ وبرتر کی طرف سے مغفرت وبخشش اور اس کی خوشنودی کی طرف پہنچنے کے لیے جسم سے نکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ(یہ سن کر)بندہ مومن کی جان (اس کے جسم سے)اس طرح (یعنی آسانی اور سہولت سے)نکل آتی ہے جس طرح کہ مشک سے پانی کا قطرہ بہ نکلتا ہے۔ چنانچہ ملک الموت اس کو لے لیتے ہیں،جب ملک الموت اسے لے لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کے بقدر بھی نہیں چھوڑتے یعنی غایت اشتیاق کی بنا پر فوراً اس جان کو ملک الموت کے ہاتھوں سے (اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اس کو اس کفن میں اور اس خوشبو میں کہ جسے وہ اپنے ہاتھ میں لائے تھے رکھ لیتے ہیں، اور اس جان سے بہترین وہ خوشبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر (زمین کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی فنا تک) پائی جانے والی مشک کی بہترین خوشبوؤں کے مانند ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: پھر وہ فرشتے اس جان کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں، چنانچہ جب وہ فرشتے اس جان کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں تو (زمین و آسمان کے درمیان موجود) فرشتوں کی کسی بھی جماعت کے قریب سے گزرتے ہیں تو وہ جماعت پوچھتی ہے کہ یہ پاک روح کون ہے؟ وہ فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا (یعنی اس کی روح) ہے اور وہ فرشتے اس کو بہترین نام و لقب (اور اس کے اوصاف) بتاتے ہیں جن کے ذریعہ اہل دنیا اس کا ذکر کرتے ہیں اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ فرشتے اس کو لے کر آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان تک) پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں جو ان کے لیے کھول دیا تا ہے (اسی طرح ہر آسمان کا دروازہ اس کے لیے کھولا جاتا ہے) اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں تک (اسی اعزاز و اکرام کے ساتھ) پہنچا دیا جاتا ہے۔ پس اللہ عزوجل (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ اس بندہ کا نامہ اعمال علیین میں رکھو اور اس جان کو زمین کی طرف یعنی اس کے بدن میں جو زمین میں مدفون ہے واپس لے جاؤ (تاکہ یہ اپنے بدن میں پہنچ کر قبر کے سوال و جواب کے لیے تیار رہے) کیونکہ بے شک میں زمین ہی سے جسموں کو پیدا کیا ہے اور زمین ہی میں ان کو (یعنی اجسام و ارواح کو) واپس بھیجتا ہوں اور پھر زمین ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا۔ آنحضرت ﷺ اس کے بعد وہ جان اپنے جسم میں پہنچا دی جاتی ہے پھر اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پاس دو فرشتے (یعنی منکر نکیر) آتے ہیں جو اسے بٹھلاتے ہیں اور پھر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ بندہ مومن جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ پوچھتے ہیں کہ یہ (یعنی رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟ جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ یہ تم نے کیسے جانا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا۔ اور دل سے اسے سچ جانا (جس کی وجہ سے مجھے آنحضرت ﷺ کا رسول ہونا معلوم ہوا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے (یعنی خدا کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ) میرا بندہ سچا ہے اس کے لیے جنت کا بستر بچھاؤ اسے جنت کا لباس پناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چنانچہ اس کی طرف جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کے بعد اس کے پاس ایک خوبصورت شخص اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ خوشخبری ہو تجھے اس چیز کی جو تجھے خوش کرنے والی ہے۔ یعنی تیرے لیے وہ نعمتیں تیار ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا آج وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ مومن اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ حسن و جمال میں کامل ہے اور تم بھلائی کو لائے ہو اور اس کی خوشخبری سناتے ہو وہ شخص جواب دیتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں (جو اس شکل وصورت میں آیا ہوں) آج وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا بندہ مومن (یہ سن کر) کہتا ہے اے میرے پروردگار قیامت قائم کر دے قیامت قائم کر دے قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل وعیال کی طرف جاؤں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور جب بندہ کافر دنیا سے اپنا تعلق ختم کرنے اور آخرت کی طرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانے کو ہوتا ہے (یعنی اس کی موت کا وقت قریب آتا ہے) تو اس کے پاس سے آسمان سے (عذاب کے) کالے چہرے والے فرشتے آتے ہیں ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے اور وہ اتنی دور کہ جہاں تک نگاہ پہنچ سکے بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سر کے قریب بیٹھ کر کہتا ہے کہ اے خبیث جان ! خدا کی طرف سے عذاب (مبتلا کیے جانے کے لیے جسم سے باہر) نکل ! آپ ﷺ نے فرمایا (کافر کی روح یہ سن کر) اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے (یعنی روح کافر جب عذاب خداوندی کے آثار دیکھتی ہے تو اس کے خوف سے اپنے جسم سے نکلنے کے لیے تیار نہیں بلکہ پورے جسم میں چھپی چھپی پھرتی ہے بخلاف مومن کی روح کے کہ وہ انوار الٰہی اور پروردگار کے کرم کے آثار دیکھ کر جسم سے خوشی خوشی نکل آتی ہے) چنانچہ ملک الموت اس روح کو سختی اور زور سے باہر نکالتا ہے جیسا کہ تر صوف سے آنکڑا کھینچا جاتا ہے (یعنی جس طرح تر صوف سے آنکڑا بری سختی اور مشکل سے کھینچا جاتا ہے اور اس سختی سے کھینچنے کی وجہ سے صوف کے کچھ اجزاء اس آنکڑا سے لگے ہوئے باہر آجاتے ہیں تو یہ حال ہوتا ہے کہ جیسے کہ روح کے ساتھ رگوں کے کچھ اجزاء لگے ہوئے باہر آگئے ہیں) جب ملک الموت اس روح کو پکڑ لیتا ہے دوسرے فرشتے اس روح کو ملک الموت کے ہاتھ پلک جھپکنے کے بقدر بھی نہیں چھوڑتے بلکہ اسے لے کر ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں، اس روح میں سے ایسے (سڑے ہوئے) مردار کی بدبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر پایا جائے۔ وہ فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں چنانچہ جب وہ فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ جماعت پوچھتی ہے کہ یہ کون ناپاک روح ہے؟ وہ فرشتے جو اسے لے جا رہے ہوتے ہیں جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا ہے (یعنی فلاں شخص کی روح ہے) اور اس کے برے نام برے اوصاف کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں کہ جن نام و اوصاف سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا، یہاں تک کہ جب اسے آسمان سے دنیا تک پہنچنا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دروازہ کھولنے کے لیے کہا جاتا ہے تو اس کے واسطے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

پھر آنحضرت ﷺ نے استدلال کے طور پر یہ آیت پڑھی۔

﴿لاتفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط﴾ ''ان کافروں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس روح کا اعمال نامہ سجین میں لکھ دو جو سب سے نیچے کی زمین ہے۔ چنانچہ کافر کی روح (نیچے) پھینک دی جاتی ہے، پھر آنحضرت ﷺ نے (استدلال کے طور پر) یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق﴾

''جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے (یعنی ایمان وتوحید کی بلندی سے کفر وشرک کی پستی میں) گر پڑا۔ چنانچہ اسے پرندے اچک لیتے ہیں (یعنی وہ ہلاک ہو جاتا ہے) یا ہوا اسے (اڑا کر) دور پھینک دیتی ہے (یعنی رحمت خداوندی سے دور ہو جاتا ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اسے شیطان نے گمراہی میں ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ مقام قرب سے دور جا پڑا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا)''

اس کی روح اس کے جسم میں آ جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر وہ فرشتے اس سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سوال کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی آنحضرت ﷺ) جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے کون ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ! میں نہیں جانتا! (اس سوال وجواب کے بعد) پکارنے والا آسمان کی طرف سے پکار کر کہتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے لہٰذا اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو!۔ چنانچہ (اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھولدیا جاتا ہے) جس سے اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور اس کی گرم ہوا آتی رہتی ہے اور اس کے لیے اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ (دونوں کنارے مل جانے سے) اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر نکل جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بدصورت شخص آتا ہے جو برے کپڑے پہنے ہوئے ہوتا ہے اور اس سے بدبو آتی رہتی ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ تو وہ بری خبر سن، جو تجھے رنج وغم میں مبتلا کردے، آج وہ دن ہے جس کا تجھ سے (دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ انتہائی برا ہے جو برائی لیے ہوئے آیا ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ تیرا برا عمل ہوں (یہ سن کر) مردہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار قیامت قائم نہ کیجیے۔

ایک اور روایت میں اسی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب مومن کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے تو ہر وہ فرشتہ جو آسمان وزمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان میں ہے اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اس لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور (ہر آسمان کا) ہر دروازہ والا (فرشتہ) اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اس مومن کی روح اس کی طرف سے آسمان پر لے جائی جائے (تاکہ وہ اس مومن کی روح کے ساتھ چلنے کا شرف حاصل ہو سکے) اور کافر کی روح رگوں کے ساتھ نکالی جاتی ہے چنانچہ زمین وآسمان کے درمیان تمام فرشتے اور وہ فرشتے جو (پہلے آسمان کے) ہیں اس پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور پہلے آسمان کے تمام دروازے والے اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ (اس کافر) کی روح ان کی طرف سے نہ چڑھائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

ابو داؤد،السنة، باب فی مسألة فی القبر وعذاب القبر(٤٧٥٣) احمد(٤/٢٨٧)(١٨٧٣٣)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیادت اور جنازہ

۱۔کیا آپ ﷺ منافقوں پر نماز پڑھیں گے...؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی (منافق) جب مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ آپ مجھے اپنا کرتا دیجیے (میں اس میں اسے کفن دوں گا) اور آپ ﷺ اس کا جنازہ بھی پڑھانا اور اس کے لیے استغفار بھی کرنا آپ ﷺ نے اپنا کرتا اس کو دے دیا اور فرمایا (جب جنازہ تیار ہو جائے) مجھے اطلاع دے دینا، میں اس کی نماز جنازہ پڑھا دوں گا۔'' اس نے آپ ﷺ کو اطلاع دی جب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانا چاہی تو سیدنا عمر نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کی کہ کیا منافقوں پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴾

'' آپ ﷺ ان (منافقوں کے لیے) دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں (یہ ان کے حق میں برابر ہے) اگر آپ ان پر ستر (۷۰) مرتبہ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گا۔'' (التوبة ٨٤)

صحیح بخاری ، التفسیر ، التوبة باب ﴿ولاتصل علی احد.....(٤٦٧٢)

۲۔اس بدکارہ پر آپ نماز جنازہ پڑھیں گے..؟

حضرت ابو نجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ ارتکاب زنا سے حاملہ تھی ۔اس نے (آ کر)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے حدوالے گناہ کا ارتکاب ہوگیا ہے، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم فرمادیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی (وارث، قریبی رشتے دار) کو بلایا اور فرمایا ''اس کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو اور جب یہ بچہ جن لے تو اس کے بعد اس کو لے آنا۔'' چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے پیغمبر نے اس کی بابت حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اس بدکاری کرنے والی عورت پر آپ نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! (عمر تمہیں نہیں معلوم) اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہوجائے۔ کیا اس سے بھی افضل کوئی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی؟

صحیح مسلم، الحدود، باب من اعتراف علی نفسه بالزنیٰ (١٦٩٦)

۳۔ کرنے اور نہ کرنے کے سات کام

حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا:

بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ	مریض کی عیادت کرنے کا
وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ	نماز جنازہ پڑھنے کا
وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ	چھینک کا جواب دینے کا
وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ	قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا
وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ	مظلوم کی مدد کرنے کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَاِجَابَةِ الدَّاعِی	دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا
وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ	اور سلام کو پھیلانے کا

اور ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا

عَنْ خَوَاتِیْمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ	سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے
وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ	چاندی کے برتنوں میں (کھانے) پینے سے
وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ	سرخ ریشمی گدوں کے استعمال سے
وَعَنِ الْقَسِّيِّ	اور قسی (علاقہ) کے کپڑے پہننے سے
وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ	حریر ریشم پہننے سے۔
وَالْاِسْتَبْرَقِ	استبرق ریشم پہننے سے۔
وَالدِّيْبَاجِ	اور دیباج ریشم کے پہننے سے۔

بخاری» الجنائز» باب الامر باتباع الجنائز (۱۲۳۹) ومسلم» اللباس (۲۰٦٦)

۴۔ جنازہ حق مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:

رَدُّ السَّلَامِ	سلام کا جواب دینا
وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ	مریض کی عیادت کرنا
وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ	جنازے میں شرکت کرنا
وَاَجَابَةُ الدَّعْوَةِ	دعوت قبول کرنا
وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ	جسے چھینک آئے اسے یرحمک اللہ کہنا

بخاری، الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز (۱۱٤۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بیمار کی عیادت کیا کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ — جب تو اسے ملے تو سلام کہہ

وَاِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ — اور جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا

وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ

''اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔''

وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ

''اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ۔''

وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ — اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر

وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ — اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شریک ہو

مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام (٦٥١)

۶۔ مقروض کا نماز جنازہ

[تین قسم کے لوگ: منافق، خودکشی کرنے والا اور مقروض میت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نماز جنازہ نہیں پڑھایا کرتے تھے۔]

① سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر کوئی قرض ہے؟ ہم نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے لوگوں نے کہا تین دینار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پڑھی پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا، آپ ﷺ اس پر نماز پڑھ دیں آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو ابوقتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔]

بخاری، الحوالة، باب اذا حال دین المیت علی رجل جاز (۲۲۸۹) والنسائی (۱۹۶۳) واحمد (۴۷/۴) وابن ماجه (۷۵/۲) والدارمی (۲۶۳/۲)

② میت مقروض ہو اور اسکے ورثہ میں ادائیگی کے بقدر مال بھی نہ ہو تو اسکی نماز جنازہ صاحب شرف علماء لوگوں کو ادا نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص اسکا قرض اپنے ذمہ لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ:

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جب قرض کی ادائیگی کا ذمہ لے لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ فتح الباری میں ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ ابوقتادہ سے ملتے تو فرماتے اے ابوقتادہ! تمہارے ان دو دیناروں کا وعدہ کیا ہوا؟ یہاں تک کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا کہ حضور ان کو میں ادا کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم نے اس میت کی کھال کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ دار قطنی کے حوالہ سے حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا آپ اسکے عمل کے بارے میں کچھ نہ پوچھتے مگر قرض سے متعلق ضرور پوچھتے۔ اگر اسے مقروض بتلایا جاتا تو آپ ﷺ اسکا جنازہ نہ پڑھتے اور اگر اسکے خلاف ہوتا تو آپ ﷺ جنازہ پڑھا دیتے۔ پس ایک دن ایک جنازہ لایا گیا۔ جب آپ نماز کی تکبیر کہنے لگے تو پوچھا کہ کیا یہ مقروض ہے؟ کہا گیا دو دینار کا مقروض ہے۔ پس آپ ﷺ جنازہ پڑھانے سے رک گئے۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا حضور وہ دو دینار میرے ذمہ ہیں۔ میں ادا کر دوں گا اور یہ میت ان سے بری ہے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: اے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علی! اللہ تم کو جزائے خیر دے، اللہ تم کو بھی تمہارے رہن سے آزاد کرے یعنی تم کو جنت عطا کرے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی میت مقروض ہو اور اس وجہ سے اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھائی جا رہی ہو تو اگر کوئی مسلمان اس کی مدد کرے اور اس کا قرضہ اپنے سر لے لے تو یہ بہت بڑا ثواب اور باعث رضائے خدا اور رسول ہیں۔ (فتح الباری)

۷۔ کاش! یہ جنازہ میرا ہوتا..!

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یاد کر لی جو آپ (تیسری تکبیر کے بعد) فرماتے ہیں کہ (اور وہ یہ ہے)

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ))

''اے اللہ اس کے گناہ بخش دے، اس پر رحم فرما (یعنی اس عبادات و طاعات قبول فرما) اسے عافیت میں رکھ، اس کی (لغزشوں) سے درگزر فرما (جنت میں) اس کی اچھی مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کو پانی سے برف سے اور اولے سے پاک کر دے (یعنی طرح طرح کی مغفرتوں سے اس کے گناہ صاف کرا دے اسے گناہوں سے پاکیزہ فرما دے) جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اسے (دنیا کے) اس گھر سے (آخرت کا) بہتر گھر عطا فرما اس کے خادموں سے بہتر خادم عطا فرما اور اس بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے (بغیر عذاب کے ابتداء ہی میں)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب سے یا فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے پناہ دے "اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔اس کے قبر کے فتنہ سے یعنی فرشتوں کے جواب میں متحیر ہونے سے اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس میت کے لیے یہ دعا سنی تو مجھے بڑا رشک آیا اور بے اختیار میرے دل سے یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میری میت ہوتی تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا میرے لئے فرماتے۔

صحیح مسلم، الجنائز، باب الدعا للمیت فی الصلاۃ(۲۲۳۲)والنسائی(۱۹۸۳)وابن ماجۃ(۱۵۰۰)

۸۔میت کے لیے دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (میرے پہلے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف لائے جب کہ ان کی آنکھیں پتھرا گئیں تھیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ بینائی بھی چلی جاتی ہے۔ابوسلمہ کے اہل بیت (یہ سن کر) سمجھ گئے کہ ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا چنانچہ وہ سب رونے، چلانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفسوں کے بارہ میں خیر و بھلائی ہی کی دعا کرو (یعنی واویلا اور بددعا نہ کرو) کیونکہ تم (بری یا بھلی) جس دعا کے بھی الفاظ اپنے منہ سے نکالتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔پھر آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔

((اللھم اغفر لابی سلمہ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفرلنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ, ابوسلمہ کو بخش دے اور اس کا مرتبہ بلند فرما ان لوگوں میں جو سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں اور اس کے پسماندگان کا جو باقی رہے ہوئے لوگوں میں ہیں کارساز بن جا اور اے دونوں جہاں کے پروردگار ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں کشادگی کر اور اس کے لیے قبر کو منور فرما دے۔''

مسلم ،الجنائز ،باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حضر (۲۱۳۰)وابو داؤد(۳۱۱۸)

۹۔ میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بندہ سے) فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں تیری عیادت کس طرح کرتا کہ تو تو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے (اور بیماری سے پاک ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہوتھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ اور تو نے اس کیعیادت نہیں کی تھی، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس بیمار بندہ کی عیادت کرتا تو مجھے (یعنی میری رضا) اس کے پاس پاتا۔ (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم علیہ السلام میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں کھانا کس طرح کھلاتا تو تو دونوں جہانوں کا پرودگار ہے (اور کسی چیز کا محتاج نہیں ہیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اے ابن آدم علیہ السلام میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار میں تجھے پانی کس طرح پلاتا؟ تو تو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے (تجھے نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی اور چیز کی حاجت)؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا اور تو نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسے پانی نہیں پلایا، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اسے (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔

مسلم ،البر والصلة والأداب،باب فضل عيادة المريض(٦٥٥٦)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبر وعذاب قبر

۱۔لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک یہودیہ کوئی سوال کرنے آئی اور اس نے بطور دعا کے ام عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب کیا جاتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا: ''ہاں''

صحیح بخاری، الکسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی لکسوف(۱۰۴۹)

۲۔قبروں پر ممنوع امور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (چار) چیزوں سے منع فرمایا ہے:

أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ	قبر کو پختہ (پکا) بنانے سے۔
وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ	قبر پر مجاور بن کر بیٹھنے سے۔
وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ	قبر پر عمارت (قبہ، مزار) بنانے سے۔
وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ	اور قبر پر لکھنے سے۔

مسلم » الجنائز (۹۷۰) والترمذی، الجنائز، باب ماجاء فی کراهية تجصيص (۱۰۵۲)

۳۔ہمیشہ عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی نماز میں ان چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔''

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ

''اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔''

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

''اور میں پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے۔''

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

''اے اللہ! میں تجھ سے گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔''

بخاری، الصلاۃ، باب الدعاء قبل السلام (۸۳۲)

۴۔ ایک عبرت ناک واقعہ

علامہ ابوعبداللہ محمد القرطبی نے ''الجامع لاحکام القرآن'' میں عمرو بن دینار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنے والے ایک شخص کی بہن کا انتقال ہو گیا۔ اتفاق سے تدفین کے وقت اس وقت اس شخص کی ایک تھیلی جس میں دینار بھرے ہوئے تھے قبر میں رہ گئی۔ چنانچہ اس نے قبر کھودی تو کیا دیکھتا ہے کہ پوری قبر آگ کے شعلوں میں بھری ہوئی ہے۔ اس نے جا کر اپنی والدہ سے پوچھا کہ میری بہن کی عملی زندگی کیسی تھی؟ والدہ نے بتایا کہ ایک تو نماز تو اپنے وقت سے ٹال دیتی تھی یعنی قضا کر دیتی تھی دوسرے یہ کہ جب رات کو پڑوسی اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تو یہ اٹھ کر ان کے دروازوں پر کان لگا لیتی اور ان کے رازوں کو حاصل کر لیتی تھی۔ تو اس شخص نے اپنا چشم دید واقعہ ذکر کیا اور کہا کہ اس کی انہی بدعملیوں کا وبال ہے۔

اللھم احفظنا منه (قرطبی ۳۰۲/۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ نبی ﷺ کا قبروں کی زیارت کرنا

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا، کیا میں آپ ﷺ کو اپنی اور اپنی ماں کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں؟ ہم نے گمان کیا کہ وہ ماں سے اپنی جننے والی ماں مراد لے رہے ہیں، ہم نے کہا کیوں نہیں..!'' فرمایا: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس میری باری کی رات میں تھے کہ آپ ﷺ نے کروٹ لی اور اپنی چادر اوڑھ لی اور جوتے اتارے اور ان کو اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا اور اپنی چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور آپ ﷺ اتنی ہی دیر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے گمان کر لیا کہ میں سو چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر نکلے، پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا۔ میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہنا اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کو طویل کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار اٹھایا، پھر آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹی آپ ﷺ تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی آپ ﷺ دوڑے تو میں بھی دوڑی۔ آپ ﷺ پہنچے تو میں بھی پہنچی، میں آپ ﷺ سے سبقت لے گئی اور داخل ہوتے ہی لیٹ گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے؟ میں نے کہا: کچھ نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تم بتا دو ورنہ مجھے باریک بین خبردار، یعنی اللہ تعالیٰ خبر دے دے گا'' تو میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، پھر پورے قصہ کی خبر میں نے آپ ﷺ کو دے دی۔ فرمایا ''میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ تو تھی میں نے عرض کیا جی ہاں تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے میرے سینے پر مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی، پھر فرمایا ''تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق داب لے گا؟ فرماتی ہیں جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے چھپایا تو میں نے بھی تم سے چھپانے ہی کو پسند کیا۔ اور وہ تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تو نے اپنے کپڑے اتار دیے تھے اور میں نے گمان کیا کہ تو سو چکی ہے اور میں نے تجھے بیدار کرنا پسند نہ کیا میں نے یہ خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ بقیع تشریف لے جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ میں کیسے کہوں آپ ﷺ نے فرمایا:

(السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ)

''سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر، اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور تاخیر سے جانے والوں پر بھی، ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

صحيح مسلم، الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها (٢٢٥٦) و النسائي (٢٠٣٦، ٣٩٧٣، ٣٩٧٤)

٦۔ قبر میں مومن اور کافر کی حالت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالی کیری آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک منکر اور دوسرے نکیر فرماتے ہیں وہ دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں کہ تم اس آدمی یعنی محمد ﷺ کی نسبت کیا کہتے تھے؟ اگر وہ آدمی مومن ہوتا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے فرماتے ہیں۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقیناً یہی کہے گا، اس کے بعد اس کی قبر کی لمبائی اور چوڑائی میں ستر ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس مردہ سے کہا جاتا ہے کہ (سو جاؤ) مردہ کہتا ہے (میں چاہتا ہوں) کہ اپنے اہل وعیال میں واپس چلا جاؤں تا کہ ان کو (اپنے اس حال سے) باخبر کر دوں۔ فرشتے اس سے فرماتے ہیں تو اس دولہن کی طرح سو جا، جس کو صرف وہی آدمی جگا سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے محبوب ہو یعنی ہر کسی کا جگانا اچھا نہیں لگتا کیونکہ اس سے وحشت ہوتی ہے البتہ جب محبوب جگاتا ہے تو اچھا لگتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ اور اگر وہ مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتا (منافق کا یہ جواب سن کر) فرشتے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ یقیناً تو یہی کہے گا، (اس کے بعد) زمین کو مل جانے کا حکم دیا جاتا ہے، چنانچہ زمین اس مردہ کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں اور بائیں پسلیاں دائیں نکل آتی ہیں اور اسی طرح ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔"

جامع ترمذی، الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر (۱۰۷۱)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیدین اور قربانی

۱۔آج ہم لوگوں کی عید ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس انصار کی دولڑکیاں جنگ بعاث کے دن کا شعر گا رہی تھیں، اوران لڑکیوں کا پیشہ گانے کا نہیں تھا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شیطانی باجہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں؟ اور وہ عید کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید (خوشی کا دن) ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے''

بخاری، العیدین، باب سنة العیدین لأهل الاسلام(۹۲)ومسلم(۲۰۶۱)

۲۔عید کو اچھا لباس پہننا سنت ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں بک رہا تھا، اور اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں، اور عید اور وفد کے آنے کے دن اسے پہن کر اپنے کو آراستہ کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (اس کے باوجود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جبہ میرے پاس بھیجا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیچ دو اور اپنی ضرورت پوری کرو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بخاری،العیدین ،باب فی العیدین والتجمل فیه(۹۴۸)ومسلم(۵۴۰۴)

۳۔عید کے خطبہ میں صدقہ وخیرات کی تلقین

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے، اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی،ابن جریج نے کہا مجھ سے عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے ابن زبیر کو جب ان کیلئے بیعت لی جارہی تھی کھلا بھیجا کہ عیدالفطر کے دن نماز کیلئے اذان نہیں کہی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا،اور عطاء نے مجھ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ نہ تو عیدالفطر میں اور نہ عیدالضحیٰ کے دن اذان دی جاتی تھی اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی پھر بعد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، جب نبی ﷺ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس آئے،اور انہیں نصیحت کی اس حال میں کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تکیہ کئے ہوئے تھے،اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے،عورتیں اس میں صدقات ڈال رہی تھیں، میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ امام کیلئے واجب سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آئے اورانہیں نصیحت کرے، جب وہ نماز سے فارغ ہوجائے؟انہوں نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ان کے ذمہ واجب ہے اورانہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسا نہیں کرتے۔

بخاری،العیدین ،باب المشی والرکوب.....(۹۶۱.۹۵۷)ومسلم(۲۰۴۷)

۴۔عیدگاہ کی طرف خواتین کو بھی لاؤ

حفصہ بنت سیرین روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ اپنی لڑکیوں کو عید کے دن نکلنے سے روکتی تھیں، ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری، میں اس کے پاس پہنچی تو اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن کا شوہر نبی ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا،تو اس کی بہن کچھ غزوات میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے شوہر کے ساتھ تھی، اور اس نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کا کام مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا، تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگوں میں سے کسی کیلئے اس باب میں کوئی مضائقہ ہے کہ وہ (عید کے دن) نہ نکلے اگر اس کی چادر نہ ہو آپ نے فرمایا کہ اس کی ہم جولی اسے اپنی چادر اڑھا دے، اور چاہئے کہ وہ لوگ نیک کام میں شریک ہوں اور مومنین کی دعوت میں حاضر ہوں، حفصہ نے کہا کہ جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں ان کے پاس پہنچی اور ان سے پوچھا کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اور جب کبھی بھی وہ نبی ﷺ کا نام لیتیں تو یہ ضرور کہتیں کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے فرمایا کہ پردے والی جوان عورتیں باہر نکلیں یا یہ فرمایا کہ پردے والی اور جوان عورتیں نکلیں، ایوب کو شک ہوا اور حائضہ عورتیں بھی نکلیں، لیکن وہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں اور نیک کام اور مومنین کی دعا میں شریک ہوں۔ حفصہ کا بیان ہے کہ میں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا حائضہ عورتیں بھی نکلیں؟ انہوں نے کہا کہ کیا حائضہ عرفات میں اور فلاں فلاں جگہ میں نہیں جاتی ہے۔

بخاری، الحیض، باب شهود الحائض العیدین.....(۳۲٤)

۵۔ پہلے نماز پھر قربانی

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحی کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا آپ ﷺ نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی ابھی تک آپ ﷺ نے نماز سے فراغت کا سلام پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا جانے لگا قربانیوں کو نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے ذبح کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی اسے چاہئے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی اسے چاہئے کہ وہ اللہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے نام لے کر قربانی ذبح کرے۔''

صحیح بخاری،الذبائح والصید، باب قول النبی فلیذبح علی اسم اللہ(۵۵۰۰)ومسلم(۱۹۶۰)

۶۔چھری اچھی طرح تیز کر کے لاؤ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں

بیٹھا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''اے عائشہ چھری لاؤ،اور اسے اچھی طرح تیز کرو''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹا دیا پھر اسے ذبح فرما دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ))

''اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح قربانی فرمائی۔''

مسلم ،الاضاحی، باب استحباب استحسان الضیة.....(۱۹۶۷)

۷۔قربانی کرنے والا دس دن بال اور ناخن نہ کاٹے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس آدمی کے پاس (قربانی کا جانور) ذبح کرنے کے لئے ہو تو جب وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے تو وہ اس وقت تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کٹوائے جب تک کہ قربانی نہ کر لے۔''

مسلم ،الاضاحی، باب نهی من دخل علیه ذی الحجه...(۵۱۲۱)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔ غیراللہ کے لیے جانور ذبح کرنا حرام ہے

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخفی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی تھی کہ جو دوسرے لوگوں کو نہ بتائی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں اس آدمی نے عرض کیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دیتا ہے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹاتا ہے۔''

مسلم ،الاضاحی ، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ ولعن فاعلہ(۱۹۷۸)

۹۔ قربانی کا جانور کیسا ہو..؟

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) مدینہ منورہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب پالا کرتے تھے اور ذوق وشوق سے اپنی اپنی قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا تازہ کرتے تھے۔

صحیح بخاری ، کتاب الاضاحی(۹۱۰)

جانور بالکل بے عیب اور بے داغ ہونا چاہئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قربانی اس جانور کی کرو جو دو دانت والا (دوندا) ہو۔ مسلم(۱۹۶۳)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خصی جانوروں کی قربانی کی جائز ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی دی تھی۔ مجمع الزوائد(٤/٢٧)

١٠۔ أحکام عیدالأضحیٰ وعیدالفطر

عیدالاضحیٰ کی نماز بہ نسبت عیدالفطر کی نماز کے جلد پڑھ لینی چاہیے۔

- عیدالاضحیٰ میں بہتر ہے کہ آدمی کچھ کھائے بغیر نماز کے لئے جائے۔
- نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔
- قربانی رات کو بھی کی جاسکتی ہے۔
- نمازِ عید کے لئے آتے جاتے راستہ تبدیل کرلیا جائے۔
- یوم العید میں امام کا عورتوں کو وعظ ونصیحت کرنا چاہیے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ چند کاموں کے علاوہ باقی سب کام ایک جیسے ہیں۔ مثلا

- غسل کرنا اور حسبِ توفیق کپڑے پہننا۔
- خوشبو لگانا۔
- رکعات اور تکبیرات، یاد رہے کہ بعض بہنیں حیض کی وجہ سے تکبیرات کہنا یا کوئی دعا وغیرہ پڑھنا پسند نہیں کرتیں لیکن ایسی سوچ شریعت کے خلاف ہے۔ لہذا مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی تکبیرات کہنی چاہیں۔
- نماز کے بعد خطبہ سننا۔
- بوڑھی وجوان عورتوں کا عیدگاہ کی طرف جانا خواہ حیض والی ہی کیوں نہ ہوں۔
- مرد وخواتین کے ساتھ بچوں کا بھی عیدگاہ کی طرف جانا۔
- عید مبارک کہنے کے بجائے تقبل الله منی و منك کہنا چاہیے۔
- اگر کوئی باجماعت عید کی نماز نہ پڑھ سکے تو اکیلا ہی دو رکعت پڑھ لے۔
- اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو جمعہ کی رخصت ہے۔ ہاں اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

١١۔ عید کے دن کھیل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ

((كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ))

''کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے''

اماں جی فرماتی ہے کہ اب یا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا: کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے پیچھے کھڑا کرلیا۔ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے پر تھا (اسطرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ ﷺ فرمارہے تھے خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر جاؤ۔

صحیح بخاری ،الجهاد والسير،باب الدرق(۲۹۰۷)(۹۴۹)

۱۲۔خطبہ عیدالأضحیٰ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِن سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه» وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه» وَأَشْهَدُ اَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه» وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ،وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْد))

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)قال الله تعالیٰ فأعوذ بالله.....

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ، لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾ (الحج :٣٦.٣٧)

««اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ مقرر کیا ہے اس میں تمہارے لئے فائدے ہیں تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر اُن پر اللہ کا نام لو جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے اُن کو تمہارے زیر فرماں کر دیا ہے تا کہ تم شکر کرو۔ اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے (تقوی پہنچتا ہے)»»

ا۔عیدالأضحیٰ ذوالحجہ کے مہینے میں آتی ہے اور ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے،اس مہینے میں نیکیوں، بخششوں اور مغفرتوں کے بے شمار ذرائع ہیں۔اسی میں دو عظیم کام ''حج اور قربانی'' ایک ہی گھرانے کی یاد دلاتے ہیں۔اور وہ گھرانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ قربانی ہمارے جدامجد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ادا ہے یہ ادا ہر مسلمان بڑے جوش وخروش سے مناتا ہے۔یقیناً سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرت مقدسہ سے ہمیں حوصلہ،صبر،اطاعت وفرمانبرداری

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور قربانی وجان نثاری کا سبق ملتا ہے۔

۲۔قربانی صرف اللہ کے لیے کی جائے یعنی قربانی کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ یہ خلوص نیت کے ساتھ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے'' الکوثر (۱/۳)

﴿ قُلْ إِنَّ الصَّلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

''کہہ دیجیے میری نماز میری قربانی میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے''

۳۔قربانی ان لوگوں کی قبول ہوتی ہے جو نیک اور متقی ہوتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف انسان کے دل اور تقوی کو دیکھتے ہیں۔

جیسا کہ فرمایا:

﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ﴾

''اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے (تقوی پہنچتا ہے)'' الحج :۳۶.۳۷)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾

(المائدہ:۲۷)

''اور (اے محمد ﷺ!) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنا دو کہ جب ان دونوں نے (اللہ کی جناب میں) کچھ نیازیں چڑھائیں تو ایک کی نیاز تو قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب قابیل ہابیل سے) کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا اُس نے کہا کہ اللہ پرہیزگاروں ہی کی قربانی قبول فرمایا کرتا ہے۔''

۴۔اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جن کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے وہی لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۚ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾

«یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں، چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں. اور وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹیں باتیں سنیں گے، (ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا'' (نبا:۳۱.۳۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

ترمذی، (۱۹۷۸) وقال حدیث حسن صحیح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَیٰ وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

''سب سے زیادہ جنت میں جو چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے''۔

ترمذی : (۲۰۰٤)حدیث حسن

۵۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی قربیاں قبول فرماتا ہے۔جن میں خلوص ہو۔ریا کاری اور دیکھاوا نہ ہو۔ جو متقی ہوں۔مشرک نہ ہوں۔قربانی سنت کے مطابق ہو۔ بدعتی نہ ہوں۔آدمی نمازی ہو۔اگر یہ شرائط نہیں تو اللہ کے ہاں قربانی قابل قبول نہیں۔

۶۔آج عید کا دن ہے مسلمانوں کی خوشی کا دن ہے۔حقیقی خوشی یہ ہے کہ انسان دیکھے کہ وہ اس بات پر خوش ہو رہا ہے کیا اس کے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔

شاعر کیا خوب کہا ہے۔

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ
اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْدَ

''عید اس کی نہیں جس نے نئے نئے کپڑے پہن لیئے بلکہ عید تو اس کی ہے جو اللہ کے عذابوں سے ڈر گیا۔''

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فضائل قرآن

۱۔قرآن کے عالم کو مقدم رکھو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کو اس طرح کفن دیا کہ دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دے کر دفن کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھتے:

((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ))

''ان میں سے زیادہ عالم قرآن کون ہے''

پھر جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر کے بتایا جاتا کہ یہ قرآن کے علم اور حفظ میں زیادہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں مقدم کر دیتے اور فرماتے:

((أَنَا شَهِيدٌ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''قیامت کے دن میں ان لوگوں پر گواہ ہوں گا''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون سمیت تمام شہیدوں کو دفن کرنے کا حکم دیا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی اور غسل بھی نہیں دیا۔کیا مقام ہے شہداء کا کہ نہ غسل کی ضرورت ہے نہ جنازے کی حاجت ہے اور نہ ہی کفن کا پہنانا لازم ہے بلکہ خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا جا رہا ہے۔جس کیلئے چھوٹی یا بڑی کوئی چادر مل گئی اس پر بطور کفن ڈال دی جس کیلئے نہ ملی خون آلود لباس ہی اسکا کفن ہے۔یہ اعزاز ہے شہید کا۔ بخاری،المغازی(٤/٧٩)

۲۔قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طَيِّبٌ))

''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ ترنجبین (نارنگی) جیسی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور اسکا ذائقہ بھی اچھا ہے''

((وَالَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ))

«اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ کھجور جیسی ہے اسکی خوشبو نہیں لیکن اسکا ذائقہ میٹھا ہے»

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

«اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ خوشبو دار پودے (جیسے گلاب وغیرہ) کیطرح ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ تلخ ہے''

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

«اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ انالائس (تمہ) جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں اور اسکا ذائقہ بھی کڑوا ہے»

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکام (۵۰۲۰) صحیح ومسلم، صلاۃ المساخرین (۷۹۷)

۳۔ انوکھا حق مہر

ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا، وہ عورت کافی دیر کھڑی رہی (لیکن آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا تو) ایک شخص

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس سے آپ نکاح نہیں کرنا چاہتے تو اس کا نکاح مجھ سے ہی فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا:

''تیرے پاس حق مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟''

تو اس نے کہا: ''یارسولتو اس نے کہا: ''یارسول اللہ! میرے پاس اس چادر کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی چیز لے آ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' (وہ لے آ تیرا نکاح کر دیں گے۔)

چنانچہ وہ شخص گیا' لیکن اس کو کوئی چیز نہ ملی (تو وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کی ہاں' یارسول اللہ! مجھے قرآن کی فلاں فلاں سورت یاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس عورت کی شادی تیرے ساتھ ان سورتوں کے عوض کر دی ہے جو تجھے یاد ہیں۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چلا جا! میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا' اب تو اس کو قرآنی سورتیں سکھا دے۔''

بخاری ، النکاح ،باب تزویج المعسر (۵۰۸۷)

۴۔حافظ قرآن کا مقام

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کہ قرآن کے حافظ اور ماہر سے کہا جائے گا کہ اب تو پڑھ اور جنت کے منازل طے کرتا جا، اور اس طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں اطمینان اور سکون سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ تو اب تیرا اس جگہ مقام ہے کہ جہاں پہنچ کر تو آخری آیت پڑھے گا''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد، الصلاۃ، باب استحباب الترتیل فی القراۃ(١٤٦٤)والترمذی(١٧٩٠)وصحیح ترغیب(١٣٢٦)

۵۔ہاں اللہ نے تمہارا نام لیا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے..؟۔

فرمایا:''ہاں تمہارا نام لیا ہے۔''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ سن کر (خوشی سے) آبدیدہ ہوگئے۔

صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین (٢٣٥)(٢٣٦)

۶۔جنوں نے بھی قرآن سن لیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ "سوق عکاظ " کے قصد سے روانہ ہوئے شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان حجاب ہو چکا تھا (یعنی آسمان کی خبروں کا ملنا موقوف ہوگیا تھا اور ان پر چنگاریاں پھینکی جانے لگیں) جب شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے تو ان لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے اور ہم پر چنگاریاں پھینکی جاتی ہیں اس نے کہا تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے اس لئے زمین کے مشرق ومغرب میں چل کر دیکھو کہ وہ کون سی نئی بات ظہور میں آئی ہے چنانچہ وہ لوگ روانہ ہوئے اور زمین کے مشرق ومغرب میں چل کر دیکھنے لگے کہ کون سی نئی بات ان کے اور آسمان کے خبر کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے تہامہ کی طرف رخ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پاس نخلہ میں پہنچے اس وقت آپ سوق عکاظ کا قصد کر رہے تھے آپ صحابہ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے قرآن سنا تو اس کی طرف کان لگایا یہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ یہی ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہے یہیں سے یہ لوگ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے اور کہا کہ اے ہماری قوم ! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر آیت (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) نازل فرمائی نبی ﷺ کو جن کے قول کی بذریعہ وحی اطلاع دی گئی۔

بخاری ،التفسیر ، تفسیر سورة الجن ،باب ((قل أوحی الی))(٤٩٢١)

۷۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حافظ قران کو نصیحت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''حافظ قرآن کے لائق یہ ہے کہ جب لوگ کھا پی رہے ہوں یہ روزہ دار ہو۔ جب لوگ ہنس رہے ہوں یہ فکر میں ہو ، جب لوگ باہمی الجھ رہے ہوں، یہ خاموش ہو۔ جب لوگ غرور کر رہے ہوں، یہ خشوع میں ہو، حافظ قرآن کے لائق یہ ہے کہ وہ رونے والا اور غمزدہ ہو۔ بردبار اور خاموش طبیعت ہو۔ حافظ قرآن میں یہ خوبی ہو کہ وہ بداخلاق نہ ہو، غافل نہ ہو، نہ شور کرے نہ چلائے ، نہ سخت مزاج ہو، نہ دھتکارنے والا ہو۔''

حلیه(۱/ ۱۳۰)صفوة الصفوة(٤١٢.٤١٣)

۸۔قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اسکی تلاوت کرتے رہو، یاد

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھو! قرآن پاک کی مثال جب کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ پھر وہ (غافل ہو کر) سویا رہا حالانکہ قرآن مجید اسکے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (اسی سے) باندھا گیا ہے''

ترمذی، فضائل القرآن، باب جاء فی سورۃ البقرۃ، وآیۃ الکرسی(۲۸۷۶)وابن ماجہ(۲۱۷)حدیث صحیح

۹۔اپنے امام کا ستر توڈھانپ لو

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

''ارے! تو عمرو بن سلمہ سے نہیں ملا؟ عمرو سے ملاقات ہو تو اس سے امامت والا واقعہ تو سننا۔''

اب میں عمرو بن سلمہ سے جا ملا اور اس سے مذکورہ واقعے کے بارے میں پوچھنے لگا۔ عمرو بن سلمہ مجھے بتانے لگا: ''بات یوں ہے کہ ہم لوگ ایک چشمے پر رہا کرتے تھے وہ ایسی جگہ تھی کہ آنے جانے والے مسافر وہاں سے گزرتے تھے۔ سوار لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہوئے ٹھہرتے تھے۔ ہمارے لوگ ان مسافروں سے پوچھتے کہ یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتا ہے اور لوگ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اس پر وہ بتلاتے کہ وہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دلیل کے طور پر قرآن کا کوئی مقام بھی پڑھ دیتے۔ میں یہ کلام سنتا تو اسے حفظ کر لیتا۔ یہ کلام میرے دل کو خوبصورت لگتا تھا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ عرب کے عام لوگ مکہ کی فتح تک اسلام قبول کرنے سے رکے ہوئے تھے، وہ کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی قوم کو باہم لڑنے دو، اگر تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان پر غالب آ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گئے تو وہ واقعی سچے نبی ہوں گے۔

چنانچہ اس سوچ کے تحت جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم کے لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے دوڑ پڑے۔ ہمارا قبیلہ بھی دوڑا۔ میرے والد صاحب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے آئے، پھر جب مکہ میں اسلام قبول کر کے واپس آئے تو آ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگے:

''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں جس نبی کو مل کر تمہارے پاس آیا ہوں وہ نبی سچے ہیں۔ اور پھر کہنے لگے: ''انہوں نے کہا ہے، فلاں نماز! فلاں وقت پر اور اس اس طرح پڑھنا شروع کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے اور پھر امامت وہ کروائے جس کو تم لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔''

اب لوگ جائزہ لینے لگے کہ کس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہے۔ مجھ سے بڑھ کر تو کوئی نہ تھا، کیوں کہ میں تو آنے جانے والوں سے قرآن سنتا اور اس کو یاد کر لیتا تھا۔ چنانچہ سب نے مل کر مجھے ہی آگے کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھ سال یا حد سات سال ہو گی۔ اب مجھ ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر میں امامت کرواتا تھا۔ جب میں سجدے میں جاتا تو پیچھے سے ننگا ہو جاتا، ایک دفعہ ایک قبیلے کی عورت نے سجدے میں مجھے دیکھ لیا تو اس نے بلند آواز سے کہا: ارے ہم سے اپنے قاری صاحب کا ستر تو چھپا لو۔ اب کیا ہوا؟ لوگوں نے ایک کپڑا خریدا اور میرے لیے ایک لمبی سے قمیص بنائی۔ مجھے یہ قمیص پہن کر جس قدر خوشی ہوئی اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

بخاری، المغازی، (۴۳۰۲)

۱۰۔ اللہ کی طرف سے دو نور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اپنا سر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اٹھایا اور نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ ﷺ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں)

فَاتِحَةُ الْكِتَاب سورۃ فاتحہ

وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات

مزید فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔

مسلم، فضائل القرآن، باب فضل الفاتحه و خواتيم سورة البقره (۱۸۷۷)

۱۱۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاتحہ سے دم کیا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابوسعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں مگر اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا جب) ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر صحابہ کو رضا مند کر لیا تو میں گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا۔ گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کرلو مگر جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ملا ہے وہ تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

بخاری، الاجارة، با ما یعطی فی الرقیة.....(۲۲۷۶)

۱۲۔ کیا سریلی آواز اللہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی تھی

ابوموسیٰ اشعری تلاوت قرآن مجید اس قدر خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے کہ دِل میں اتر جاتی تھی۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ لحن داوٗدی دیئے گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

((لَقَدْ أُوْتِیَ أَبُوْمُوْسٰی مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ))

''ابوموسیٰ کو آلِ داوٗد کا سوز و آواز عطاء کیے گئے ہیں''۔

دارمی، فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن و بخاری (۵۰۴۸).

یعنی داوٗد علیہ السلام جیسی خوبصورت اور سریلی آواز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی گئی ہے جس کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے، دونوں کھڑے ہو کر ان کی قراءت کان لگا کر سننے لگے۔ پھر چلے گئے۔ صبح ہوئی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا:

''اے ابوموسیٰ! کل رات تم تھے ہم [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا بھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔تم اس وقت اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ہم نے کھڑے ہو کر تمہارا قرآن سنا''۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

((أَمَا إِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! لَوْ عَلِمْتُ لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِیْرًا))

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں آپ کی خاطر قرآن کو بہت ہی مزین کر کے پڑھتا''۔

مسند ابویعلی (٦/٤٠١) (٧٣٤٢)

۱۳۔سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران مثل سائبان

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اقْرَؤُوْا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ))

''زہراوین' کی تلاوت کرو اور وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہیں (روز قیامت یہ اپنے پڑھنے والے کے پاس روشنی کی شکل میں) ان کے آگے آگے ہوں گی گویا وہ دو بادل ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے یا صفبستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کئے ہوئے) اپنے پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۃ بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کو لینا (حفظ کرنا) باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر لوگ اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے''۔

بخاری، فضائل القرآن، باب فضل قرآۃ القرآن وسورۃ البقرہ (٨٠٤) وابن حبان (١١٦) وصحیح

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الجامع الصغیر (۱۱۷۶)

۱۴۔تحفہ معراج

صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضور ﷺ کو معراج کرائی گئی اور آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے، جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ یہیں تک ہی پہنچتی ہے اور یہاں سے ہی لے جائی جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے نازل ہوتی ہے وہ بھی یہیں تک پہنچتی ہے، پھر یہاں سے آگے لے جائی جاتی ہے اور اسے سونے کی ٹڈیاں ڈھکے ہوئے تھیں۔

((فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ))

''وہاں حضور ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں، پانچ وقت کی نمازیں، سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیتیں اور توحید والوں کے تمام گناہوں کی بخشش''

صحیح مسلم، الإیمان، باب فی ذکر سدرة المنتهی، (۱۷۳)

۱۵۔قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت

ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک فارغ ہوں، میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب بھی اللہ و رسول تمہیں پکاریں تو جواب جلد دو، فرمایا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت بتلاؤں گا، جو قرآن مجید کی تمام سورتوں سے افضل ہے، پھر حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم باہر نکلنے لگے، تو میں نے درخواست کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت بتلاؤں گا،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اسی کا نام سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے دی گئی۔

صحیح بخاری،فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الکتاب(۵۰۰۶)واحمد(۲۱۱/٤)

۱۶۔دنیا ومافیہا سے زیادہ پسندیدہ سورت

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں رات کے وقت چل رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا آپ ﷺ نے انہیں جواب نہیں دیا، پھر پوچھا، پھر جواب نہیں دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے کچھ جواب نہیں دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا اے عمر رضی اللہ عنہ! تیری ماں تجھ پر روئے تو نے حضور ﷺ سے تین بار سوال کیا، مگر آپ نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا، شاید حضور ﷺ ناراض ہوگئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے اونٹ کو ہٹا کر لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈر رہا تھا کہ کہیں میرے حق میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہوجائے، میں تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہیں پایا تھا کہ میں نے سنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے، میں ڈر گیا کہ کہیں میرے حق میں قرآن نہ اترا ہو پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے جو مجھے سب دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہے، پھر حضور نے إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا پڑھی۔

صحیح بخاری،فضائل القرآن، باب فضل سورة الفتح(۵۰۱۲)واحمد(۲۱۵/۳)

۱۷۔معوذتین اوردم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو روزانہ رات کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان پر سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے، پہلے اپنے سر اور چہرے مبارک پر پھیرتے اس کے بعد اپنے تمام اوپر کے جسم پر جہاں تک کہ آپ کا ہاتھ پہنچتا اور یہ فعل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب المعوذات

۱۷۔ دو آدمیوں پر رشک جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حسد (رشک) صرف دو شخصوں پر (جائز) ہے، ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی اسے سن کر کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی طرح پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا، دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے، پھر کوئی اس پر رشک کرتے ہوئے کہے ہے کہ کاش مجھے بھی یہ مال میسر آتا تو میں بھی اسے اسی طرح صرف کرتا۔''

۱۸۔ قرآن کا قاری گورنر بن گیا

عامر بن واثلہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نافع بن حارث رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر کرنے کا حکم دیا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

((مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي))

''کہ تم نے مکہ میں کسے امیر بنایا ہے..؟''

((فَقَالَ ابْنَ أَبْزَى))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''تو اس نے عرض کیا کہ ابن ابزی کو''

آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

((وَمَنْ ابْنُ أَبْزَى..؟))

''کہا ابن ابزی کون آدمی ہے.؟''

اس نے جواب میں کہا کہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تو نے ایک غلام کو ان کا امیر بنا دیا ہے۔؟

اس نے کہا کہ:

((إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ))

''وہ اللہ کی کتاب کا قاری ہے اور اس کے احکامات پر عمل بھی کرتا ہے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ))

''اللہ تعالی اسی کتاب کے ذریعہ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور اسی کتاب کے ذریعہ لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔''

صحیح مسلم، فضائل القرآن (۱۸۹۷)

۱۹۔قاری کی عزت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ))

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (تحقیق کے لیے) رات کے وقت اتری تو آپ کے لیے چراغ سے روشنی کی گئی آپ نے میت کو قبلے کی طرف سے پکڑا''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اورفرمایا کہ:

((رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ))

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے''

آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھی۔

جامع ترمذی ،جنائزہ،(۱۰۵۷)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حفاظت قرآن

ا۔قرآن جمع وتدوین

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ:

''یمامہ کی خونریزی کے زمانہ میں مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن پڑھنے والے شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے مقامات میں قاریوں کا قتل ہوگا تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کیونکر وہ کام کرو گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمر مجھ سے بار بار اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں نے بھی اس میں وہی مناسب خیال کیا جو عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم ایک جوان آدمی ہو ہم تم کو متہم بھی نہیں کر سکتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کر کے جمع کرو خدا کی قسم! اگر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھانے کی تکلیف دیتے تو قرآن کے جمع کرنے سے جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا زیادہ وزنی نہ ہوتا میں نے کہا کہ آپ لوگ کس طرح وہ کام کریں گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ خیر ہے اور بار بار اصرار کر کے مجھ سے کہتے رہے یہاں تم کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے کھولے تھے چنانچہ میں نے قرآن کو کھجور کے پٹھوں اور پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں (حافظہ) سے تلاش کر کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جمع کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت میں نے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی جو مجھے کسی کے پاس نہیں ملی اور وہ آیت یہ تھی۔

(لَقَدْ جَائَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) سورت براۃ (توبہ) کے آخر تک چناچہ یہ صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھالیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی میں پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب جمع القرآن(٤٩٨٦)

۲۔قرآن مصحف واحد میں جمع کرنے والے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت حزیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اس وقت وہ اہل شام وعراق کو ملا کر فتح آرمینیہ وآذربائیجان میں جنگ کررہے تھے قرآت میں اہل عراق وشام کے اختلاف نے حضرت خزیفہ کو بے چین کردیا چناچہ حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اس کے کہ وہ یہود ونصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو ہم اس کے چند صحیفوں میں نقل کرا کر پھر تمہیں واپس کردیں گے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے یہ صحیفے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن عاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہیں (قرآت) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے چناچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کرلیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دیئے اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیئے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے جلا دیا جائے ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورت احزاب کی ایک آیت نہ پائی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے) ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ الخ﴾ یعنی ایمانداروں سے آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب جمع القرآن (۴۹۸۷)(۳۵۰۶)

۳۔ قرآن کا محافظ خود اللہ

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس جگہ سند متصل کے ساتھ ایک واقعہ امیر المومنین مامون کے دربار کا نقل کیا ہے کہ مامون کی عادت تھی کہ کبھی کبھی اس کے دربار میں علمی مسائل پر بحث و مباحثے اور مذاکرے ہوا کرتے تھے، جس میں ہر اہل علم کو آنے کی اجازت تھی، ایسے ہی ایک مذاکرہ میں ایک یہودی بھی آ گیا، جو صورت، شکل اور لباس وغیرہ کے اعتبار سے بھی ایک ممتاز آدمی معلوم ہوتا تھا پھر گفتگو کی تو بھی فصیح و بلیغ اور عاقلانہ گفتگو تھی، جب مجلس ختم ہوگئی تو مامون نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم اسرائیلی ہو، اس نے اقرار کیا۔ مامون نے (امتحان لینے کے لیے) کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ہم تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو نہیں چھوڑتا۔ بات ختم ہو گئی یہ شخص چلا گیا پھر ایک سال کے بعد یہی شخص مسلمان ہو کر آیا، اور مجلس مذاکرہ میں فقہ اسلامی کے موضوع پر بہترین تقریر اور عمدہ تحقیقات پیش کیں، مجلس ختم ہونے کے بعد مامون

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے اس کو بلا کر کہا کہ تم وہی شخص ہو جو سال گزشتہ آئے تھے؟ جواب دیا: ہاں وہی ہوں۔ مامون نے پوچھا کہ اس وقت تو تم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر اب مسلمان ہونے کا سبب کیا ہوا؟

اس نے کہا میں سے یہاں سے لوٹا تو میں نے موجودہ مذاہب کی تحقیق کرنے کا ارادہ کیا، میں نے ایک خطاط اور خوشنویس آدمی ہوں، کتابیں لکھ کر فروخت کرتا ہوں تو اچھی قیمت سے فروخت ہو جاتی ہیں میں نے امتحان کرنے کے لیے تورات کے تین نسخے کتابت کیے، جن میں بہت جگہ اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور یہ نسخے لے کر میں کنیسہ میں پہنچا، یہودیوں نے بڑی رغبت سے ان کو خرید لیا، پھر اسی طرح انجیل کے تین نسخے کمی بیشی کے ساتھ کتابت کر کے نصاریٰ کے عبادت خانہ میں لے گیا وہاں بھی عیسائیوں نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ یہ نسخے مجھ خرید لیے، پھر یہی کام میں نے قرآن کے ساتھ کیا، اس کے بھی تین نسخے عمدہ کتابت کیے، جن میں اپنی طرف سے کمی بیشی کی تھی ان کو لے کر جب میں فروخت کرنے کے لیے نکلا تو جس کے پاس لے گیا اس نے دیکھا کہ صحیح بھی ہے یا نہیں، جب کمی بیشی نظر آئی تو اس نے مجھے واپس کر دیا۔

اس واقعہ سے میں نے یہ سبق لیا کہ یہ کتاب محفوظ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی حفاظت کی ہوئی ہے اس لیے مسلمان ہو گیا، قاضی یحییٰ بن اکثم اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اسی سال مجھے حج کی توفیق ہوئی، وہاں سفیان بن عینیہ سے ملاقات ہوئی۔ تو یہ قصہ ان کو سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ بے شک ایسا ہی ہونا چاہیے کیوں کہ اس کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔ یحییٰ بن اکثم نے پوچھا قرآن کی کون سی آیت میں؟ تو فرمایا کہ قرآن عظیم نے جہاں تورات و انجیل کا ذکر کیا ہے۔ اس میں تو فرمایا ﴿بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ﴾ یعنی یہود و نصاریٰ کو کتاب اللہ تورات و انجیل کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، یہی وجہ ہوئی کہ جب یہود و

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نصاریٰ نے فریضۂ حفاظت ادا نہ کیا تو یہ کتابیں مسخ ومحرف ہوکر ضائع ہوگئیں، بخلاف قرآن کریم کے اس کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا: انا له لحفظون یعنی ہم اس کے محافظ ہیں۔

معارف القرآن پارہ ۱۴/ تحت الآیة)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ قرآن سن کے روئے

۱۔نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

نبی کریم ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ایک خط دے کر نجاشی (بادشاہ حبشہ) کے پاس بھیجا اور نجاشی نے خط پڑھ کر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود دیگر مہاجرین کو بلا بھیجا اور اپنے علماء اور زاہدوں کو بلا لیا۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی تلاوت کی تو نجاشی اور اس کے تمام ساتھی قرآن پر ایمان لے آئے۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہی لوگوں کی حالت اور ایمانی کیفیت بیان کرنے کیلئے آپ کی مدنی زندگی میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ﴾

''اور جب وہ لوگ رسول اللہ (ﷺ) پر نازل شدہ قرآن سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کے عرفان کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی اور وہ (اللہ کی جناب میں) عرض کرتے ہیں کہ اے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں ماننے والوں میں لکھ لے، اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ اللہ پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ ہمیں نیک بندوں کیساتھ (جنت میں) داخل کرے گا'' (سورۃ المائدہ :۸۳)

تفسیر ابن کثیر (۱۱۸/۲، ۱۶۹)

۲۔رسول اللہ ﷺ ساری رات روتے رہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تمام رات روتے رہے اور صبح کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز میں یہ آیت تلاوت فرماتے رہے۔

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

''اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اور اگر تو معاف کرے تو غالب حکمت والا ہے'' (المائدہ:۱۱۸)

صحیح سنن ، ابن ماجه، الصلوة ، باب ماجاء فی القراءة فی صلاة اليل (۱۳۵۰)، احمد (۱۴۹/۰)

۳۔تمہیں کس چیز نے رلایا...

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سورۃ (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، جب یہ سورۃ سنی تو رو پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہیں کس چیز نے رلایا..؟انہوں نے عرض کیا:''کہ مجھے اس سورۃ نے رلایا''

تفسیر طبری (۱۲/ ۲۶۳) شعب الایمان (۳۱۲/۹)

۴۔جناب عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے سنی

حضرت عبد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کے دوران قرآن پڑھتے وقت عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے نماز کی آخری صف میں کھڑے سنی (سورۃ یوسف کی یہ آیت بار بار تلاوت کرتے اور رو رہے تھے)

﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

''انہوں (یعقوب علیہ السلام) نے کہا میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں ۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر'' (یوسف:۸۶)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

[مصنف عبدالرزاق (۱۱٤/۲) البیھقی فی شعب الایمان (۱۸۹۵) وہ طبقات ابن سعد(۱۲٦/٦)سندہ صحیح]

۵۔سورۃ طور کی تلاوت نے رولا دیا

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رات میں تہجد کے وقت سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا، جب وہ شخص ان آیات پر پہنچا

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○مَا لَهُ مِن دَافِعٍ ○يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْراً ○ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْراً ○فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ○الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ○ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعّاً ○هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ○ أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ○اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

”بے شک کہ تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، (اور) اس کو کوئی روک نہیں سکے گا، جس دن آسمان لرزنے لگے کپکپا کر، اور پہاڑ اڑنے لگیں اُون ہو کر، اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے، جو خوضِ (باطل) میں پڑے کھیل رہے ہیں، جس دن ان کو آتشِ جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے، یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے، تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا؟، اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم کو بدلا مل رہا ہے“ (طور:۱٦.۷)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! واقعی سچ ہے آپ اپنے گھر لوٹ آئے اور ایک مہینہ تک بیمار ہوئے اور لوگ آپ کی عیادت کرتے رہے لیکن یہ کسی کو علم نہ تھا کہ آپ کو کیا مرض لاحق ہے۔ [التخویف من النار (ص/۲۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۶۔روتے روتے انہیں ہچکیاں آنے لگی

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک رہا، جہاں کہیں بھی پڑاؤ ڈالا تو آدھی رات کے بعد سے وہ عبادت میں مصروف ہو جاتے۔فرماتے ہیں، مجھے سے ایوب نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ (میں نے) کہ جب اس آیت پر پہنچے

﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾

''اور موت کی بے یقینی برحق خبر لے کر آ گئی'' (سورۃ ق:۱۹)

تو ترتیل سے پڑھتے اور روتے روتے انہیں ہچکیاں آنے لگتیں۔

حلیۃ الاولیاء (۴۳/۱) سندہ صحیح

۷۔آپ کیوں اتنا روتے ہیں...؟

حضرت سمیر ریاحی رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پانی پیا۔تو رونے لگے اور بہت روئے، ان سے دریافت کیا گیا۔آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید کی یہ آیت یاد آ گئی۔

﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾

''اور ان کے درمیان اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی''

(سورۃ سبا:۵۴)

اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے، بس انہیں ایک چیز کی چاہت ہوگئی کہ پانی مل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ﴾ (سورۃ اعراف: ۵۰)

''اور اہل جہنم اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دے دو۔ یا تمہیں اللہ نے جو روزی دی اس میں سے کچھ دے دو''

تو جواب دیا جائے گا۔

﴿قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾

''وہ کہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ناشکروں (کافروں) پر ان کو حرام کر دیا ہے''

البیھقی فی شعب الایمان (٤٢٩٤) والدرالمنشور (٦/٦٣٣) التاریخ الکبیر (٤/١/٥٢) رجال ثقات

۸۔ تو وہ رو دیتے..!

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سورۃ البقرۃ کی ان آیات کی تلاوت کرتے:

﴿وَإِن تُبْدُوا مَا فِيْ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پھر جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورۃ البقرہ:٢٨٤)

تو رو دیتے اور فرماتے کہ یہ آیات تلاوت محاسبہ پر دلالت کرتی ہیں۔

حلیۃ الاولیاء (١/٣٧٨) رجالہ ثقات

۹۔ مجھے پل صراط نے رلا دیا

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ اچانک رونے لگے، ان کے ساتھ انکی بیوی بھی رونے لگی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو..؟ بیوی نے عرض کی آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وعدہ یاد آ گیا۔

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾

''اور تم میں سے ہر کسی نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے ، پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے'' (سورۃ مریم :۷۱)

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے گزرتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں...؟

[تفسیر عبدالرزاق (۲/ ۳۶۳) (۱۷۷۹) تفسیر طبری (۸/ ۳۶۰) و تفسیر ابن کثیر (٤/ ۲۹۱) سندہ صحیح]

۱۰۔ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے

سیدنا ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیساتھ باہر نکلے ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے جب اسکے اندر دھکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا﴾

''جس وقت وہ ان کو دُور سے دیکھے گی (تو غضبناک ہو رہی ہو گی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔'' (سورۃ الفرقان:۱۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے، لوگ انہیں چارپائی پر ڈال کر گھر لائے، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انکے پاس (صبح سے لیکر) ظہر تک بیٹھ کر ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے، لیکن سیدنا ربیع رحمہ اللہ کو ہوش نہ آیا۔

تفسیر ابن کثیر (٦٩٦/٣)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا

۱۔ان کی دعا رد نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

اَلصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ	روزہ دار حتیٰ کہ وہ افطار کرے
وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ	عادل حکمران
وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ	مظلوم کی دعا

کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بغیر بادلوں کے اٹھائیں گے اور اس کیلیے آسمان کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔

ترمذی، الدعوات، باب فی سبق المفردون (۳۵۹۸) ابن ماجه (۱۷۵۲)

۲۔دعا کی قبولیت کا ایک کمال واقعہ

حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق کے میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ میں دمشق سے زیدانی کرائے پر خچر چلاتا تھا۔ایک مرتبہ ایک شخص سوار ہوا، ہم چلے ایک جگہ دو راستے آئے اس نے مجھے ایک راستے کی طرف چلنے کا کہا میں نے کہا میں اس راستے کا واقف نہیں ہوں، اس نے کہا میں جانتا ہوں، یہ بڑا قریب کا راستہ ہے میں تھوڑی دور گیا تو آگے راستہ ختم ہو گیا اور ایک جنگل آ گیا وہاں لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ میں گھبرا گیا اس نے کہا مجھے اتار دو میں نے اتار دو میں نے اتارا تو وہ چھری نکال کر مجھ پر حملہ آور ہوا میں دوڑا لیکن اس نے مجھے پکڑ لیا میں نے کی بڑی منت سماجت کی لیکن وہ نہ مانا، میں نے کہا: یہ خچر اور سامان لے لو اور مجھے چھوڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دو کہنے لگا یہ تو میرا ہی ہے تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے اس کو آخرت کے عذابوں کا خوف دلایا لیکن اس پر کسی بات کا اثر نہ ہوا میں نے کہا مجھے دو رکعت ادا کر لینے دو وہ اس پر رضا مند ہو گیا میں نے نماز شروع کی تو میری زبان سے کوئی لفظ نہ نکلے۔ اچانک میری زبان پر یہ آیت آ گئی ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ یعنی اللہ ہی مجبور بے بس کی فریاد کو سن کر اس کی فریاد رسی کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جنگل میں سے ایک گھڑ سوار ہاتھ میں نیزہ لیے آیا میرے دشمن کے پیٹ میں مار کر اسے قتل کر دیا۔ وہ واپس پلٹنے لگا تو میں نے پوچھا جناب مجھے بتائیے آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں اسی کا بھیجا ہوا ہوں جس سے آپ فریاد کر رہے تھے۔

تاریخ دمشق لابن عساکر (۳۵۱/۶۸)

۳۔ درندے آئے اور دونوں کو چیر پھاڑ کر چلے گئے

ایک جنگ میں مسلمانوں نے کفار سے شکست کھائی لشکر واپس پلٹا تو ان میں سے ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا، اس کا گھوڑا راستہ میں اڑ گیا۔ اس نے کہا میں نے کیا تجھے ایسے ہی موقعہ کے لیے پالا نہ تھا؟ گھوڑا بحکم خدا انسانی زبان میں بولا کہ آپ کا ملازم مجھے خوراک بہت کم دیتا تھا۔ اس نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد میں تجھے اپنی گود میں چارہ کھلایا کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے گود میں ہی کھلاتے۔ آہستہ آہستہ یہ خبر مشہور ہو گئی۔ یہ واقعہ سننے کے لیے لوگوں کا آنا جانا اس کے پاس عام ہو گیا، رومی عیسائی بادشاہ تک جب یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان کی عزت سے حسد کی آگ میں جل گیا۔ قرآن سچ کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرک مسلمانوں کے سخت حاسد ہیں۔

﴿مَّا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝﴾

”جو لوگ کافر ہیں، اہلِ کتاب یا مشرک، وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تمہارے رب کی طرف سے خیر (وبرکت) نازل ہو اور اللہ تعالیٰ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔''

دوسرا مقام

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

''اہل کتاب اور مشرک عزت وفضل والے لوگوں پر بڑا حسد کرتے ہیں۔''

رومی بادشاہ نے اس کو اپنے پاس لانے کی بڑی کوشش کی لیکن کوششیں ناکام رہیں پھر اس نے ایک مرتد آدمی تیار کیا اس نے یہاں آ کر کلمہ پڑھا اور بڑا عامل شخص بن کر رہنے لگے اور اس مومن کو مکمل اعتماد میں لے لیا اس نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ فلاں وقت فلاں جگہ دریا کے کنارے کسی طاقت ور شخص کو بھیج دینا وعدہ کے مطابق مومن شخص کو لے کر وہاں پہنچا تو اس طاقت ور شخص نے اچانک حملہ کیا۔ ادھر اس منافق نے گرفتار کرنا چاہا۔ مومن نے اللہ سے فریاد کی، اللہ نے اس طرح دادرسی کی، جنگل سے دو درندے آئے اور دونوں کو پھاڑ کر چلے گئے وہ صحیح واپس گھر آ گیا۔

تاریخ دمشق لابن عساکر ۹/۷۰، ترجمہ فاطمہ بنت الحسن ام احمد العجلیہ

۴۔ عکرمہ بن ابی جہل کو مشکل کشا کی سمجھ

فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کے دشمنوں کی ہمت جواب دے گی مقابلے کی طاقت نہ رہی تو بعض کو بھاگنے کا موقع مل گیا بھاگنے والوں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل بھی تھے وہ یمن کے ارادہ سے نکلے ان کی بیوی ام حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لیے امان لے کر ان کی تلاش میں نکلی عکرمہ رضی اللہ عنہ یمن جانے کے لیے کشتی میں سوار ہوئے تو سلامتی سے پار اترنے کے لیے لات منات کا نعرہ لگایا جس طرح آج بھی کئی جاہل اٹھتے بیٹھتے معمولی زور والے کاموں پر یا مدد کا نعرہ لگاتے ہیں، عکرمہ کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نعرے پر کشتی والوں نے کہا یہاں لات منات کا کوئی سہارا نہیں صرف اللہ واحد کو پکارو

﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ﴾ العنکبوت:٦٥)

''پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے (اور) خالص اُسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہی تو ہمارے اور محمد ﷺ کے مابین اختلاف ہے اس کی دعوت ہے کہ شخصی وسیلوں کے بغیر اللہ کو پکارو اگر یہ ہمارے معبودان کٹھن اور دشوار حالات میں ہماری مشکل کشائی نہیں کر سکتے تو انہیں معبود بنانے کا مقصد کیا ہے؟ یہی سوچ ان کی ہدایت کا سبب بن گئی، یہیں سے واپس پلٹے راستے میں بیوی ام حکیم ملی امان محمدی کی خبر سنائی، بیوی سمیت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوئے، بڑی محبت سے مرحبا کہا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ام حکیم سے معلوم ہوا کہ آپ نے مجھے امان دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں۔ بالکل میں نے تجھے امان دی ہے۔''

پھر رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و تعلیم سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

بالاختصار مؤطا امام مالك، النكاح، (ص:٤٠٨)، بالتفصيل مستدرك حاكم (٢٤١/٣)

۵۔ غیبی مدد کا عجیب واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (غربت کا ستایا ہوا) اپنے گھر داخل ہوا تو گھر والوں کو بھوکا پایا تو ندامت سے جنگل کی طرف نکلا (تاکہ اللہ سے دعا کرے) جب اس کی بیوی نے یہ منظر دیکھا تو اٹھی اور چکی کو چلانے کے تیار کیا پھر تنور میں آگ جلائی پھر اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا کہہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر دعا کرنے لگی۔ فارغ ہو کر چکی کے پاس گئی تو دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور چکی کا حلقہ آٹے بھر گیا ہے، پھر وہ عورت تنور کے پاس آئی تو تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے اتنے میں اس کا خاوند بھی دعا کر کے آ گیا، پوچھا اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا میرے بعد تمہیں کچھ ملا ہے؟ عورت نے کہا: نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا ..... ہاں ہمارے رب کی طرف سے ہمیں رزق مل گیا ہے۔ پھر وہ شخص تعجب سے چکی کے پاس گیا اور اوپر والا حصہ اٹھایا (تا کہ حقیقت معلوم کرے) تو چکی رک گئی۔ نبی ﷺ کے پاس یہ واقعہ بیان کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ چکی کا پاٹ نہ اٹھاتا تو چکی قیامت تک چلتی رہتی۔

مشکوۃ

۶۔ حضرت سارہ کا دکھ اور نماز میں دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہجرت کر کے ایک ایسی آبادی (یعنی مصر) میں پہنچے جس کا بادشاہ بڑا ظالم تھا اس کو بتایا گیا کہ ابراہیم ایک خوبصورت عورت لے کر آئے ہیں۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کرنے کے لیے آدمی بھیجا اس کے پوچھنے پر جناب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ میری بہن ہے اور ساتھ ہی جلد سارہ کو بتایا کہ میں نے ان سے تجھے اپنی بہن بتایا ہے کیوں کہ روئے زمین پر تیرے اور میرے سوا کوئی مومن نہیں اس لیے تو دینی رشتے سے میری بہن ہے۔ اگر تجھے پوچھے تو میری تکذیب نہ کرنا بلکہ تصدیق کرنا۔ خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو جبراً بلوایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو نماز میں کھڑے ہوئے۔ طریقہ استعانت بالصلوٰۃ اپنایا۔ یعنی نماز کے ذریعے مدد مانگی اور حضرت سارہ کے پاس جب یہ بادشاہ ارادہ بد سے آیا:

((فقامت توضات وتصلی))

تو حضرت سارہ نے اپنی اس پریشانی اور دکھ کا علاج نماز سے کروایا..... نماز پڑھی اور دعا کی:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ اٰمَنْتُ بِکَ وَبِرَسُوْلِکَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِیْ اِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ ھٰذَا الْکَافِرِ))

''اے اللہ بے شک میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے علاوہ تمام لوگوں سے محفوظ رکھا، تو اے اللہ آج بھی میری عزت کو اس کافر سے محفوظ فرما اور اس کو مجھ پر مسلط نہ کر۔''

جب نماز کے ذریعے مدد مانی تو اللہ پاک نے ان کی اس طریقے سے مدد فرمائی کہ کافر بے ہوش کر گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا تو حضرت سارہ نے پھر دعا کی:

((اَللّٰھُمَّ اِنْ یَّمُتْ یُقَالُ ھِیَ قَتَلَتْہُ))

''اے اللہ اگر یہ کافر مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس عورت نے اسے قتل کر دیا۔''

اس دعا کے ساتھ وہ ہوش میں آیا تو اس نے پھر ارادہ بد کیا تو بے ہوش ہو گیا پھر سارہ کی دعا سے ہوش میں آیا، حتی کہ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ تو اس نے کہا یہ تم میرے پاس کوئی جنی لے آئے ہو، پھر بادشاہ نے سارہ کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اور ساتھ ایک خادمہ ہاجرہ نامی بھی دے دی، بعض نے کہا کہ ہاجرہ اس بادشاہ کی بیٹی تھی اور بعض نے کہا کہ لونڈی تھی۔

بخاری، البیوع، باب شراء المملوك من الجربی، (۲۹۵، ۲۱۰٤)، الانبیاء، باب واتخذ الله ابراهیم خلیلا (٤٧٤)

۷۔ میدانِ اُحد میں ربّ کے حضور دُعا

حضرت عبید اللہ بن رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ کے بعد مشرک واپس چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''برابر ہو جاؤ، تاکہ میں اپنے پروردگار کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤں''۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے یوں باتیں کرنے لگے:

- اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لیے۔
- اے اللہ! تو جس کے لیے فراخی پیدا کر دے اس فراخی کو کوئی سکیڑ نہیں سکتا۔
- اے اللہ! جس شخص کے لیے تو تنگی پیدا کر دے، اس تنگی کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! جسے تو گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔
- اے اللہ! جسے تو ہدایت سے نواز دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! جس شخص سے تو کوئی نعمت روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔
- اے اللہ! جس کو تو اپنے سے دور کر دے اسے کوئی تیرے قریب نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! جس کو تو قریب کر لے اسے کوئی تیرے سے دور نہیں کر سکتا۔
- اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں پھیلا دے۔
- اے اللہ! اپنی رحمتیں سایہ فگن کر دے۔
- اے اللہ! اپنے فضل کا سائبان بنا دے۔
- اے اللہ! اپنے رزق کی کشائش کر دے۔
- اے اللہ! تجھ سے ایسی نعمت کا سوالی ہوں جو سدا برقرار رہے، نہ ہٹے اور نہ ٹلنے پائے۔
- اے اللہ! کوئی فقیری کا دِن آ جائے تو مدد کا سوالی ہوں۔
- اے اللہ! کوئی خوف کا دِن آ جائے تو امن کا بھکاری ہوں۔
- اے اللہ! تو نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے نقصان سے میں تیری حفاظت مانگتا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

, اے اللہ! جو ہمیں عطا نہیں فرمایا اس کے شر سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

, اے اللہ! ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے۔

, اے اللہ! اسے ہمارے دلوں کا حسن بنا دے۔

, اے اللہ! ناشکری سے ہمیں نفرت دلا دے۔

, اے اللہ! حق سے ہٹنے اور نافرمانی کرنے کو ناپسند بنا دے۔

, اے اللہ! ہدایت والے لوگوں میں ہمیں شامل فرما دے۔

, اے اللہ! ہم مریں تو مسلمان ہو کر۔

, اے اللہ! اگر زندہ رہیں تو فرماں بردار ہو کر۔

, اے اللہ! اخروی ملاقات کریں تو نیکوکاروں سے۔

, اے اللہ! نہ ہم رسوائیوں میں پڑیں اور نہ فتنوں سے دوچار ہوں۔

, اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔

, اے اللہ! انہیں برباد کر کہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔

, اے اللہ! ان کو دھمکا اور ان پر اپنا عذاب مسلط فرما۔

, اے اللہ! اے معبودِ برحق! ان کافروں کو بھی تباہ و برباد کر جن کو تو نے کتاب دی ہے۔

مسند احمد (٤٢٤/٣) (١٤٥٩٨) و مستدرك حاكم (٢٣/٣) (٤٣٠٨) والادب المفرد للبخاری (١٥٤/٢) (٦٩٩) والسنن الكبرى للنسائی (٥٦/٦) (١٠٤٤٥)۔اس روایت کی سند صحیح ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دکھوں کا علاج

۱۔زخم وغیرہ کا دم

جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں جب کوئی شخص مریض ہوتا یا اسے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے پھر راوی حدیث سفیان بن عیینہ نے (نبی ﷺ کے اس عمل کی وضاحت کے لیے) اپنی انگشتِ شہادت کو زمین پر رکھا پھر اسے اٹھایا اور کہا:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))

''اللہ کے نام کی مدد سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔''

صحیح مسلم(۲۱۹٤)

۲۔جبریل علیہ السلام کا دم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے دم کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شرکیہ الفاظ سے پاک دم کر سکتے ہو۔ نبی ﷺ کی جب بھی طبیعت ناساز ہوتی تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو آکر دم کیا کرتے تھے (درجہ ذیل الفاظ کے ساتھ)

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ)) صحیح مسلم (۲۱۸٦)

''اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جس نے آپ کو اذیت دی اور ہر شریر نفس سے یا ہر حاسد کی نظر بد سے۔ اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کھجور زہر کا تریاق

حافظ ابونعیم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام حاکم اور امام ذہبی نے اپنے اپنے طریق سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ:

((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

''جس نے صبح کے وقت سات عدد عجوۃ کھجوریں کھائیں تو اسے اس دن نہ جادو کا اثر پہنچے گا اور نہ زہر کا۔''

بخاری(۵۲۲۶)(۵۰۲۵)ومسلم(۳۸۱٤)وابو داؤد(۳۳۷۸)

رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَطْعِمُوْا نِسَاءَ كُمُ التَّمْرَ فَاِنَّ مَنْ كَانَ طَعَامُهَا التَّمْرُ خَرَجَ وَلَدُهَا حَلِيْمًا))

'' اپنی عورتوں کو کھجور کھلایا کرو، جس عورت کا کھانا کھجور ہوا تو اس عورت کا بچہ (بردبار) پیدا ہوگا۔''

الجامع الکبیر(۳۳۸۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شَفَاءً))

''یقیناً عجوہ میں بہترین شفاء ہے''

مسلم(۳۸۱۵)ومسند احمد(۱۵۸/٦)

۴۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاتحہ سے دم کیا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابو سعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں مگر اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا جب) ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر صحابہ کو رضا مند کر لیا تو میں گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا۔ گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہا سے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کر لو مگر جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ملا ہے وہ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

بخاری، الاجارة، با ما یعطی فی الرقیة.....(۲۲۷۶)

۵۔ مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو اس پر وہ مصیبت نہیں آئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گی۔

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَا كَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً))

''تمام تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے لوگوں پر بڑی فضیلت بخشی''

صحیح الترمذی (۳/ ۱۵۳)

۶۔ زہریلی چیز اور پھوڑے وپھنسی کے لیے دم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی شخص مریض ہوتا یا اسے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے پھر راوی حدیث سفیان بن عیینہ نے (نبی ﷺ کے اس عمل کی وضاحت کے لیے) اپنی انگشتِ شہادت کو زمین پر رکھا پھر اسے اٹھایا اور کہا:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی بِهٖ سَقِیْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))

''اللہ کے نام کی مدد سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔'' صحیح مسلم (۲۱۹٤)

۷۔ طبیعت ناساز ہو تو دم

جب بھی کبھی نبی ﷺ کی طبیعت ناساز ہوتی تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو یہ دم کیا کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیْكَ)) صحیح مسلم (۲۱۸٦)

''اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جس نے آپ کو اذیت دی اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہر شریر نفس سے یا ہر حاسد کی نظر بد سے۔ اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں۔''

نوٹ: مزید تفصیل کا طالب ہماری کتاب ''دکھوں کا علاج'' کا مطالعہ فرمائے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"